

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222765

UNIVERSAL
LIBRARY

حیدرآباد یک پلو، حیدرآباد دکن

عقلمند تاریخی برق

فہرست مطبع ہائے سید حنیبل اعظمی برق اعظم جلد دوم

(۱) ولایت چہار دہ معصوم حق کی نعمت ہے

(۲) آل ہاشم کا زمانہ پر شرف ظاہر ہے

(۳) جان نزاری کی صفت حسین ہوا انسان ہے

ان کے علاوہ رباعیات حضرت ثابتؓ مدظلہ تقریباً ۳۱۵ - اور سلام
و محاسن و قصائد تقریباً ۶۰۰ کے آخر میں درج ہیں قیمت علاوہ محصولاً

۱۰

در مطبع اثنا عشری ملی طبعت

کشف الحقائق فی احوال امام جعفر صادق

وہ امام جس سے مذہب جعفری کو تقویت ہوئی وہ امام جس نے اپنی صداقت کی بنا پر دشمنوں اور مخالفوں سے صادق کا خطاب حاصل کیا۔ وہ امام جس کے زمانہ میں لگ یہ کہنے کے قابل ہوئے وہ جعفری باشعور گرو خدا خواہی۔ یہ اسی امام ناطق کی کلمل سوانح عمری ہے جسے طماپ مولانا مولوی السید مظہر حسن صاحب قبلہ مصنف تہذیب المتین فی تاریخ امیر المؤمنین جیسے قلم میں لا کر ملک اور قوم کو گرا بہنا احسان فرمایا ہے یہی وہ سوانح عمری ہے دار الخوارزمیہ لاہور

میرۃ القاطبہ

شیعہ دنیا میں جو حضرت شریانی جوش کیا تھے سنی جاہلی کی نسبت اور ابو جعفر کا پہنچ چکی ہے جیسے شیعہ دنیا میں شیعہ شاہ زہر صلوات اللہ علیہا کی کلمل اور متوسط تاریخ عمری مطبع اشاعتی نے بی نہایت محنت اور جانفشانی سے طبع کر کے شائع کی ہے۔ واقعات کو بالاتباع اور زمانہ صحیحہ میں لکھا گیا ہے اور اس طرح میرۃ القاطبہ میں ایک بڑی تحسین وصول ضرورت کو پورا کر کے قوم کے سامنے پیش کیا گیا ہے یہ کتاب بظاہر جہل و غیوروں کے سامنے آواز کی ہے اب باستانی محورتوں کی بالکل زندگی کی عین اور مددگار ثابت ہوگی کون بل نصیب ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مناسبت میں کئی اہم اور شیعہ عالمی ہونے کا دعویٰ کرے اور اس میں بہا تصنیف سے اپنے ایمان کو تازہ اور پانی دعا مضامین صحیحہ واقعات کے قوتوں میں اضافہ کرنا پسند کرے۔ قیمت پھر خوش قسمت میں ساتھ مطبع اشاعتی

دہلی میں طبع ہوئی وہ افراد جو اس عنوان کے پڑھتے ہی لمبیک کی صدا بلند کریں نیز مطبع اشاعتی کی کتابت کاغذ کی ادوبلی سے طلب فرمائیے مسئلہ نفاست اور بے مثل

طباعت کے قیمت وہی صرف دو روپیہ آٹھ آنے جو پہلے تھی اور یہ مالی قربانی صرف اسلئے کیجاتی ہے کہ آپ اپنے امام ششم کے حالات پڑھنے کے لئے گرائی قیمت کا عذر نہ پیش کریں

وَمَا عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ

المش
میتجر مطبع اشاعتی دہلی
تھرا

احسن و احسين سيد شباب ال بحره

الحمد لله والمنة لله درين ايام حزن التيام اعني ايامه ذى الحجة الاحرام



مؤلفه عالى الجواب مولوى سيد افضل حسين صاحب تاجت ضوى لکهنى

در مطبع اشاعه عشرى دہلى از مطبع ميرزا

قیمت ایک روپیہ چار آنہ

قیمت ایک روپیہ چار آنہ

فہرست

مطالعہ ہائے صبر جمیل حصہ دوم

مصنفہ

عالیجناب لوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی لکھنوی

۱۱) دلائے چہاروہ معصوم حق کی نعمت ہے (۶۹) آل ہاشم کا زمانہ پر شرف ظاہر ہے

(۳) جاں نثاری کی صفت جس میں جو انسان وہ بجز

دن کے علاوہ رباعیات حضرت ثابت مدظلہ تقریباً ۱۵۳ اور سلاہائے و مخمات و

قصائد وغیرہ تقریباً سترہ سنی کے آخر میں درج ہیں

سید صغیر حسن شمس زیدی الواسطی مالک مطبع

اشاعت شری دہلی
در مطبع ہذا طبع شد

میر تقی میر

مطلع

ولائے چہارہ معصوم حق کی نعمت سے

بند

درحال حضرت حشر

<p>۱۰ کہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت</p>	<p>۱۰ تو باخدا ہیں وہ تبت سے اسے باخدا تبت وہی ہے یہ تبت سے اسے باخدا تبت وہی ہے یہ تبت سے اسے باخدا تبت وہی ہے یہ تبت سے اسے باخدا</p>
<p>۱۱ بند سے یہ وہن تو معطر و ماخ زہتا ہے اسی طہیم سے دل باغ باغ رہتا ہے</p>	<p>۱۱ عیاں ہیں جب تو یہ شان خدا کے عالم میں نہاں ہیں جب تو شب قدر و اسم اعظم ہیں</p>
<p>۱۲ کہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت</p>	<p>۱۲ ہاں ایک ان میں جو ایک ایک ان میں ہاں ایک ان میں جو ایک ایک ان میں ہاں ایک ان میں جو ایک ایک ان میں ہاں ایک ان میں جو ایک ایک ان میں</p>
<p>۱۳ قبول کچھ بھی تو ان کی ولا جی نہیں وہاں جاں ہے عمل - خاتمہ بچیر نہیں</p>	<p>۱۳ خدا نے دی ہے یہ تاثیر اس میاں کیلئے کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے</p>
<p>۱۴ کہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت</p>	<p>۱۴ کہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت کہ وہ جس سے اس کو جانتے ہو تو تبت</p>
<p>۱۵ پھر جو اس سے اسے لطف زہد کی خاک ملا یہ چین پایا نہ قرب خدا سے پاک ملا</p>	<p>۱۵ غلام کے لئے ظلمت میں حق کے نور آئے ادھر تو آئے گہریں ادھر حضور آئے</p>

۱۱
ہر چہ میں ذرا کھڑا ہو گیا میں نے کھڑے ہو کر
تال سے لے کر کھڑا ہوا میں نے کھڑے ہو کر
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
بہاں اس کو دھو دھو ہونے سے بچنے کے لیے

۱۰
ذرا دیر سے میرا ہوا کہ ہوس گیا
تیک اور پھر اہل حق کی خدمت میں
کہ ایک دن میں نے میرا دل بھرا
کہ وہاں کے درجے پر ایک

۱۲
اسی کی چاندنی المیاء کی سندھی ہے
اسی سے قریم رحمت کا جزو مدھی ہے

۱۱
غرض یہ ہے درجہ اس کا سب سے افضل ہے
یہی چہار ذہ و پنجین میں اول ہے

۱۳
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا

۱۲
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا

۱۴
یہ کیوں ہوں عقدہ کشاے زمانہ ہاتھ انکے
کتاب حق بھی ہے پاس انکے حق بھی سگ انکے

۱۳
جو خوف ہو امرو و دگر دگار ہوا
زبول و زشت و ذلیل و خواہ ہوا

۱۵
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا

۱۴
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا
تو اس میں سب کی ہولناکیوں سے بھرا ہوا

۱۶
خدا نے سچو گو قدرت خدا سچو
خدا کا خاص وہ بندہ ہے اور خدا اس کا

۱۵
زمانہ پھر سے ہر انداز ہے جدا اس کا
خدا کا خاص وہ بندہ ہے اور خدا اس کا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا
خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا
خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

خدا کی جانب سے کس کو مال پہنچا
جو کس کو مال پہنچا

<p>۱۱۱ جلال و درجہ راج و کبر بول یہ تھا سوار دوش بنی ناقہ رسول یہ تھا کبوتر کے گونہ سے اور کبوتر کے کبوتر کے گونہ سے اور کبوتر کے کبوتر کے گونہ سے اور کبوتر کے</p>	<p>۱۱۱ یہیں سے اٹک کر ہرگز نہ گھٹے وہیں سے اٹک کر ہرگز نہ گھٹے یہیں سے اٹک کر ہرگز نہ گھٹے وہیں سے اٹک کر ہرگز نہ گھٹے یہیں سے اٹک کر ہرگز نہ گھٹے</p>
<p>۱۱۲ جو کہ اس کے ہاتھ میں تھی وہی بدن میں ہے خوشبودار وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے</p>	<p>۱۱۲ غلبہ کی وجہ سے لیل و نہار دینا ہے غدا بقیہ سے پہلے شام دینا ہے</p>
<p>۱۱۳ یہاں سے یہاں تک کہ یہاں تک وہی بدن میں ہے خوشبودار وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے</p>	<p>۱۱۳ شاد و خوشبو و خوشبو و خوشبو شاد و خوشبو و خوشبو و خوشبو شاد و خوشبو و خوشبو و خوشبو شاد و خوشبو و خوشبو و خوشبو</p>
<p>۱۱۴ یہاں سے یہاں تک کہ یہاں تک وہی بدن میں ہے خوشبودار وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے</p>	<p>۱۱۴ ہر ایک نصیحت و بدعت و حکم کو مدد کو اپنی مددگار سب جسم کو</p>
<p>۱۱۵ یہاں سے یہاں تک کہ یہاں تک وہی بدن میں ہے خوشبودار وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے</p>	<p>۱۱۵ ہر ایک نصیحت و بدعت و حکم کو مدد کو اپنی مددگار سب جسم کو</p>
<p>۱۱۶ یہاں سے یہاں تک کہ یہاں تک وہی بدن میں ہے خوشبودار وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے وہی عبا ہے وہی عبا میں عبا ہے</p>	<p>۱۱۶ کب اہل ظلم کو انجام میں قتل نہوا کسی زمانہ میں باطل سے پست نہوا</p>

تو ہم میں بڑھنا ہی کہہ کر کہے
میرزا پانی کا کیا کیا کھس چکا ہے
سنا آیا بھلا جو میں سننے کا
یہ تو ان کی جڑ ہے لگے اسے کا

سنتی تیرا دل کھوسے ہو گیا تم
جوئی تیرا رستہ اور جسے تم سے
کہہ کر رہے ہو پتلا کیوں کیوں
بھلا ہوش بہتا تھا کا ہے تو تم

چہ در ہے کہ ہر اک مورد مصائب ہو
شفیق نہیں ہے کہ دم بھر کے بعد غائب ہو

کھوسے ہوئے ہو مجب قہر کو دکا میں تم
ہمیشہ مثل سمندر رہو گے نار میں تم

تو کجا صحبت وہاں ہو کجا بد وقت
سنا ہوا کس سوال اختیار ان رات
لوگے صحبت تاشف کوڑیہ پاس

میں یہ کہنے کو سہ قہر ہو گیا
غیبہ ہو گی اور ان کو سہ لیا
اوپر کے دوست وہاں تو کی بیجا
میں تیرا بندہ منگم اور میں خج

پس زیادہ مرتد جسم و دے
یہ جس کے خواں پر مہاں ہو تم یلم وہ ہے

دعا لگتی ہے تجھی سے مرا سوال بھی ہے
تو فتم بھی ہے قادر بھی ہے ذوالجلال بھی ہے

بہتر تھا بقدا بچہ سے کہو کہ
اسی کے قبضہ میں ہے شرف تیرا
اسی کی راہ ہے میرا راستہ

یہ آواز کچھ آسمان کا کہو کہ
یہ آواز سنت کا کہو کہ
یہ آواز حضرت پیر شرف کا کہو کہ
یہ آواز وہ تھا کہ سب شرف کا کہو کہ

میں حق کی حجت درجت ہوں بے برسر
جو اس کی راہ پر چلنا ہے میرے پاس

نکل کے جا کے کہاں جس شتی کو کہہ رہے تو
دلوں کو پھیر دے چاہے دنوں کو پھیرے تو

<p>۱۳۴ سلطان پور پوریا رب دہ شہزاد کی بی بی خلیفہ سے تو ہے جوان دست است بی بی خلیفہ پور کی تو ہے پوریا پوریا خلیفہ پوریا پوریا پوریا پوریا</p>	<p>۱۳۴ نہ بچا جا سکے وہ بچا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا</p>
<p>۱۳۵ پھیں یہ زہرا جیل جیسے کہونٹ شربت کا عوض ہو قتل کا قتل اور ضرب ضربت کا</p>	<p>تمام ہو چکی جنت مند کی جنت کی سونے حسین چلوراہ ہے یہ جنت کی</p>
<p>۱۳۶ پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا</p>	<p>۱۳۶ پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا</p>
<p>۱۳۷ کہ جسکے واسطے تو اپنا دین کہوتا ہے سدا رہا دین تو دنیا سے ہات دہوتا ہے</p>	<p>کسی کو کہنے یہ ٹالا ابھی میں آتا ہوں کہ اپنے گھوڑے کو پانی پلانے جاتا ہوں</p>
<p>۱۳۸ پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا</p>	<p>۱۳۸ پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا پوریا</p>
<p>۱۳۹ سہام لعن کا تو وہ جھے بنا یا ہے یہ ہے حکومت رے اور وہ رعایا ہے</p>	<p>عواق میں تراشانی کوئی جوان نہیں یہ وہ بد یہ تہور یہ آن بان نہیں</p>

<p>جواب: ہرگز نہ دیا ہو سکتا نہیں ہرگز تضرر سے بیزاری ہو گیا ہوگا مگر زمانہ و ذریعہ سے جس کا کرنا جہالتی و بخلیہ خیال اگر ذرا بھروسہ کا</p>	<p>جواب: ہرگز نہ دیا ہو سکتا نہیں ہرگز تضرر سے بیزاری ہو گیا ہوگا مگر زمانہ و ذریعہ سے جس کا کرنا جہالتی و بخلیہ خیال اگر ذرا بھروسہ کا</p>
<p>سفر کا درجہ جو اس درجہ قدر معرانا ہوں چراغ آل سے اب چمکنے لو لگانہوں</p>	<p>مقابلہ میں درپیش ہے دلیروں سے جو شیر دل ہیں لڑنے کے وہ ایسے شیر دل سے</p>
<p>اگر ایشیاء عالم ہے ان خیر ان اس جو نے سو کر ادا ہوا سوکھو دوس پچا جو ز ستر میں ہو نہیں پچا اس اور دیکر ہے دوستی اس طرح کیا ہی</p>	<p>زہریلے ہو گئی اور تیرے چہرے کو بہا دروں کا بے کام اس چہرے کو اسی سبب سے کیا بندان پاپ فرائض دگر ہو بھی گریز پناہ تمام جہالت</p>
<p>جواب: اوس نے دیا جبکہ اوسے کام نہیں تم سے امام وہ ہونگے مرے امام نہیں</p>	<p>کسی طرح سے ظفر اب تو دے خدا ہم کو جو مصطفیٰ کے نواسے ہیں کام کیا ہم کو</p>
<p>پچا ہے تیرا مثال ابراہیم لکام پھیری سو ہے ابن مسعود کہ حسین ہے مصحوم واجب التیمم جو ان سے پھر گیا پجودہ ہے اور پجودہ</p>	<p>کچھ اور کہنے کو تھا سو کر اگر کیا یہ خیال ہنسنا ہے حال میں جسوں ہوا کے یہ خیال ہدایت اسکے ہو استغفر اللہ جو حال بنیادی مصحف ہا حق میں چکانی حال</p>
<p>تو اون کے مرتبہ و قدر کا شناسا ہے رسول کا وہ نواسا ہے اور پیا سا ہے</p>	<p>جیسی اثر نہ ہوا خاک اب اثر ہوگا جو کچھ امام نے فسردایا سر بسر ہوگا</p>

<p>۱۰۰ کما کما میں ایک پیر کی ہوتی ہے اور کما کما میں ایک پیر کی ہوتی ہے اور کما کما میں ایک پیر کی ہوتی ہے اور کما کما میں ایک پیر کی ہوتی ہے اور</p>	<p>۱۰۰ ہر ایک شخص سے تباہی تزد و زیست ہر ایک شخص سے تباہی تزد و زیست ہر ایک شخص سے تباہی تزد و زیست ہر ایک شخص سے تباہی تزد و زیست</p>
<p>میں دشمن خلف الصدق بو تراب نہیں سقر میں جلنے کی والدت مجھ کو تاب نہیں</p>	<p>دیکھا راہ تم دل و جان رسول ہو آقا گناہگار کی تو بہ قبول ہو آقا</p>
<p>۱۰۰ ہوا یہ ہوش اسرار سے دو سہانت ہند میں سر سے ساتھ چلو گلوں سے پوز ہند ہوش کر تیز کے دو ذوال غایوں نے ہند سو سے امام زمان محمد علیا سے ہند</p>	<p>۱۰۰ دل ابلیس کے میں سے بہا و کھنڈ یہ دست بخش و دل در نظام سے ہند خدا کی شان کہ تیری کی اور کوش نور قلم کی رسم سے بات آیتا امام بخیر</p>
<p>ہوا کے دوش پہ دو لکہ سبحان چلے کہ باو پا پہ وہ دو آسمان جناب چلے</p>	<p>خدا گواہ کہ مد ہوش ہوں گناہوں سے جدا ہو سرتو سبک ووش ہوں گناہوں سے</p>
<p>۱۰۰ نہایت عیب ہی اثر شاعلی و نمازی سخی سب مال بے نیفت سے لاد نمازی خدا کی شان بچب تیر کا تازی ہے عیال کیوں کی شان پاک نمازی ہے</p>	<p>۱۰۰ بوازان ہو تو حضور ہی میں پر غلام آئے یہ سب سے تو بہاں سے فدائے آئے پھلا اوج کر شاہ فلک مقام آئے خدا کی ذہن کے خود دکل تمام آئے</p>
<p>تمام عمر رہا مست خواب غفلت میں پلک چپکنے نہ پانی کہ پہنچا جنت میں</p>	<p>عجب شکوہ سے عالم کا یہ وہ ہوش آیا گناہگار پہ رحمت کو حق کی جوشن آیا</p>

<p>خدا کے خوف سے تھرا رہا تھو کہوں بہا تھا تو تیرا دل اور میرا کفن رباب شہ نظر اور جی بھو کی گون پور تیرا تیرے میں روح تو سن</p>	<p>خدا ہے بات بھی بتا کر کہیں عجیب سونق سے ذرا تے سونق اور تے نکلا وہ ہر ایک ہے تیرا وہ عوض کرتا ہے دل پور پور تیرا</p>
<p>فلک پہ غل تھا عجب عرو جاہ پایا ہے کہ آج عفو کے دریا میں حر نہ پایا ہے</p>	<p>مرے گناہ امام کریم نے بخشے حضور بولے عفو الرحیم نے بخشے</p>
<p>پیش تویر کی تو کبھی نہ لکے نہیں آج کو توڑی لکھی تیک سے ہیں بوسلہ زینت لکھی تجلی اس است سے لکھ لکھی</p>	<p>سب میں بتا کر کہیں تیرا کلام تو وہاں ہے ترا تو جس کلام ہر ایک کلمہ میں تیرا ہے نہ جہاں جی ہے گردش گردوں کا انقلاب</p>
<p>خدا اس اوج پر قربان عرو نکلیں پر شاکر کرتا ہے لعل و گہر شدہ دیں پر</p>	<p>کبھی ہے کلفت و غم گہر فراغ بانی ہے کبھی ہے عیش کبھی رنج و خستہ حالی ہے</p>
<p>خدا تو تم پر ہے پتہ چشم میں تو بہ جو میں تاب و توان قبض میں تو بہ وہ دیکھو ہوا تو کھیلے تو کھیلے براہ کھطف نہ صورت کھو رہا ہے</p>	<p>وہ ایک دن بتا کر کہیں تیرا کلام اور ایک دن یہ سب تو کلام حسین اور زینت ان کی کس دولت اور تیرے کم کلام کچھ کھیلے</p>
<p>سنخی نے عفو کی میزاں میں جرم تول دے گلے لگا لیا مہاں کے ہات کہول دے</p>	<p>وہ بولا چین ملے گالس اب تو مرنے سے میں اب اب ہوں آقا کے عذر کرنے سے</p>

<p>۴۱۱ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ</p>	<p>۴۱۱ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ ہر جاں نیک بیستی بخدا کرے کہ</p>
<p>۴۱۲ فلک پر شہرے میں ذریت پھیر کے بشر تو کیا کہ فرشتے گدا ہیں اس در کے</p>	<p>۴۱۲ بس ست جب حسین و حسن پسینہ ما ہمیں زمر و دعل ست در خسرت ما</p>
<p>۴۱۳ تیرا مجھ میں جو مہین آتا ہے ہزار آدمی ہم مر سے تھے ہینا ہے جو لانا میں مہین در کے دیا ہے وہ آب سرد و لادہ و لطف و عا ہے</p>	<p>۴۱۳ تیرا مجھ میں تیرا ہی اراد ہے میں شاہ پر ہوں قصد تیرا ہے لگا دوں تیرے زول جنوں کے کھرا ہے یہ بات تم سے ہا تم کے خدا تو ادا ہے</p>
<p>۴۱۴ نہ ہو گا آب جہاں کوئی ایسا لذت میں وہ ذائقہ ہو تو ہو شربت شہادت میں</p>	<p>۴۱۴ گناہگار کو خود بخشیں حق سے بخشاویں نکالیں نار سے باغ جنوں میں پہونچاویں</p>
<p>۴۱۵ یہ جنت ہے تیری ناگہاں ہے تیرا قلم ہے تیرا کہ تم کو کیا وہ جنت ہے یہ بندہ زار ہے جو اب ہر اول و جاہ سے بھی تیری حق کو شواہم کی جاہ</p>	<p>۴۱۵ یہ جنت ہے تیری ناگہاں ہے تیرا قلم ہے تیرا کہ تم کو کیا وہ جنت ہے یہ بندہ زار ہے جو اب ہر اول و جاہ سے بھی تیری حق کو شواہم کی جاہ</p>
<p>۴۱۶ جو نام پوچھا تو بولا وہ خوش کلام حجر ابو شائبہ کے در کا غبار نام حجر</p>	<p>۴۱۶ خدا پرست و خدا دوست و خدا رس ہے حجر تھا پہلے ملا پائے شہ سے پارس ہے</p>

یہ جنت ہے تیری ناگہاں ہے تیرا قلم ہے تیرا کہ تم کو کیا وہ جنت ہے یہ بندہ زار ہے جو اب ہر اول و جاہ سے بھی تیری حق کو شواہم کی جاہ

<p>۱۱۱ زبان حال سے ہوتا ہے اس کا حال جو فتن آں بیاہی ہے شان کے شایا جگر کی ہون مٹی مولا دکھ اور سیرتوں اور سر سے مری گدا رش کر یا امام زمان</p>	<p>۱۱۲ بڑا ہے خیر خداداد ہے ہمارے کام آیا جہاں آں شوق کے حق سے ہو کے ادا جہاں سے ہو گیا ہے جنات عدل کی حد جہاں سزا علیٰ استقیم ہے بخدا</p>
<p>قبول عرض ہو۔ پوری یہ دل کی حسرت ہو پسر کا داغ ملے پہلے پھر شہادت ہو</p>	<p>شریعت اس کو طریقت نام کہتے ہیں اسی طریق کو راہ صواب کہتے ہیں</p>
<p>۱۱۳ گریختے پہلوئے رخسار میں شہید پیغمبر زہیب کے یمن میں لڑا تھا پیغمبر حسینؑ تھے پیغمبرؐ یوں علیؑ اکبر کہ جبروت سے جدا ہوئے اور باہر</p>	<p>۱۱۴ جعفرؑ شہید اول اور علیؑ شہید تقیؑ شہید ہے باہر شہادت و شہ خدا تو ان کو ہے یہ فدیہ آبرو یہ ہو شہید کی شہادت پیغمبرؐ</p>
<p>سوال رونہ کرو میماں جو پیارا ہے یہ ہم خیال بھی ہمدرد بھی تمہارا ہے</p>	<p>پکاری موت یہ منشا رہ صفا کا نہیں عوض شہادت ہر شکل مصطفیٰ کا نہیں</p>
<p>۱۱۵ یہ واقعہ جو کسنادول مول نے آہ واقف بنے گئے ہو بخدا صمدی اللہ زبان پاک پہ تھا آواز آواز جگر کو سینے سے لپٹا کے درخش ہوا شہاد</p>	<p>۱۱۶ جہاں کسب کرب و بلا کا نہیں وہ روزی شرف ہے کہ جہاں نہیں ملے اور جہاں وجاہت اور سک ہے شرف نہیں کہ ایسیست میں ہے ایسے شہید و شہید</p>
<p>خراب رنگ جہاں خراب ہے بہانی ترا سفر ہے مرا یا تراب ہے بہانی</p>	<p>اوسی کے صدقہ سے ذمی رہتے ہو پسر تیرا شہید اول اصحاب ہے حجر تیرا</p>

<p>ش جوشک جس پہ دگر تیرے شکر نظر میں پھرتی تھی اکبر کا تو کئی تیر دوبارہ تیرے کبریا کی آپ نے تیر جزا کے نہ صرف غلطیوں کے نہ تیر</p>	<p>ش تیرا اپنا اپنا منسوب اپنی اپنی قسمت زکوٰۃ میں دیا ہے تیرا دہیست جگاتے دعوت الٰہی کی عبادت ہے یہاں تک ہی پیدا ہو کر دعوت کے</p>
<p>تو چہ غریب کا بھر دو بھی بے بدم بھی پسر کو رو میں گئے لے کر تری طرح تم بھی</p>	<p>بتاؤ کہتے ہیں کیا ایسی مہمانی کو ہمارے بچے بلکتے ہیں بوند پانی کو</p>
<p>ش سوتے تیرا حرم حرم کی بیداری ہو نظر تیرے ملامت کے فخر سے تیرے تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر</p>	<p>ش تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر</p>
<p>رسول زاویوں کی سمت سے دعا دہنگی بلائیں رو ہوں بلائیں بھی اونگی میں لوگی</p>	<p>زبانیں ہونٹوں پہیں العطش نہ بانوں پر بغیر آب دہنی ہے سہوں کی جانوں پر</p>
<p>ش زیب آئے بلائیں میں رو دہائیں میں بہا کی بیاں تیر میں کہتی ہیں تیر بلائے تیرے تیروں سے وہ کوئی تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر</p>	<p>ش بہا جو حال عطش اس سے تیرے تیرے تیر میں سے ہیں خوب الٰہی تیرے تیر تیرا جنت تیرے تیرے تیرے تیر تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیر</p>
<p>پیام بھیجا نہ تم نے خط طلب اے حشر پھر اس پہ کی مدد شاہ تشہ لب اے حشر</p>	<p>وہ رو کے بولا کہ والعدہ منفعیل ہوں میں کمال تاوم و شرمندہ و خجل ہوں میں</p>

<p>جس کو ہوش اتنا ہے جیسے ہوش ابھارنا چھارن کو ہوش جہاں اور جب وہ ہوش سران و ن کے ہوش</p>	<p>دو دن میں ہوں اسے اس کے ہوش ہوش ہوش</p>
<p>اوپنا یہ شور کہ ہوش لوں میں بیچے گپ ڈر ویرا ہوش</p>	<p>حال ہے کہ جو حق سے بلند جو ہات جان سے وہو</p>
<p>میں میں سکتا ہا وہ وہ اول سے ہوش ہوش</p>	<p>ہوش ہوش ہوش</p>
<p>جڑگی تیغ نے سرمہ کہلا خدا کی شان کہ نیچا</p>	<p>تمہاری موت مرے ہات سے میں ہوں مجاہد و غازی</p>
<p>لاست ہوش ہوش ہوش</p>	<p>ہوش ہوش ہوش</p>
<p>جو ظلم کرتے ہیں آخر وہ کہ سنگ مدو سخت آداس</p>	<p>نسب میں - علم میں - انصاف میں نہیں حسین کا ثانی</p>

<p>۱۷ جو بیہوشوں کی صفوں سے بجائے ایک اور کے ترش دہن بیہوشوں کا پتلا گرین صفوں میں چھینکے ہوئے بیہوشوں میں چھینکے ہوئے بیہوشوں میں چھینکے ہوئے بیہوشوں میں چھینکے ہوئے</p>	<p>۱۶ جہاں زاہد میں تھا تو وہ جہاں کہاں تھی کہ کیا وہ بڑے کے لئے سنانا کلم ہوئی تھی وہ بڑے کے لئے کہاں تھی کہ کیا وہ بڑے کے لئے کہاں تھی کہ کیا وہ بڑے کے لئے</p>
<p>۱۸ دشاہلوں کو مٹا ڈالا اور دشاہلوں کو دلوں میں کاٹا اور دلوں کو اور دلوں کو</p>	<p>۱۵ جہاں سے جانے کا سامان ہو گیا امولا میں شاہزادے پر قربان ہو گیا امولا</p>
<p>۱۹ گرا وہ خوف کے مار سے نہیں بچ سکا وہاں موت نے بھی بیوقوفوں کے موتی نے کرپا ہنر سے نصیب پا کے</p>	<p>۱۴ صدا یہ سنتے ہی روئے اور شوق اور تپا لاش پہ پائے اپنے اور پہلے تھکتے ہی آ کر کب وہ علم یہ بات ہوئے بولا کہ راجہ</p>
<p>۲۰ اسیر قہر کبھی نہ رن میں کھوٹے تھے کنن رقد رنی اچھوٹے لال ڈورے تھے</p>	<p>۱۳ حضور رن کو نہ جب میں کہ وہم آتا ہے غلام زاوے کا لاش غلام لاتا ہے</p>
<p>۲۱ سوققتاب سے نہیں کہیں نہ دیر ابن تھی یا دیر تو میرا تر تھا سپاہ کلم کو اور کجیوں سے گیر</p>	<p>۱۲ زبان حال سے گویا تو ہے ان زبان یہ کلم میرا ہے تیرا نہیں ہے میرا براک شہید کی لاش کا لاش نہ تھی بہاؤ شاہ سے یہ میری شان نہ تھی</p>
<p>۲۲ برایک شخص چکا جو ندھ سے پریشاں تھا کہ برق تیغ درخشاں تھی رخشاں تھا</p>	<p>۱۱ تو میرے بدلے لڑے گا کہاں کہاں بہانی یوہیں لڑوں بہتر لڑائیاں بھائی</p>

<p>۲۱۴ یہ سیکے شاہ کے پیچھے ہوا جزوی بہاد پہلا سترنے کے ساتھ قیاسی گام مزاج ایک بوزرست میں ہوتا تھا گمراہ دیکھتے تھے ذرا ہر طرف سے شاہ</p>	<p>۲۱۳ نظر میں وقت ایک اور کچھ گیسواں وہ ہاتھ پیر کے یونینا اجازت میں پہنچا ہوا ایک سب سے تیسرے زینت لکھنے کے لئے وہ ہنس پید یہ کہہ جان</p>
<p>دہ ہٹ گئے جو قریں لاش کے رسالے تھے بلند ہاتوں میں بھالے زبان پہ نالے تھے</p>	<p>نظر وہ شام کے لشکر پر سرسری کرنا فرس پہ چڑھ کے وہ تسلیم آخری کرنا</p>
<p>۲۱۵ جانتی تھی نظر آن سب کو لا شہر چڑھا جہاں تھا ابن ربیع کی بات ناکام درود پڑھنے کے جس سے ہر گنہگار</p>	<p>۲۱۶ وہ تیرہ تارے تیرے ہر شرم بوجھا وہ سر کتوں کو بھول گیا وہ تو تیرہ بوجھا وہ آٹھ کے آٹھ تارے وہ شکر ہر گنہگار دو بار بھانکے وہ آٹھ تارے آٹھ بوجھا</p>
<p>بدن میں روح نہ تھی بولے الفت آتی تھی صد حسین کے رونے کی دور چاتی تھی</p>	<p>بیکار ناوہ تڑپ کر کہ آئیے با با گلے لگائیے یسین سنائیے با با</p>
<p>۲۱۷ جو تیرے ہونے کی کہتے جان درویش ہزار ہونے ہوا حق سے آپ کے ہوا جو تیرے ہونے ہوا حق سے آپ کے ہوا</p>	<p>۲۱۸ جگمگ میں تیرے سب خوب بوجھا تیرے تیرے ہوا حق سے آپ کے ہوا تیرے تیرے ہوا حق سے آپ کے ہوا تیرے تیرے ہوا حق سے آپ کے ہوا</p>
<p>حسین ہوگا عجب حال قلب مضطر کا جو تھوڑی دیر میں دیکھو گے لاشہ ابر کا</p>	<p>وہ حسرتوں کا جہاز وہ مشان کا لاشا ادھما کے لاؤ گے کڑیل جوان کا لاشا</p>

<p>۱۷۱ ابو نعیم نے کہا ہے کہ جو آدمی اس جہی جگہ پہنچے وہی رشتہ ہے جو آدمی اس ہی طرح وہ پہنچا ہو گا کسی رشتہ سے جی کی شکل میں ہے جس کی آستری ہے</p>	<p>۱۷۲ سرشت آں گھر سے جس کی طیف ہے رہے سو تیس وہ وہ ہم نوزل کی ہے دنیا و صدف و صدق ہے جس کی طیف ہے جس طرح سے نہ مال وہ سو گھر سے ہو</p>
<p>۱۷۳ جو اگر مگرے ہوں پھر بھی نہ مضطرب دل ہو تو ہات تھام لے یا رب کسے یہ منزل ہو</p>	<p>۱۷۴ عجب اوس کا نہیں ہو گیا فراد گویا مگر عجب ہے اتنے دنوں حرج مارا ہوا مگر</p>
<p>۱۷۵ جگر کا شہ اور حال اس کے سرور کچھ حال نہ گھڑوں سے کر دیں پانی مال سچوں کے ہوتا ہے جس کے ہونے لایہ علی حسین رشتہ سے بجز</p>	<p>۱۷۶ اور تو قدرت مولا میں آیا ظاہر اور ہر صحر اور تہیب وہ نہ بجا کچھ حسین نے اچھا تو مرضی اللہ کوئی ہو گیا ایک منزل پہنچا ہوا</p>
<p>۱۷۷ ادب بانی لاش کسی نے نہ کچھ خیال کیا میں کس زبان سے کہوں لاشہ پائمال کیا</p>	<p>۱۷۸ رہ وصال میں سرگرم کوئی دانہ ہے مگر کسی نے کسی ہے کوئی روانہ ہے</p>
<p>۱۷۹ جگر کی روح نے لی گلشن کی پورا رہنا طلب ہے مولا سے ترے عالمی کہا حضور نے اچھا تو مرضی اللہ کوئی تو منزل مقصد پہنچا ظاہر</p>	<p>۱۸۰ ارض اور شہ سے لی ترے جلا اور آتش ہوا اس گل میں صعب جیسے جانب گلشن پہنچنے کے دن میں کہلا کر وہ گلشن بوش ہوش سوسنہ وہ نظر کے نیچے</p>
<p>۱۸۱ رہ وصال میں سرگرم کوئی دانہ ہے مگر کسی نے کسی ہے کوئی روانہ ہے</p>	<p>۱۸۲ نہ مال وز زہرہ مرد ایک روز نہ رہے یہ وہ راہ گذر ہے تہیں گذرنا ہے</p>

<p>سورہ میں جو ہے ارشادِ حسیب کہ خس کی آمد و نشتر ہے زندگی کا مگر آتا ہے دو عمر بھی ہے ہزار ابن کا دور ہے پورا بس کا ہزار</p>	<p>تنت جی جان پہ جان پہ آتی تو فانی ہے تر میں سے کارنیاں پہ کچھ وفا کی ہے نہ فقط خفیہ نشتر ہوا جان کہ بلا کی ہے یہ تیرے تیرے سات میں بلا کی ہے</p>
<p>عجیب رشتہ نازک ترین حیات کا ہے جو زندگی کا سب سے وہی وفات کا ہے</p>	<p>سروں کو صاف اور اٹے کی سیف صاف کر مدد حسین کی لواجب جہاد لازم ہے</p>
<p>تنت ابن کا وقت میں لگ کر نہیں مسموم یہ بہتر وہ ہے جس کی جڑ نہیں مسموم بشر کو حالِ قنبا و قدر نہیں مسموم سخت تو ہے ہے وہ وقت سوز نہیں مسموم</p>	<p>تنت کہ شریک پا کر تو فخر کا خون ملال بجھ دو شمشیر ال کا پٹا ہے دیال لال اس کلبے آواز اور تھکان</p>
<p>ہزار طرح کے دسواں آتے ہیں بول میں کہ راہبر نہیں ہمراہ رہتا منزل میں</p>	<p>رجز تمام ہوا ہوشیار ہو جاؤ کھلا ہے سامنے بابِ حجیم۔ لوجاؤ</p>
<p>تنت جورا ہمیں تو بس ایک اٹوم ہے زبانے بھر سے تو ہیں علم فضل میں بہشت بھی والا ہے ایک تیرے میں جو بات اون کی ہے لاریب تیرے میں</p>	<p>تنت یہ کچھ شہ زباں کی نیب میں گیا حسام تیرے ہی حشر ہو گیا بریا یہ سر جہا ہوا اگر دن سے اور دشمن کھا لے سے دو گراؤں کے تانے پھینچا</p>
<p>یہ وہ عمل ہے جسے فرض عین سمجھا ہوں خدا کا حکم رضائے حسین سمجھا ہوں</p>	<p>سوار پیدا لول پر جا پڑے فرس پہاگے جو میں کہیت سہے کہیت میں تو میں پہاگے</p>

<p>دو نیم ہون میں دل سے دو دو تھیں میں پرسے تھے فاروق کے یہو دینوں کے رواں آہنا قنیر روئے کارن سے خوش جری کی شہ کی ہنظر جی کی برس</p>	<p>۱۱۱۱ جوانے نہ کہا کہ پیسہ ہے شکوہ یہاں تھا پیسہ میں لا یا پیسہ کہ تو کن پہاں پہاں کے کہ کوئی ان ہنظر پہاں ہوش ہوش سنو غولہ پندے ہنظر</p>
<p>چمک نے راہ میں روحوں کی رہنمائی کی سفر کے شعلوں نے بڑھ بڑھ کے پیشوائی کی</p>	<p>جو لشکروں میں گھڑے یہ کون پیسا ہے بچی کا نام و نشان لا ڈلا نوا ہے</p>
<p>۱۱۱۱ چمک کے بجائے ہی ہر صحت پورے ہنظر کہ جیسے سائروں کے غول کہ ہنظر بر ایک ضرب پر کہتے تھے شاہ کے ہنظر میں ہے حال شکران جو کسا ادا</p>	<p>۱۱۱۱ ابن سیرتہ زور کچھ عذاب ہے یہ کوہ بر زمین و جان ہنظر خجوں میں کہ ہنظر کہ شوق کتنے کہیں گے آپ کی نصرت لیتے آجا</p>
<p>وہی ہے طاقت و بہت جلالِ حرب ہی وہی ہے شان وہی آن بان ضرب ہی</p>	<p>ہزار جان سے ہم جاں نثار حاضر ہیں مدد کے واسطے سب خاکسار حاضر ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ مختصیب کے اور تھے فانی تھے ہنظر کہ حق کر دے فی الغور یا ہنظر چو جو موت کی زینت ہے جو ہنظر بزرگاہ سے مہینے ہے وہ نا ہنظر</p>	<p>۱۱۱۱ قوانہ کی بہت ہے ہنظر ہنظر بر ایک کسٹ سے گہرا ام کو یہ علم جو رو تھی یہ کوہ وقت ہنظر</p>
<p>شکستہ حال میں تھے شکست کھائے ہوئے سوار کا سپ رہے تھے فرس مہائے ہوئے</p>	<p>نیا ستم ہے کہ گھر بھی نہ پھر کے جانے پائیں ناون کے پاس مدد گار اونکے آنے پائیں</p>

<p>۱۵۱۵ وہ جو سب سے کبھی چھلک جائے بہو وہ کبہ و ذرا لے لی بھی ہو جزو کیا میں سگت ہوکے یہ ہے ہزار تھیں کہ ہر وہ اور سے میں سادات</p>	<p>۱۵۱۵ کہیں سے سب سے کبھی چھلک جائے جزو کیا میں سگت ہوکے یہ ہے ہزار تھیں کہ ہر وہ اور سے میں سادات</p>
<p>ترپ رہے ہیں شہ مشرقین کے پنچے بغیر آب میں بسل حسین کے پنچے</p>	<p>دلوں پہ نقش ہو بے مثل رزم خوانی ہے زیادہ کیوں نہ ہو دلکش یہ نقش ثانی ہے</p>
<p>۱۵۱۶ شہزادی کا خزانہ میں بھی تو جی رہے ہیں شہزادے دل انسان کو رزم اور زنی چھلادی تم سے قیامت کی پیدائش دلوں سے اپنے کو پاک کر رہے شہزادی</p>	<p>۱۵۱۶ یہ ارادہ کسی ضرب سے ضرب نہیں وہ جو تو دل ریاچی کا ہے شہزادی کہ جسے زور کا ہے تو رانگ میں کھو وہ کھانے میں جسے اسے شہزادی</p>
<p>پلاؤ پیاسوں کو پانی کہ قلب مضطرب ہیں یہ کوئی اور نہیں عترت ہمیں ہے</p>	<p>سوار کار بھی پوئیر دل بھی غازی بھی معون اسکے عانی بھی ہیں جازی بھی</p>
<p>۱۵۱۷ ہماری باتوں کا یہ تینوں بال سے ہو زبان سے پہلے کہم کیجئے تم سے نظریں ہر جہاں ہے یہ اسے کو زبان نہ خراب خدا میں کہے اور خوشتر میں ہر جہاں</p>	<p>۱۵۱۷ وہ کہہ کر جو کھانا فی ہوا سب درگاہ وہ بر وقت میں کوئی وہ ہوا سب درگاہ وہ کہہ کر جو کھانا فی ہوا سب درگاہ وہ بر وقت میں کوئی وہ ہوا سب درگاہ</p>
<p>عذاب حق کے ہر ایک دم امیدوار رہو مسزوں پر آتی ہے تلوار ہوشیار رہو</p>	<p>صفوں میں غل ہوا رعب دلیر نے مارا طمانچہ تان کے عصفہ میں سفر نے مارا</p>

<p>۱۲۱ دوری میں وہ کبھی نہ جھنڈتا کہہ نہیہا نے کی جگہ اور نردول میں جو تیر اور تیر میں سرتو ابھی ہونے سے تیر ہوجوب ہزاروں مرگے و ہشت کی تیر سے ہزار</p>	<p>۱۲۰ بیاد سے ہو گئے کسپا تو کچھ عوار ہر اور کہا کے نیزہ کی خطا شکار ہے خدا کی نشان سوائے نیزہ تو دشلا ہر روز کے نیزہ صفت کے نیزہ دار ہر</p>
<p>جو پوچھی شیخ سر و جسم کی جدائی کو بدن سے جان نکل آئی پیشوائی کو</p>	<p>بہی توڑتے تھے ہٹ جاتے کچھ بھی ہوس تو کہنتی تھی آگے بڑولی پیچھو</p>
<p>۱۲۲ پتا دیتے دوسرے کس کو اور کسی وہ جن سے کٹ کے آگے کہیں وہ تیر جس نے بڑا کے کھوکے اور توڑا کھوکے آتا جو خاک میں وہی ہوئے صد ہزار</p>	<p>۱۲۱ یہ بات اس وقت ہمارا سید والا کہ ایک آن میں حوزہ بدل بدل والا سہم میان میں تھی ادھارت میں کھلا ظفر پکاری رہے ہوں آپ کا بال</p>
<p>زبان دراز ترازو آج دیکھ لیا ساتھ زندہ کو درگور آج دیکھ لیا</p>	<p>چلا جو نیزہ کھلی خطا شکاروں پر تو آیا قہر خدایا بن کے نیزہ داروں پر</p>
<p>۱۲۳ لڑا ہے تھے دیر کی جہاں تھی بہت تمام کوفوں میں تو بہت کہ یا بہت یہ ہے زبان نازیم یا حضرت بہت ہمارے ہوجوں خاص نے ہی بہت</p>	<p>۱۲۲ ستان تیرے بہت ان میں نیزہ دار دلوں کے پردوں میں زبان بیچارے سوایا دلوں سے یہاں میں ہوا کسے دلوں میں شہر کی سوسہ تاجدار کے</p>
<p>شرر بھنے لگے دل کے داغ سے دیکھو یہ آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے دیکھو</p>	<p>کہنگ رہا کھتا جو دہشت کا دل میں کاشتا ریاض کفر ہراول نے خوب چہا نشا تھا</p>

<p>۱۰۱ فوری طور سے تیار ہو دو اور ان سے مشورہ کر جنہوں سے کہنا ہے کہ تمہیں انجان بھیجے یہ کون ہو گا اور اس سے صاحب تو کہ جس کی ہمت میں عام کی کوڑی کی</p>	<p>۱۰۲ جس شہزادے نے یہاں سے اتنا خوف محسوس دکھایا کہ وہ اس کی ہمت سے کہہ گیا کہ ہمیں یہ فوج سب دوست کہہ کر ہر ایک ہمت سے برس میں یہ دو ہوا</p>
<p>۱۰۳ جنہاں میں نظر آئے ہیں سو پرے خالی صفیں ہیں صاف رسالے قلم پر سے خالی</p>	<p>۱۰۴ مقابلہ میں ہماری نہ جاں بری ہوگی پڑیں گے تیر تو یہ جنگ سدا بھی ہوگی</p>
<p>۱۰۵ کسی فوج کی بات تو اگر فوج تھے تیر نہیں سے وہ اسے فوجی فوج ہوا ہے سو کہہ اور وہ صاحب تو نہیں عراق کے نہ اور وہ میں جو کچھ</p>	<p>۱۰۶ بہت سے لڑنے والے تیر سے کہہ ہر ایک ہمت سے کہہ لے تیر کی ہمت کے قیاب سے کہہ کہ عراق سے منہ ہے ایک کی دو میں دو اور کچھ</p>
<p>۱۰۷ اکیلا لڑتا ہے لشکر سے ایسا شیر یہ ہے گل مراد ریاحی۔ حرا و لیر یہ ہے</p>	<p>۱۰۸ عجیب وقت تھا سب بھٹی کے مہاں پر کہلے تھے زخم پرستا ہما مینہ گلستان پر</p>
<p>۱۰۹ یہ کہہ کر تو ہے ابھی کہی ابھی تو ہو کہہ اور اسے زخم کی جو وہ شہید ہو ان میں آیا ہے وہ زراعت ہمارے لیے ہے</p>	<p>۱۱۰ بلکہ میں دل میں لکھیں میں تم میں میں لاست میں کہوں میں تو کہوں گل میں تیر تھے یہ دوست اور با ز میں یہ سب تم سے کہہ کر انہوں نے تیرا جو</p>
<p>۱۱۱ شکست فوج کو گہیرے ہے اور دہشت بھی باگڑ گئی ہے لڑائی کے ساتھ قسمت بھی</p>	<p>۱۱۲ جو اب دیتے تھے تیروں سے فوج کشش کو بہرے تھے غیظ میں خالی کی تہا کشش کو</p>

<p>۱۰۰۰ ہاری جان ہو تران با پسال حصے ہون پہ ایک مر کبے ترانتے کہ جیسے ہوتے ہیں سبھی جسم پر کلتے</p>	<p>۱۰۰۰ فرس سے کو کے پو گرو آگے تھے پیار سے ان کے علاوہ تھے سبھی کہ کہیں یہ کہتا کہاں عود و دروازہ</p>
<p>۱۰۰۰ کہ نہ مضطرب ہوا کچھ کھی حسین کا مہاں کہ نہ مضطرب ہوا کچھ کھی حسین کا مہاں</p>	<p>۱۰۰۰ پورس تھا ظالموں کا ایک زار و مضطرب لگے تھے گز بھی تاداریں بھی کئی سر پر</p>
<p>۱۰۰۰ کہ نہ مضطرب ہوا کچھ کھی حسین کا مہاں کہ نہ مضطرب ہوا کچھ کھی حسین کا مہاں</p>	<p>۱۰۰۰ پورس تھا ظالموں کا ایک زار و مضطرب لگے تھے گز بھی تاداریں بھی کئی سر پر</p>
<p>۱۰۰۰ کہ نہ مضطرب ہوا کچھ کھی حسین کا مہاں کہ نہ مضطرب ہوا کچھ کھی حسین کا مہاں</p>	<p>۱۰۰۰ پورس تھا ظالموں کا ایک زار و مضطرب لگے تھے گز بھی تاداریں بھی کئی سر پر</p>

<p>یہ حسینؑ سے ہاتھوں میں بیہوش ہوا اسے تھے ہاتھ سے رخسار اور تو میں وہ دستِ مال سے فوہلو پختے ہو کر بوں پہ رکھتے اوتے کب فرما کر</p>	<p>ابھی تو حیرت میں سرگرم تھا میری تھی اسے بتا رہی تھی کہ گردن کو روڈا ابھی تو شیک نخوں سے گونجا تھا ابھی تو ہاتھ پھرتے تھے پتھر سوڈن</p>
<p>تمہاری ماں نے بجانام حیرت کہا بھائی مرے معین مرے دوست میرے شیدائی</p>	<p>ہزار حریف یہ دم بھر میں الفتلاب ہوا غور مہر و محبت کا آفتاب ہوا</p>
<p>مگر یقین مرے بیہوش پاک نزار سخت بھی تم نے دنیا کھلی ہوئے آزاد سین تم سے اسے اسے تو خوش ہو رہے خدا کی راہ میں کس شان کیا ہے یہاں</p>	<p>یہ کچھ رکھتا سر کا پاس پہاڑ پڑھتے فرس پہ چلاش دیتا خونہ زور علم غمی ہاتھ میں شمشیر جسے جھٹکے گہرائی حلقہ سواروں کا گردن تھا</p>
<p>عیان ثبات قدم وقت نیزہ بازی تھا کیا ہزاروں گولپا عجیب غازی تھا</p>	<p>پڑا تھا بیچ میں حیرت گو لیر کا لاشہ وہ چاند چودہویں کا تھا کہ شیر کا لاشہ</p>
<p>تو وقت صبح ہی میرے بھروسے کی آواز تو آیا جان میں پی پر لکھے یہ حال ہزار وفا دہ کی ہے کہ جس سے وفا دہی ناز خدا کی جان رہتے ہیں جو گیب تیار</p>	<p>تو ستر آہ ہوا تو کئی کسب و کسب پہلی دھان کو عیب ہم تھا کسب وہی دور ہم تھا جو رنگ تھا کوی کسب میں جو دور تھے با ہم دین کسب</p>
<p>بل میں بیگس و مضطر کا ٹنگار ہوا خدا کی خاص ہدایت سے رستگار ہوا</p>	<p>سچہ لو۔ حیرت کے خداوند سے لڑائی ہے ہمارے سر پہ اہل تیغ بن کے آئی ہے</p>

<p>۱۰۱ نئی تو قس ہوئے اک ہزار اور چاکس سران فون پر جاری ہوئے تھیں ہزار ہوئے ایک ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت کے لئے ہزار ہفت ہزار</p>	<p>۱۰۲ کسی کو بھی نہ خدا اس طرح کہتا ہے ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار</p>
<p>۱۰۳ فرس سے اوٹ لیا گو دو میں ہزار دو کو لے آئے سر کے قریب آپ لاشہ ہزار کو</p>	<p>۱۰۴ عداوت آبل محمد سے ہے زمانے کو کہیں تو کس سے کہیں لاش کے اوٹھانے کو</p>
<p>۱۰۵ کے لیے ہے ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار</p>	<p>۱۰۶ ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار</p>
<p>۱۰۷ نہ صرف خیمہ اعصمت میں لوٹدیاں روئیں بس انتہا ہے بنی کی نوکسیاں روئیں</p>	<p>۱۰۸ نہ اکتفا ہونے لگا قتل پر شہیدوں کے ہوں پانچ سال بھی لاشے ستم رسیدوں کے</p>
<p>۱۰۹ ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار</p>	<p>۱۱۰ ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار ہزار ہفت ہزار ہفت ہزار</p>
<p>۱۱۱ غضب کی دھوپ تھی چٹیل زمین پتی تھی قریب لاش کے بگیس بہن تڑپتی تھی</p>	<p>۱۱۲ نہ مرتے مرتے جدا جان مصلطف سے ہوئے ہزار جان سے قربان بہو کے پیا سے ہوئے</p>

<p>اشارے ہزار ہوتے ہوتے وہ شہیدوں کی روحوں کو مگر ان کے لاشے شہیدوں کے پاؤں بجہرے تھے تو اس دن وہ لڑا کرتا تھا</p>	<p>کھلی ہزاروں خون کے گھاس بھیڑی رزقت پہ صدمہ تو میں کبھی نہیں بھی ہاتھ اٹھتے تھے میں نے نہیں دیکھا وہیں تھے اکی باقی دور رزقت اور تھیں</p>
<p>کچھ اور ہو گیا دم بہر میں رنگ مقتل کا مخافہ آ کے ہوا ایک شیر جنگل کا</p>	<p>حسین کجا مجلس شراب کجا ہجوم عام کجا۔ آل بوتاب کجا</p>
<p>بوسہ بوسہ تری قید رست سے آ رہے سراٹھانے کے ہیں لڑکے سچے ہونے ظلم کے سینے سے ادا کیا گیا شرف تو یہ کہ شہر جوئی کے اشارے</p>	<p>رنگ زار دیاں میں ہے تقابلیں اور رنگ سے ہے عوامی است کفر کا کلمہ ظلم کے ظلم سے ہے پتھر کو زور کجا ہے حاضر و نہ تھے ابو بکر اور</p>
<p>چڑھائی خاکِ رُخِ اخلاص اور تپاکِ کیا کہ خاک سے اوسے نور خدائے پاک کیا</p>	<p>یہ اک صحابی اذلیف رتھے پمپیر کے ہزار جان سے قربان آل اطہر کے</p>
<p>حسین یہ سیکن پری بحسب وقت وہ سر کر تو تیرا ان سے تھا جس کا بجز اندر میں لاسے میں ابن زیاد کہ شہر ہے نہیں ظاہر ہو کر شاہ</p>	<p>ظلم کے ظلم سے ہے پتھر کو زور ظلم کی نشان چھری تیری اور یہ زمان رنگوں پاک تھے ان بوٹوں کے تھیں</p>
<p>یہ ظلم کوئی جزا آل سہ نہیں سکتا چہڑی اتھی بات میں گے میں کہ نہیں سکتا</p>	<p>خدا گواہ ہمیں پیر کا لاڈل ہے حسین بنی شارتے جس پر وہ مدلقا ہے حسین</p>

<p>فصل من حسین کو کہا ہے میں نے حق پر کوا بنی کی اور میں بھیجے تھے دونوں پیر رسول پرست تھے ان کے دوستوں کو اور یہ کہتے جلتے تھے پیش خدا ہاتھ بچا</p>	<p>فصل یہ شعر شہرت آتی اور بھیجھا تھا وہ وہ بزرگ میرک ہوا ہے بہترین کچھ سنتو وہ کا شکر ان کے دن پر اس میں سمجھو تو دیکھتے مرا ارج و وقت اور نشان نمود</p>
<p>تمہیں رئیس جو انان اہل جنت ہو جو تمکو قتل کرے اوس پر حق کی لعنت ہو</p>	<p>دعا میں دیتے جبے سینے سے لگاتے وہ خوشی سے جاے میں پھولے نہ پھر سادہ</p>
<p>فصل جگہ بہ دوزخ اسفل بہشت تارا کی میرے عزیز میں آیا زید شوم شعی کہا کہ ہا میں یہ گستاخی اور بے لایا ضعیف گوہر سے دربار سے نکالو گی</p>	<p>فصل بنی کے حکم سے لار سے لگے جو بونا یہ انعام کیا میں نے ان بزرگوں ہا میں تھا جو سزا دار اور یہی زریب خدا کا سکھ ہے جس نے یہ روز کو کہا</p>
<p>یہ سنے اور کھٹے روئے ہوئے ابو بردہ زید پڑ بنے لگا شعر کفر بے پردہ</p>	<p>مثال عید خوشی آج مجھ کو لازم ہے بنی امیہ کے قبضے میں آل ہاشم ہے</p>
<p>فصل وہ شعر صحت تو میں اوسے اترا دیوں ہوا بوشا سے تیر چکر رہا زینیاں کہاں تھا د میں جو کہ نہ جتا وہ لکھا</p>	<p>فصل یہ شعر غور ہے اس حاضرین زوم ہوا یہ شعر ابو بردہ نے نہیں سے خاشا جو سے خانوں سے اپنے تیر پھر چھا کہ کیا شہزادہ اولک والاسف</p>
<p>اب اونکا ما حاصل ار باب اعتبار میں کا ام کفر ستگا رہرزہ کار نہیں</p>	<p>وہ کون سید سجاد جانشین حسین جہکے مفاہیر پر نور مہ جین حسین</p>

<p>تو ہی وہ رہا ہے جس کو اوہتا ہے لوگ فکر تو کیا محتاج پلڑے اس کے لوگ ہی عزالت مجموعہ پاک ہے ایک یہ آنحضرت آدم سے پہنچا تھا تم کو</p>	<p>چلا ہے حضرت آدم سے سلسلہ اسکا ہوا ہے مہندی ہادی پر خاتمہ اسکا اندھ کو عزم ہے بے باقی واقت ہر عزم کو روئی ایسے ہیں ہی نفس نفس مصطفیٰ کے تیرے جیسے میں ہی اون کے بھی ہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>ناہم تھے ہی ساری خدا کی کے لئے اسکے تھے جہاں میں رہنا ہی کے لئے ٹوٹ کر سے بجایا بلکہ تم دونوں کو تھنا خن پانچواں کشتہ کشتی کے لئے</p>	<p>رباعی</p>	
<p>بس اب خوش ہونا بت نہیں تم کو امام حضرت کو سزا دینا کجا ہے پرس کہ دوست کہتے سارے پیسید و ہوس انہیں کلا واسطہ دیکھ لھٹا سے ماگرتی</p>	<p>فساد و کفر سے معمور ہے جہاں یارب بس اب ظہر رکریں صاحب لڑما یارب</p>	<p>صدا برحق ہی آرمیوں والا ہے سختی رک لڑتے ہی کج حرح قانع سے نان جو یہ تیرا لڑتے گنہگار نہ من لگا یاد دنیا کی حرح</p>	<p>رباعی</p>	<p>پہلے بیاہتی نے شوہر وادست کے لئے پھر باہم ہی میں سعادت کے لئے بے میں وادست سے یہ بھی ہم نے بہا ہوسے تھے محض عبادت کے لئے</p>	<p>رباعی</p>

<p>و شخص کو باطل کو بھی حق مانتا ہے کب نفس اس کو حق کہتا ہے میں عارف حق تھا اور ان کو ہے قول حقیت سے کہے وہ حق تھا نہ تو ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>قبول ہے حق سے جو نہیں کہ جسے میلا وہ حقو زبا یعنی کہ جسے کہے میں گواہی دے کہ اس کا حال یہ دو جہ سے تو ثابت نہیں کہ ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>اپنے کو برا ہے کہ اچھا سمجھے پھر جی رہے اتنا اچھا سمجھے نادان میں دون کی مگر یہ نہیں ادنیٰ کو بھی تو علی سے اعلیٰ سمجھے</p>	<p>تمام شد</p>
<p>کہوں تو کہتا ہوں کہ کھانا باقی نہ رہا ہے نہ کھانا باقی کہ یہ حق وہ اول ہے باقی نہیں سے نام علی ابھی کھانا باقی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>آں آسمان کی صدا ہوسکتا نہیں منہ ان کا کہیں وقت کا تو نہیں جس دن میں ہے کھ پیو کھو کھ پیو انصاف یہ کہتا ہے وہ دل صحت نہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>شتر میں ہے وہ شتر و دمن نہیں دشمن کی یاد و دست اس سے نہیں امید و ناک و ہوا اس سے تو یہ تو شخص کہ اوقات کا پابند نہیں</p>	<p>تمام شد</p>

شیر ۹

مطلع

آل ہاشم کا زمانہ پر شرفِ ظاہر ہے

بند

در حال اولادِ عقیل

<p>۱ اہل اہم کا زمانے پر شرف ظاہر ہے اس سے باقی تو ہے اور ان پر شرف باطنی تمام اہل اہم کے ساتھ ہے اور ان پر شرف باطنی سب کو ملتا ہے اور ان پر شرف باطنی</p>	<p>۱ اہل اہم کے زمانے پر شرف ظاہر ہے سب کو ملتا ہے اور ان پر شرف باطنی تمام اہل اہم کے ساتھ ہے اور ان پر شرف باطنی سب کو ملتا ہے اور ان پر شرف باطنی</p>
<p>اس سے پورے ہوئے اور سکے لئے طوفانی منقطع بلوہب اس سے ہے کہ سستی پر</p>	<p>انہی کے بھی تبرک کے ہی قابض تھے فیض پہنچاتے تھے عالم کو یہ وہ فاضل تھے</p>
<p>۲ بارگاہِ اہل تہذیب و تمدن جتنے آہل تہذیب و تمدن ہیں اہل تہذیب و تمدن کے سب سے ہیں سب سے ہیں اور ان پر شرف باطنی</p>	<p>۲ جہاں تہذیب و تمدن ہے وہیں شرف باطنی انہی کے بھی تبرک کے ہی قابض تھے سب سے ہیں اور ان پر شرف باطنی سب سے ہیں اور ان پر شرف باطنی</p>
<p>اہل توحید کا یہ سلسلہ ہے آدم سے حق پرستی رہی دنیا میں انہیں کم سے</p>	<p>ساجدین اور انکو جو محبوبوں نے فرمایا ہے دیکھو تو آئیہ تظہیر یہاں آیا ہے</p>
<p>۳ انہی میں جس سے اجداوی طوفانی کوئی کا زہر نہ مشرک نہ منافق نہ شرک سب کی پرستش میں اور ان پر شرف باطنی مشرک نہ مشرک نہ منافق نہ شرک</p>	<p>۳ انہی میں جس سے اجداوی طوفانی کوئی کا زہر نہ مشرک نہ منافق نہ شرک سب کی پرستش میں اور ان پر شرف باطنی مشرک نہ مشرک نہ منافق نہ شرک</p>
<p>اہل توحید میں آئینہ تہا آئین ان کا ایک محبوب تہا اکتفا ان کا</p>	<p>انہی میں کوئی ایسا ہی سجد بھی ہے سلسلہ ساجدوں کا قبل بھی ہی پرستش ہے</p>

<p>جی کہ از بعد سر بالا ہوا ہے نو کہ سب سے پہلے کیا مخلوق خدا نے وہ سہا ہوا کہ ان بعد میں رہا ہے پھر آدمی سے کیا قرار ہے کہ اس کے بعد</p>	<p>ذوق الہی ہے اس میں ہوا کیا اوس کے قبضے میں ایک ہے جو نہیں کیا کہم و بخشش مالک کا حکم تھا کہ کیا کہ جو عوام تھانہ نور و جلال سے</p>
<p>عوش و کرسی قلم و لوح دو عالم پیدا بن چکے سب تو ہوں حضرت آدم پیدا</p>	<p>آخر الامری تاج نبوت کا ہوا جزوہ صغیر نور بالورا مات کا ہوا</p>
<p>مخفی اللہ کا ہے ہی فیض چمکا کہ نہیں میں ہی از فکر آچمکا بجہ حق ہو گیا تو بانی ماخت چمکا جب کہ حق یہ کہ اس درجی سونا چمکا</p>	<p>اوصیا کا ہے جو ایک سستی کا ہے خاتمہ اس کا ہوا ذات الوطی ہے تا جہل سب سے ترسے ہوئے ہے صورت کہ جسے کلا وہ درشتی کا ہے</p>
<p>منتقل ہوتا ہوا طاعت داور میں رہا رحم طاہرہ و صلب مطہر میں رہا</p>	<p>ہم جسے دست خدا عقدہ کشا کہتے ہیں مگر ایسے بھی ہیں بندے جو خدا کہتے ہیں</p>
<p>یوں ہی ہے کہ اتنا ہوا برین شریعت بلکہ مخزن ہونے میں آنا کا ہوا اور حصہ قید ہوا سے اور نیکو ایک ابو طالب نے کیا وہ اور کہ محمد</p>	<p>تسکے جو بوجہ ہوا ہے کہ یہ تیار شب سحر کی روش یہ کہ کی اور جو جس پر ہے خلافت کو امت کو اپنا ہے ہے ولایت کے شرف کا</p>
<p>بڑھ کے عبد المتد ولی قدر نے رتبہ پایا چھوٹے بھائی نے بڑا نور کا حصہ پایا</p>	<p>جس ولایت میں خدا اور نبی داخل ہیں اوی آیت میں باوصاف علی داخل ہیں</p>

<p>۱۰۰ یہودیوں نے کہا کہ تم لوگو! اللہ و بولوا اللہ تعالیٰ میں جو بوجہ حق کے لوگو! اللہ تعالیٰ ایک جہان ایک زبان کہنے اور تقاضے دونوں عالم یہی وہ شیر نریاں خالق تھے</p>	<p>۱۰۰ حق نشناسوں کی حقیقت میں ہے جو حق پر کینیت حضرت عمران کی ابوطلحہ تھی مگر اس نام سے موسیٰ نہ بیٹا تھا کوئی اسم کہ نہ یوسف کی ہے نہیں بات تھی</p>
<p>۱۰۱ اور وہ کھائی تھے عمران کے زینا کی بیوی ایک عبادت لقب اور کچھ اور تھے وہی تشریح میں بھی ہے پوری تشریح ان کے بھی بھائی تھے اور جو کچھ اور تھے</p>	<p>۱۰۱ عہد حضرت میں بھی جاری رہی اسلام کے سوا کینیت ہوتی تھی بچپن سے ہر اک نام کے ساتھ</p>
<p>۱۰۲ نقص تشبیہ نہیں فرق جو قصور اسانے بولہب کا نہ کرو ذکر کہ مستثنیٰ ہے</p>	<p>۱۰۲ جو اور حضرت ایک ہے قرآن: قرآنہ بولہب تالیفی شیطان یعنی گمراہ نام سکندر مومن کو جو جس سے آراہ پڑ بولا قول دالوہ آراہ با آراہ</p>
<p>۱۰۳ کہہ کر کہہ رہے ہاں تھی باہرین عوام جہاں تھے جو کچھ اور کلام اللہ بہرین کا زور کے ساتھ ہاں بجا طالب اس راہ سے بولہب تشبیہ پر نام</p>	<p>۱۰۳ جنس میں کانٹوں کی خلش ہو یہ وہ گلزار نہیں خارجی خار ہے خار اس کو یہاں بار نہیں</p>
<p>۱۰۴ مگر وہ جو کچھ تھیں اس باغ کے پھول دونوں میں نہ تھیں وہ ہیں اور وہ ہیں جہاں شادی سے لقب ہے جو کچھ اور کلام سرگودہ شہر اضعیف اللہ اور کلام</p>	<p>۱۰۴ مگر وہ جو کچھ تھیں اس باغ کے پھول دونوں میں نہ تھیں وہ ہیں اور وہ ہیں جہاں شادی سے لقب ہے جو کچھ اور کلام سرگودہ شہر اضعیف اللہ اور کلام</p>
<p>۱۰۵ مگر اس قول کا قائل نہیں فرزند ہے اہل حق کہتے ہیں باطل یہ سب افسانہ ہے</p>	<p>۱۰۵ بے قتل آپ کا قاتل بھی پشیمان ہوا شرک کو چھوڑ کے ظاہر میں مسلمان ہوا</p>

<p>۱۰۱ طہریہ کے وہ ایسا جو ہمہ گیر کفر و عیوبوں سے پاک ہو اور اس کا مقصد اور اثر کیا ہے جسے ہمیشہ اس کے لئے دیکھا گیا کہ یہ اس کے علم و فضل</p>	<p>۱۰۲ دل میں تیرا کو در تیروں سے نہایت بڑا کہہ دیا یا تمہیں سے نہیں کہہ سکتا ہمارے بارے میں کہیں اور نہیں ہے سب سب تیرے ہی شہیدانی حالات میں</p>
<p>شرط اسلام ہے خاصان خدا کی الفت یہ عدالت کی ہے خوبی وہ حجاب کی الفت</p>	<p>۱۰۳ ان سپہ نے نئی صبر سے کہتے ہیں ضبط کہتے ہیں اسے صبر سے کہتے ہیں</p>
<p>۱۰۴ ہوسے تو خوشی ہو سکتی ہے اور ان افسار اور خبر و برکت کی بھی ولادت کی بار ہے دھار و یہ خوشی و شہ و ابرار</p>	<p>۱۰۵ دیکھئے ہاشمیوں کی ہے یہ سیرت پرستوں جس کے پتھر دلی میں چھوڑے پتھر آسمان و زمین سخت بولیں یہ ہوا کی شہادت ہو جائے کہ ہوں میں ہوا</p>
<p>۱۰۶ ہے شدت تلخ فرمان الہی کے لئے مستجاب گریہ ہے خاصان الہی کے لئے</p>	<p>۱۰۷ لب نہ واقف تھے کسے آہ و فغاں کہتے ہیں اس کو سپنج صبر وقت اہل زباں کہتے ہیں</p>
<p>۱۰۸ سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی</p>	<p>۱۰۹ اہل باطن سے نہایت حق کے اظہار میں سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی</p>
<p>۱۱۰ رات دن دیکھتے تھے خیر بشر کی صورت تھے حفاظت کے لئے ہات سپر کی صورت</p>	<p>۱۱۱ سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی سب سے بھی</p>

<p>سب سے بڑا کہ ہے مجھ جان بھولیا رہی سبھی مشروط و فدا دہری و سہارا رہی شب کو تھا خاص حفاظت کا کھڑا رہی موت تھے تو تڑپیں میری باری باری</p>	<p>تو تو کیا ہے وہ دیکھتے وقت میں کچھ نہیں تنگ سر کر کے ہیں جانی سے گڑبھاری شانے کہنے پر سرزست سخت پائیں حق کے محبوب یہ تعریف میں فرما نہیں</p>
<p>آپ بیدار رہا کرتے تھے بسمل کی طرح پہلو کے پاک میں تھی جا بے بنی دل کی طرح کی تھی بیوں کو نصیحت تو بنا کیرت کلمہ اور سدا بچھو کبھی وہ خوشی نام دل سے نکلے تھے کیوں لاپوشی نام رہتے تھے جو عظمت ارفا کے اسلام</p>	<p>پرز برجہ کے دلے حق لے عوض شانوں کے ہیں فرشتوں سے فزوں رہتے ان انساں کے ظہیر میں ساتھ مالک کے یہی موم ہوا قدرداں ایسے کہاں جیسے موم ہوا عزت بھائی کی فرما کے جو پایا ہوا اس خوش اخلاق حضرت سے لایا ہوا</p>
<p>واقعی عاشق جا بنا زئے سیمینبر کے جنگ بے موتہ میں علما رہنے لشکر کے</p>	<p>حاضری بھیجی بیتان برادر کے لے لے گہرا شک بھی یہ یہ کے جعفر کے لے لے</p>
<p>دائیں ہاتھ میں شمشیر شرم تو تم کی وہ تو آرا کہ اوجھائی فوج ان کیا وہ فدا اہست بازو سے ہوا اکرم کہتے آت گہرات سے چھوٹا موم</p>	<p>تو اہست غامبیاں کہ ہے یہ دوا جوت رستہ دے کی سدا جوتی ہے کس جوت قابل گریہ ہے زرنندی کی نوبت خندہ زہن قائل سفاکھے کسی وقت</p>
<p>دھوم شمشیر زنی کی تہ افلاک رہی جان جاتی رہی پر سا کہ رہی ہاک رہی</p>	<p>کلمہ گو نہ جگر بند بنی پر روے آسماں اور زمیں تشنہ لہی پر روے</p>

<p>۱۰۰ اور قتل بہت نظر آگے گئے تھے عزت اور مرگے پیری تھی ایک کہ فی بیرو کو روایا تو سب تو گلا شہ کیسوں کے لئے ہر ایک کو گستاخیز</p>	<p>۱۰۰ آگے اور ہر سب پسران عمران ہواں وہاں سے ایسے جو بے خبر اور اللہ تعالیٰ کے کہہ کر اسے عالم پر نفس الخیر میں علی اس پر ہے شاہزاد</p>
<p>حاضری کیجئے ہیں اہل عوا کی خاطر تازیانے تھے یہاں آل عبا کی خاطر</p>	<p>سن لو ارشاد بنی دوست سے یاد من سے مجھے جہاد کو وہ نسبت ہے جو سر کو تن سے</p>
<p>۱۰۰ سجدہ میں ہو کر دن جو شاد و گرا ہی ٹھکانے کی نیت سے ہوں ایک لاکھ کو نے میں جو سید بنوں کر کے سخیل چار بنا کر ہوں ان شاہزاد</p>	<p>۱۰۰ کراہے اور فغان ہے یہ بنا کی تھیں اب من سے کہوں میں ہی ان تھیں ہوئے بھی کہتے تھے الفت بنی ان تھیں ہو گیا اک روز فیضی رہے ان تھیں</p>
<p>۱۰۰ واہ کیا دین تھا کیا نوب تھا ایساں اونکا حشر تک رہ گیا اسلام پر احساں اونکا</p>	<p>میرت بھائی سے جو الفت ہے تو کس بات ہے نظر لطف و عنایت ہے تو کس بات ہے</p>
<p>۱۰۰ وہ ہون اور میں کہتا ہے تو بتاؤ اور کہتا ہے کہ وہاں کہو بنا ہے مسجد مورتا دس شخص کو چھوٹے لاقیا مرشد سخن اسلام پر کہتے ہیں یہ کہہ کر</p>	<p>۱۰۰ اعلیٰ سے کہہ انقاں جو جو باب آیت سے والد ماجد مرشد جو جو سے ہونگے کے کہتے تھے نہیں سب سے بندہ میں تھی وہاں کی</p>
<p>۱۰۰ ایسی مسجد سے توبت خانہ بنا یا ہوتا بلکہ بہتر تو یہی تھا نہ بنا یا ہوتا</p>	<p>۱۰۰ جملہ اولاد میں ان پر تھا سو پیا ر اونکا میرا محبوب کیوں ہو جو ہو دلدار اونکا</p>

<p>دوسری دو جو محبت بھی کروں تم یہیں ان کی اولاد دوسری اس پر ہو گی تو براں دوسری چھ وقت سے کیا تھا تو یہیں وہی سزا ہوگی کہ جہاں ادا قدرت سے ہوں</p>	<p>ایک سے ایک زیادہ حضرت ان میں مومن و مومن بری ان میں جمع تعمیر و اکبر و جمہور انتہا یہ ہے کہ میں سیدھا تمہیں لائیں</p>
<p>سلم اول ہوں فرزند نبی پر صدقے پھر تمام دن کے پسر اور برادر صدقے</p>	<p>حق یہ قربان ہوں امید برائی اول کی واہ کیا نیک کمائی تھی کمائی اول کی</p>
<p>میں تو اٹھا رہی تو سب میں بہتر ان میں بھی پیچھے ہے ادا و محبت تو کیا نصرت ایساں میں تو اس زینت سبقت کر کے مرنے میں بھی یہی ہے</p>	<p>جب بقیوں نے کیا گلشن نوزوں کا عازم خند ہونے باغی کیا بند زود وقت عالم ایجا و چار و زہا و شیر دل فاطمہ بنت اسد کی اولاد</p>
<p>پھیلے دنیا میں اگر انکی وف کی خوشبو گرد ہو جائے ابھی مشک خطا کی خوشبو</p>	<p>یادگار اول سے وفاداری و تہذیب رہی مرنے مرتے بھی تو قائم وہی ترتیب رہی</p>
<p>فاطمہ بنت اسد میں اسد اللہ کی جگہ ان کہتے تھے اللہ رسول و پیمان انہیں عداوت کے فرزند ہیں سب فریب مر کے اسلام کو وہی جان بوجہ بچاں</p>	<p>مگر میں تیرے دو جو ہے برسے تو بچیں پہلا اولاد انہیں کی ہوئی میرا میں سب جمع ہوئی پھر تندرختہ از جلیل سب سے آخر میں ہیں اولاد علی خرمین</p>
<p>ذکر خیر اوسکے زمانے میں ہوئے جاتے ہیں یوں سب اٹھا رہی فاطمہ کہلاتے ہیں</p>	<p>قتل شہید موعے حال جہاں غیر ہوا خاتمہ پنجتن پاک کا بانگ بھیر ہوا</p>

<p>میں یہ اٹھا مارا وقت طہار اور غسل ہی ایمان کی پانچوں دوسروں کی جیسا تصویر نظر میں کیا سب کی جو توجہ میں منصف ان میں سے ہیں اور انھیں</p>	<p>۱۰۰ اس ہاشم کے تہجد و نفل کے ارتداد پہلے جو اہل سنت و زیدی قدر میں غیرت و عزت پر یہ تہجد کے اہل تہجدوں ابو عبد اللہ عبداللہ کے تہجد کے تہجد کے تہجد کے</p>
<p>بس انہیں شیروں کی جرات کا پیا کرتوں حق شناسوں کی شہادت کا بیان کرتا ہوں</p>	<p>سلسلہ ان سے عبادت کا رہے کا قائم ایسے بندے نہ ہم ہونگے کبھی ناقلم</p>
<p>۱۰۰ تو میں ہوں اول جو شہداء سر شاہ پس نہایت شہداء وہ عہد اللہ جو جہنم کے ہیں یا ان کی جہنم بہت کم کہ وہ اسلام کی ایک پشت بنا</p>	<p>۱۰۰ ہم نے ان کی طبیعت میں جو اہل بیت میں کہتے ہیں کہ وقت کے جو اہل بیت حال رخصت کے اہل بیت کے اہل بیت جنگ کو پہنچے ہیں جہاں سے یہ اہل بیت</p>
<p>جن سے کونے میں بہت کونیوں کی بیعت جن کی بیعت ہے حسین ابن علی کی بیعت</p>	<p>لازمی امر یہ ہے والدہ سے رخصت ہو ماں کے چومے جو قدم پاؤں تلے جنت ہو</p>
<p>۱۰۰ آن عرا میں ہی قس اچھے ہیں بہت کو نہیں یہ ان میں یہ شہداء موت حق ان طلب کار شہداء ہیں قوان معلوم سے شہداء ہے یہ جگ</p>	<p>۱۰۰ حق و حقیقت و حقیقت ہے انہیں میں جہنم کے جو جہنم کے اہل بیت بہت کم کہ وہ جہنم کے اہل بیت دوسری دعا زینب و کونہ سے جہنم کے اہل بیت</p>
<p>سارے عالم سے یہ اٹھا رہی جہنم ہیں اون میں جب غور سے دیکھا تو ہوں میں</p>	<p>اشک لکھوں سے گوت بہت گئی چادر سے دل بیتاب جو تر پا تو ملی دل سہر سے</p>

<p>۱۰۰ رو کے فریاد خدا حافظ انا صاحب یہ سب پیار سے مرے ہوتے کہ میں نہیں امید کہ اب تم سے ملوں پھر بیٹا میرے باپ سے یہ کہنا مرے صاحب بیٹا</p>	<p>۱۰۰ بہت حسرت دل حضرت میں ہی تمہارا میری اولاد ہو فرزند بی پر تو ریاں ہم ہم بھائیوں کو بھی ہی دیکھ کر ملو گی سب ہوں ترستے تھے نہ ہی</p>
<p>۱۰۱ آپ کے بعد ہم پہلے گئے امت نے جسکی کچھ حد نہیں صدے وہ دے امت نے</p>	<p>۱۰۱ سر برہنہ میں پیروں آگ پیٹ بیچ جائے حضرت زینب و کلثوم کی چادر منج جائے</p>
<p>۱۰۲ میں دن گذرے میں سدا رات کی بھینچ کہ بیوی کسی لفظ نہیں ملتا آرام انتظار گئے اب دیکھو کیا ہو انجام دیکھو کن سزا ہے یا میں نے شکر امام</p>	<p>۱۰۲ اور کچھ کہے کہ تمہیں دشمنوں نے اٹھا اسی روتی ہوئی بوڑھی زینب زاراں زوجہ بھروسے بالوں میں پریشانی دل گھنٹی پوچھ کر اس شکل سے کوئی نہ رہا ہے</p>
<p>۱۰۳ ہے یہ نیزنگی گردوں بھی الگ دنیا سے آپ تو ساقی کو شرم سے بھائی سپا سے</p>	<p>۱۰۳ پوچھا نادان نے بتلا دو کہاں جاتے ہو خود بھی روتے ہو مری ماں کبھی رواتے ہو</p>
<p>۱۰۴ آپ کے قیدی ہوئے کی ہوئی عین راہ دین بھول گئے ظلم و ستم کے باقی تھیں ہیں بیروزوں کے یہ سدا رات کی بھینچ اب شہر تیرا ہے میں بجائے باقی</p>	<p>۱۰۴ کہا غازی سے کہ باپ کی زیارت کی جا بولی نادان تو پھر مجھے جھپٹے گئے کہہ کہا وہ کہے ہوئے ہیں راہ گزاروں بیخود ایک دیر لکھی وہ ہی لی کر کہی تھیں</p>
<p>۱۰۵ دیکھئے آپ رواں بن سب مہانوں پر ظلم کا فریبھی نہ کرتے یہ سلسلہ انوں پر</p>	<p>۱۰۵ بولی اچھا تو خبر جاتے ہی بھیس لینا باپ سے کہتے ہیں بھی وہیں بلوا لینا</p>

<p>دل اور بندہ ایسا ہی کی بوجھ سے بہت یاد اسے ہوا حال دلا اور تیر سب سے اچھوں کے پیر نے ان کی ایسی وہ خوب وطن اور وہ ان کی تیر</p>	<p>سب ہر روز ان سے بھی زھنت داتا بھگت کے سر اور اچھوں کے پیر کی جہاں کے پیر دور کرتا ہوا خضروا باد پیر پیر پیر پیر پیر پیر</p>
<p>لاشہ اعدائے درکوفہ پہ لٹکایا ہے کیا خبر ہو پ ہے اوس نقش پیا سایا ہے</p>	<p>دور تک کھیل گئی جامہ و قن کی خوشبو گرد سے گرد ہوئی مشک ختن کی خوشبو</p>
<p>شہنشاہ پرتغ میں دل پر چونا کو کو میں ماں کی ہنسی کو دیا پیر پیر ماں کے پاؤں پر کسے پیر پیر پھوسے دو بھائی تھے ان کے پیر پیر</p>	<p>نہ افران عد میں کہ علم آرا کے کوئی کہتا تھا نہیں سید آرا کے بعض کا قول یہ تھا جو خطب آرا کے شہر آراوں کو تھا جیسا کہ آرا کے</p>
<p>ماں نے بیٹے کی بلایں لیں دعائیں دیکر نکلانیمہ سے جبری خلد کا مزہ لیکر</p>	<p>روح میں بھی رعب علی ابن ابیطالب ہو روح تخلیل ہوئی جاتی ہے درغالب ہو</p>
<p>بچھ بچھائی کو درخیزہ پیر پیر اشک سے تو کلمہ ہو کلمہ جو پیر پیر بچھ بچھ پیر پیر سے رعب کے پیر پیر فرق آرا کے نہ رعبیت میں کی آرا</p>	<p>کوئی کہتا تھا کہ شہر کا ہے زراعت ایک کا قول تھا کہ ہے زراعت کوئی کہتا ہے جگر فاعل صفین حال کہتا ہے جو نہیں ہے نہ پیر پیر</p>
<p>جنتہ العرق میں اس راہ کا ہر غام ہے ہم ہر اول کے پیر میں سبقت لازم ہے</p>	<p>دیکھو پیر بھی کلانی بھی ید اللہ کی ہے شان عباس کی شولت اسد اللہ کی ہے</p>

<p>۱۳۱ تہاں اور نظر خوش کے اتنا کر کے بھاگے دور سے ہر طرف میں خیر و امان کو فیوں کو پیر سے تے ہوئے خیر آئے ملک الموت وہ جاؤں کے جلا کا آئے</p>	<p>۱۳۰ کوئی اتنا ہے کہ ہو تو آئے ان کا زیاد موت کے نہیں ہیں جوں جوں کہ ہر بیجا کہ یہ نہیں ہوا ہے کہ زمین ظلم کو لیا اسی ہاتھ سے لڑائی میں خدا ہے یہ</p>
<p>۱۳۲ نہ تو قاسم ہے نہ عباس نہ یہ اکبر ہے جسکے قاتل ہو تم اوس شیر کا یہ دلبر ہے</p>	<p>۱۲۹ جسکے ڈر سے ورق اولٹا ہو اجنگاہ کا ہے شیر مسلم کا نو اس اسد اللہ کا ہے</p>
<p>۱۳۳ وہ بھی ہے خوب اور تنگ زنی کی تمن قدر کی اور اور بیعت کی تمن تو کہ کہ بیعت حق دل شکنی کی تمن یہ سزا ہی تھی غریب وطنی کی تمن</p>	<p>۱۲۸ ان کا یہ رنگ تہا جو سیف باں کے کھلی یہ بہر پہننے لگا دار شمشیر کھلی جسکے واقف ہو تم کے کو فوج و قہر ہے نسب در حسب شمس انبیا جلی</p>
<p>۱۳۴ کو فینو سوچو تو یہ ظلم بھلا لازم تھسا فاسقو۔ فاجرو! کافر وہا نہیں مسلم تھسا</p>	<p>۱۲۷ جدا مجد ہیں عقیل اور پدر مسلم ہیں اونکے قاتل جو ہیں مردود وہ سب ظالم ہیں</p>
<p>۱۳۵ باب کا ایک قصہ میں آن یہ ہر آج میں ابن اشرف کہیں چھپتے ہیں کہ میں دل بہر کہتے ہیں تو ہی نثر آئی ہے میں فخر گھر سے لگا آئیں گھاٹ جو گھر سے ہیں میں</p>	<p>۱۲۶ ہر سنا نا اہل شہنشاہ توح کے کالی اسد اللہ وید اللہ شجاع ازلی میخوڑا زولی سیٹ کر کر و جلی یہ تہناب وکی علی توست تھو ہوا جلی</p>
<p>ہوش اور تے ہیں نشانوں کے پھر رونکی طرح دل اوچھلتے ہیں تنگے فونکے لہرونگی طرح</p>	<p>خیر و خندق و بدر واحد و صفیں میں جب چلی سیف صفایا تھا صف بید میں</p>

<p>شوق ہیند وہ جبکی ہے لایفہ میں ہوتی ہو خوش سے دوسری بکریہ دن یزنی ہو لقا ہر علی ایما شجاعت ہو قل کفے اور کفے اللہ کی آیت ہو</p>	<p>شوق شوق سے پہلے تو بیت کی پھر اس کو سلم و قہر اسلام سے سزا ہو بنو عقبہ کا شجاعت ہو بجا کو تو کے زنا سے رشتہ ہو</p>
<p>یہ کفایت کی صفت رب ولاحسان میں رہی اور بند و میں علی سابق الایمان میں رہی</p>	<p>کعبتہ اللہ امام ازلی سے بھی پھرے ساتھ مسلم کے حسین ابن علی بھی پھرے</p>
<p>شوق بد علی میں علی کے پیر و علان نشان باب کو ان تلخ بیہوشا اوزان زمان اشت مہنی سے ہوئی منزلت غافل ابی گم حق میں پیر کے رہا اوزان</p>	<p>شوق ایسے بندے تلخ میں اللہ نواں بڑا لکھوے مال چھینا کہ ہو تو بزرگوار سخن کذب زباں سے نہیں کہتے زباں ماموں صاحب کے لکھتے تھے زباں</p>
<p>اون کا محبوب ہے مطلوب بنی طالب ہے قلمہ حفظ خدرا شعب ابی طالب ہے</p>	<p>جاہ راحت کی نہ صبر نہ کوئی مافات کا شوق اون سب سے مجھے آج ملاقات کا</p>
<p>شوق مختصر کر سب اجہ اور فی الدرجات ہے ثابت قدم ایمان لائق وقت و قیام دائرہ والد ماجد کا تو ہے حل کی بات ہر بات و طاقت کی مدد و وسع و حیرت</p>	<p>شوق بھوک کا غم نہ رہا جو میں کی یاد باقی ہر دین سب کہ ریزوں خدرا کما باقی دل میں ہے شوق جو دردہ مولانا باقی پانہ گزرنے کی زیارت کی مست باقی</p>
<p>سب صفات حسنہ دیکھ لئی میں تم نے کافروں سے ہوں جو کام گئے ہیں تم نے</p>	<p>شوق مر نیکا ہے ارمان جو انی کیس جان سے دہوے ہوئے ہات ہونانی کیس</p>

<p>۱۰ و اما حرکت قاطع یعنی دائیں لٹکا کر کے جسم کو گھومنا اور پھر اسی جگہ پر ساختہ کمر کے تکی میاں سے باہر</p>	<p>۱۰ کونے میں رکھی ہے جسم کی وہی حرکت وہی دل پایا ہے خواہیں کسی یہ ادا نہیں دل یہ قبضہ کیا ہے تنہا کی</p>
<p>۱۱ ہوش اعدا کے اوڑھے پر تو روح تحلیل ہوئی جاتی تھی جسم پر گہا و نہیں روح مگر</p>	<p>۱۱ دار کی بار نہیں آئی کہ جسم پر گہا و نہیں روح مگر</p>
<p>۱۲ انفر فریہ کو آیا فطر سکھم بچوں کا دیا بیٹے بوق و شہنا و جلاہل کا دہبہ و دھسے پہاڑے</p>	<p>۱۲ وہی برات ہے وہی تاب و ہاں میں کیا وہی تہ صفا ہاں میں تہ صفا تو جیوں پیر تہ صفا تو جیوں</p>
<p>۱۳ کو فیو! ادا کیلو آثار کو س رحلت ہے یہی جہ وفا و جہ طبل و فنا</p>	<p>۱۳ یہ بھی ظاہر ہے اسی روز وہ علی کے تھے بھتیجے</p>
<p>۱۴ اے او از دہلی کے تو مگر میں میں کہتے تو تو کہتے تو کہتے تو کہتے تو کہتے تو کہتے تو کہتے</p>	<p>۱۴ لہوہ شہر تھی فون کے وہ کہتے تو کہتے تو کہتے وہ کہتے تو کہتے تو کہتے</p>
<p>۱۵ زخم کھائے نہیں لیکن تیر ترکش سے نکلتے ہیں</p>	<p>۱۵ ٹاپ رہوار کی جب عقل چکرائی کہ افساد</p>

<p>فصل تو چاہتا کہ سرسرد ہو کر تیری عقل کو توڑا بھول کے حضرت سلیم کا حال لاش کیوں میں گریں یہی وہی بویاں منہ بھی ہے تو ابھی ہے رب تھوڑا</p>	<p>فصل وہ سب شیخ جو رہی تھی بدست زبیر بہا کی کھوت سے تو چھوڑ کر سینہ زبیر کو فی ارمان دل شوم نکلے زبیر سر اور کھانا تو کہاں باج بھی ملے زبیر</p>
<p>میں دن گذرے تو پھر رنگ جہان لں بدلا باپ کا اوسٹ لیا بیٹے کے ہاتوں بدلا</p>	<p>و انہی وقت سے پہلے نہ کبھی موت آئی تیغ سرکاٹ کے بالیں سے طعنت آئی</p>
<p>موت کی غیب تھی باز ارفاق میں کسی کو تو اوجا تو بھی توبہ عدم کی تھی شہ کے سب سے کیا تہذیب و تمدن کی تھی بہت بہت نے دکھائی تھی تھی</p>	<p>دیکھ کر خون بہنے لگی وہ جیب کی کوئی تھی ہر شے تیغ یہ کہتے تھے شوخ و خوش تھی ہم نہیں ڈرتے کیا کہتے تھے باہم کھینچ تھی اب ذرا سستے آجاکتے تھے ہوش تھی</p>
<p>کیوں تنزل ہنویہ سب ہیں ولی کے دشمن قابل دوزخ اسفل ہیں علی کے دشمن</p>	<p>تیرے فیضان کا چرچا سحر و شام رہے جام پر جام پلا دور چلے نام رہے</p>
<p>میں ہوں شہ زاریاں میں تو سرشار ہوں ہوش میں حوش کے غم خانا چھوڑا ہوں رش کو کھینچ میں گرنے کے مستعد ہوں عالم تو زاریاں جانت کرہ نا ہوں</p>	<p>پیدا اسے ساقی مر سنا یہ ایمان تو ہے بیوں نہ ہو ساقی کو تو رکھو اور جہاں تو ہے تہمتا کھوں کے لئے رکھو تہمتا لڑا ہے وارفت و منتعم و حرم خون شہیداں تو ہے</p>
<p>زوپہ آنا کھٹا گردم باز کا دم پھول گیا ہو گیا نشہ ہرن چو کر ڈھی تک بھول گیا</p>	<p>صاحب الامر بھی ہے حکم خدا ہی تو ہے ہم مراضیوں کا یہ سما بھی دو بھی تو ہے</p>

<p>۱۰۰ جان ہوتوں پہ ہے اب سب غور شہزاد روح مسرور ہو وہ نہ تیریت دیدار پلا منکروں کو یہ ہے تاب نر زہنا پلا ادان کو اب دم شیر شہزاد پلا</p>	<p>۱۰۱ نا بیخ جو کتب گریہ ہے تزان کو ادس کے احکام کی بھی پائی تیریت ان کے نزدیک ہیستیں تیریت تویم ہستیں کو ان سے مستحق تویم</p>
<p>۱۰۲ مے الگ چاہئے بدستوں کا میخانہ الگ خم جدا ادن کے رہیں ساغر و پیمانہ الگ</p>	<p>۱۰۳ برہ کے سانس سے قرآن کو جانیں کیونکر عقل مانع ہو تو ایمان کو مابیں کیونکر</p>
<p>۱۰۴ اللہ ساقی لکھم کہ ہے کام تمام کے تو ہیں مسلمان زمین کا تمام تارک شرف گونا گونہ زمین کا تمام منہیں جو ہم اس اعزاز کا ہو کیا اچھا</p>	<p>۱۰۵ خادم قوم تھے علی آج سے نہیں خندا ہا میں پھرتا ہے گورہ آئیں نہیں برہ کے اسے ہیں ہی رشتہ میں کلیم ادان پہ سنتے ہیں تو میں مستحق اب تمام</p>
<p>۱۰۶ کفر کے سانچے میں اسلام کو یہ دھاتوں میں ہارے ہنس ہنس کے سب احکام اُخذ مالتے ہیں</p>	<p>۱۰۷ تیری غنیمت کے بھی رجعت کے بھی سب تکلیفیں کیا قیامت ہے قیامت کے بھی سب منکلیفیں</p>
<p>۱۰۸ اگر جو سے شرف بہت زیادہ ہو نہیں شہزاد کا دے اب چھانی چھانی نہیں شہزاد پانچواں ہے میں شرف میں دین ہے دین کی نظروں کا کچھ نہیں</p>	<p>۱۰۹ ان سے بھی بڑا کہ پورا علی میں اکثر سہل بوجھے بدل تو ہے سالی اکثر رات سے کرتے ہیں تفسیر بیان تفر ہستے ہیں شرف کے احکام اور کفر</p>
<p>۱۱۰ جب ہونی فکر معیشت تو چلے مسجد میں اکفر اسلام سے ملتا ہے گلے مسجد میں</p>	<p>۱۱۱ کیا کریں دل ہی نوارح کا جو حامی ہو جائے توزیہ دیکھیں تو اولاد حسد ہی ہو جائے</p>

<p>۲۹ پہلے اس ہمدردی کہتے ہیں یہ تیر تیر جس زمانہ میں زیادہ ہوا سداوتوں کوئی انہوں نے فوجت میں ہر کوئی فاقوں اور کئی سنت پہلے ہی ہر کوئی فاقوں میں تیر تیر</p>	<p>۲۹ سہیلیا تو تو ہو گیا تھے وہ وقت غم اسی تھی راہ میں مشام کی سنا جی جہم کیسے گلین دہ منتر شقے الام عالم بچہ ملیں سو سے ملن کہتے تھے لہذا غم</p>
<p>۳۰ اہل حق کی کوئی کب آہ وہ کاستنا ہے اونکی تو ستنا ہے یا تیرا خدا ستنا ہے</p>	<p>۳۰ کو فیوں سے نہ ہی اس وفاداری ملی چاہ ایماں کی نہیں چال تھی مکاری کی</p>
<p>۳۱ صحت کہتے ہیں کہ سون بہت زیادہ تیر تیر تھیں زور پیو تیر میں تیرا اس کا تصور ہے خطا ہی تو اسے پہنچا لیا اللہ سہور لطف اچھا ہے تو سا تھا اسے ہر تیر تیر</p>	<p>۳۱ اس زلزلے کے ساتھ کہ تیر تیر تیر تیر کھلے سون کی آہ تیر کو دیکھ لیں گے کو فیوں کو جو سزا دینے جڑا ہیں گے ستے کے گھاٹ انہیں خون تیر تیر تیر</p>
<p>۳۲ فصل شیر کے فوے کے نااہلوں نے یہ دہی کہتے ہیں جو لکیر یا ہے پہلوں نے</p>	<p>۳۲ سرتیر وہوں کے شہید رہ مولا ہو گے رنگ لایگا ہو خون تیر تیر ہو کر</p>
<p>۳۳ تو روز نکال کھوں میں تیر تیر تیر تیر بات نکال کئی تیر میں ستا کوئی کی تیر تیر دلگائے ہوئے دل سے ہیں ہی بلا تیر تیر تیری آواز ہو گئے میں مدد سے ہیں تیر تیر</p>	<p>۳۳ ساق اب شیخ عالم نہیں تیر تیر کوئی تیر دست تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر بیچ میں تیر سے تیر تیر تیر تیر تیر تیر کھات کر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>۳۴ پول اسلام کا آفاق میں بالا ہو جائے شیخ فانوس میں روشن ہو اوجالا ہو جائے</p>	<p>۳۴ حملہ شیر سے ہی چھوڑ کے بزدل بھاگے زخم کھا کھا کے تڑپتے ہوئے بس بھاگے</p>

<p>۱۰ کوشش ہوگی تو تیرا کوئی کی کوشش ہوگی کوئی کی کوشش ہوگی کوئی کی کوشش ہوگی کوئی کی</p>	<p>۱۰ کوشش ہوگی کوئی کی کوشش ہوگی کوئی کی کوشش ہوگی کوئی کی کوشش ہوگی کوئی کی</p>
<p>۱۱ فوج اہلی تھی کہ پہلے تو تمہیں بھاگے ہو اس تلام میں بھی تمہیں ہیں تم آگے ہو</p>	<p>۱۱ ہوسکے بدنام بشر اوج کہیں پاتا ہے یہ گیا وقت ہے پھر ہات نہیں آتا ہے</p>
<p>۱۲ سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا</p>	<p>۱۲ سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا</p>
<p>۱۳ خاک آگاہ نہیں جنگ کی افتادوں سے دالے قسمت کہ پڑا کام زنا زادوں سے</p>	<p>۱۳ جسم کے ساتھ کشاکش میں وہ جانیں و گئی دل کے مانند لڑتی تھیں سنائیں و گئی</p>
<p>۱۴ سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا</p>	<p>۱۴ سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا سب سے پہلے بیان سونے والا</p>
<p>۱۵ بول اٹھا کوئی کہ ہم دل کو سنہا لیں کیونکہ آہر دوونے تو غصہ نکالیں کیونکہ</p>	<p>۱۵ پھر فی اس شہر کے ہر کام میں ہر بات میں تھی ڈاب میں تیغ جو پہنچی تو سناں ہات میں تھی</p>

<p>سورج اور وہ کہو یا زور کہو کہو یا زور خاک زلفت پر اگر کہو یہ زور نہیں روزگار خوش سے سب مہلاں کو لارہ</p>	<p>سورج وہ کہو کہہ سیتے ہیں باہر تو یہ چو کہو کہو کے دیوان دل شوم کی بجائی شمع تری کچھ آتی کچھ سب ہی کی خطا خطا نہ تھی کچھ سب ہی کی</p>
<p>کو نند کر برقی نے دوزخ کا دکھا پارستہ نکلی گھبرا کے جو ہیں روح نے پایا راستہ</p>	<p>ان خطوں کے یہ خیال آیا دل صوفی میں لغتہ اللہ ہے مرقوم خط کوفی میں</p>
<p>سورج ہر وہ ہے جس کو سب سناں کو سہا داغی پتہ ہر کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو جے ناختم کہو کہو کہو کہو کہو</p>	<p>سورج بیتا بربر پر آتی کی زینت زین کچھ چو کہو کہو کہو کہو کہو کہو شہزادوں نہرا کہو کہو کہو کہو</p>
<p>چڑھ گیا دہر ذرا چھو گئی جسکے تن سے پھونچی جب آنکھ میں تورا کے گراتوں سے</p>	<p>تنگ ہے قافیہ ہر شہری و صحرائی کا شاعری نام نہیں قافیہ پسیانی کا</p>
<p>سورج تھے موم دیو اور اجلی کو اور کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو</p>	<p>سورج کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو</p>
<p>سات پردوں میں جو تھانو لبروہ بھی کسٹ خیرت طینت کا جو دل میں تھا اثر وہ بھی</p>	<p>زرور دوتا کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو مختلف رنگ میں آتی تھی نظر مرگ کی شکل</p>

<p>تاپ علی کی بڑا لاکھ پیر شہر کے پیر دن کو عالی کیا بھلا گئے کم و خصم پیر کس سے ہم پوچھیں مفضل بن کر کتے بجزوں ہرے کتے لاشوں میں</p>	<p>پیکل لاش کو خیر میں ادا تھا کہ مولا بھلائے گا یا غلطی ہم بہن پورک تو بہت آپ کو بھی چاہئے لے الی اعلا و ختم تیرا کر اور تیرا یہ کھس</p>
<p>اک احمد چوستے تھے وہ روئے کتے دل جگر شیر نے برچھے میں پروئے کتے</p>	<p>اپنے فرزند کے لاشے سے گلے لٹی ہے آسمان کا نپتا ہے اور زمیں لٹی ہے</p>
<p>اس قدر تھی سب ارباب متاقل خیر تین جلی کے کر آئے فوج شہر اون میں اٹھا لوتے تھوڑے لے الی اعلا پھر گھوڑوں کے باد میں وہ مشہور کام</p>	<p>جگسوں میں تیریاں کرتے ہیں آکر خانہ جو ہر صہ سب کا اور زینت تاشی حضرت زہرا میں ہا جان مومن ہر شہم انصاف سے فرمایاں غلامان</p>
<p>سیکڑوں حر پر بسید ادا چلے زخمی پر سر جو تو را یاد صرا پانٹھ کو پشانی پر</p>	<p>کہ رویشہ کی مصیبت ہے سوا یا کم ہے کس قدر صدمہ جانسوز ہے کیسا غم ہے</p>
<p>تاک کر تیری شخصی نے مارا ایسا جس سے وہ بات بھی اٹھا بھی چھیڑا ایسا پاس مگر ابن معین اٹھا عامر صعدہ و اسید مالک کجا بڑھو</p>	<p>راہ میں تیریں کہ سنی ادا ہے باغہ خیر قتل کرنے میں ہوئے ظلم و ستم پتھر لاش لگیوں میں پھیری شام کو بھی کیا مالک پر پانچ جوانی تو چھپے قریب کجا</p>
<p>دار پر وار کیا پھر تو ہراک فاجر نے آخر الامر شہید ان کو کیا عامر نے</p>	<p>رات بہر مقام کے ہاتھوں سے جگر روتی تھی شمع جلتی تھی اود ہر آپ اود ہر روتی تھی</p>

<p>۱۱۱ اے عزیزت پر تیرے ہمتیوں کی تیرے عجب سے ہو گئی ہوں نہ بجز اس تیرے عجب اللہ سے فرزند بچاؤ ہر سے حضرت کا ہے سہا قوی ہر اس</p>	<p>۱۱۱ اے تیرے وار ان نام عالم اور دوست پہ بچھو کہ ہو سہ عالم اپنی شہزادی کی خدمت میں دوں یہ توڑ لے کے بہت عاقل خزان</p>
<p>۱۱۲ یہ جلا پائے رنڈا پاپیہ بڑھا پاسیرا سب گزر جائے گا زندہ رہے آقا میرا</p>	<p>۱۱۲ آپ نے لاشہ دلیر جو سنبھالا ہوگا دل جگر سننے میں کیساتھ وبالا ہوگا</p>
<p>۱۱۳ اے دل کہتے ہیں فرزند اور اس ملا سب سے تیرے ہی سے تیرا ہم ہو گیا اس کو لے کر کسی شخص کی اہلیت دل لاتی ہے ریت کے قتل اور</p>	<p>۱۱۳ بھو بھومنا اور بڑی بات شکر ہو جو تو یہ بھی نہیں کہ سے تیرے آپ کے جھنڈا رکھی کا بہا کیا ہو ہتھیار رخ تو بھولتے فکر چھپا پورا</p>
<p>۱۱۴ موتی برسائی میں لاش پہ چشم تر سے اونٹنے والا ہے برادر کا بھی سایا سے</p>	<p>۱۱۴ نہ فرشتے نہ اندر پیرا نہ اوجالا ہوتا اس طرح عالم بالا تہ وبالا ہوتا</p>
<p>۱۱۵ دل صدمہ شام سے فرزند اور تیر لے آؤ اور خزاں اور نہیں کے تیر میرا آقا ہیں غیور اور تو صدمہ تیر چھوٹا ہے غنیمت میں بھی کر تیر</p>	<p>۱۱۵ او بی بھوکے زندہ سے ہوا لہ تیر اس کا انوس تو فرما لے ہے تیر آپ کو صبر کا خزانے دیا بھو تیر اے بھولے بھی شہید کہے تیر میں</p>
<p>۱۱۶ وہ کیکر عرق بچوں لاش کو رہ جاتی میں بیٹی پہ لو میں جو روتی ہے تو سبھائی تیرا</p>	<p>۱۱۶ آسماں روئے زمیں روتی زمانا تو یا ذبح پیاسا جو تو اسسا ہوا نانا تو یا</p>

<p>بوتھ میں آگے دوں یا بھیج کر پتھوں سے ملی ہویں توں کی ہر ماری سب پہاڑوں پہ پہاڑوں کی ہر ماری کہہ پریشان ہو سراسر اور اسی اخصت کی</p>	<p>بے خوفی اس شہر کو شہر وادام پہاڑ چھائی کی طرح و شہر بہاڑا پہاڑ چھینت تھی کہیں توں بہاڑا دوڑیں لاش کو توڑا لے شہر کوں</p>
<p>دل سوزان جنم سے شرارے نکلے سرخ سورج ہو جب دن کو ستارے نکلے</p>	<p>سجدے میں دوش بگی پر جسے معراج ملی اوسکے آغوش میں معراج اسے آج ملی</p>
<p>انہوں نے کہا کہ اگر جنت بھر خوار ہو کر تو میں جنت ہی اسواں اور میں کے بھی نہیں رہے ہیں جو شہیدوں کیسے انہوں</p>	<p>بجلا سے ہوئے پہلا گے وہ حضور بجائی تھے حضرت مسلم کہ لکھتے تھے پہاڑ سے پہاڑے تھے میں نے بحر کوں رہتوں تھی نہاں ہاں</p>
<p>تغزیہ دار بھی کم نہیں ہو نوالے ہم غلام آپ کے پیاروں کے ہیں نوالے</p>	<p>حسن معنی میں عیاں ابر میں کجلی جیسے لفظ شفاں چکلتے ہوئے مونی جیسے</p>
<p>اگر جس کا شکر نہیں سے ہو تو نہیں آپ کے سوا کوئی ہے سب اس معراج اب صاحب کی بھی تفسیر کہہ لاجا پہاڑ چھینت پرتوں شہادت پوراں</p>	<p>اپنے دل کے نہ تھے ان کی تہ رہتا ہر ایک سہاڑ کوں تہاڑ یہ تھی تہاڑ حضور تہاڑ پہاڑ کے ایسے کیا یہ تہاڑ</p>
<p>چھوٹے بھائی نے بھی میدان کی اجازت پائی مقلان اعدا کے پھر آپ شہادت پائی</p>	<p>برق کی شکل تڑپتا ہوا پر تو چمکا مہر شہید جو نکلا تو سر نو چمکا</p>

<p>۱۱۱ حضرت یونسؑ کو مری برق کا بچا دیکھوئے کہ میں ارم کا اچھا بیٹا تھا مگر کسی سزا میں بھی نہ ہوا ہاتھ کاڑا کہ نہ ہوسے جو کھائے</p>	<p>۱۱۱ اور حضرت سلیمؑ کے بیٹے کا نام ایک منہم جو تھا تو ایک بھجن نام دار کو فوٹوں کو قتل ہوئے بلکہ بچا سب سے انہیں علی ان ہوتے ہیں</p>
<p>اپنے ہاتھوں ہوسے فی النار تو حسرت کیسی دم تو میں لے چکی دم لینے کی مہلت کیسی</p>	<p>ایک سے ایک زیادہ تھا وفا داری میں نہ کی ایک نے کی حق کی مدد گاری میں</p>
<p>۱۱۱ جس میں بھجنیہ کی خاطر تھی سزا پندہ قتل کے خون کا قاف کے کواں اخلاص ہوسے خون میں اپنے فضل کا بھائی ان کے میدان میں جو اچھا</p>	<p>۱۱۱ ان دیوان کی یہ ہے جو تہ کی پتلیں دل کے دو تھوس نہ اسے ہوسے تھیں تو تہا ہی تو ہے سب پر ہوا تھیں سب پر تہا ہی تو ہے ہونے جو تھیں</p>
<p>بھائی کی طرح رجز پڑھ کے بڑے قتل میں سترہ فارسوں کو قتل کیا اک پل میں</p>	<p>نام شیر کا لیتے ہوئے دنیا سے گئے پیاسے لڑتے رہے پیاسے لڑے گئے</p>
<p>۱۱۱ جہان کے لوگ اور کسے تو میدان میں روز و رات رہا درخت وہ لہر تھیں دونوں ہنسا تھے دونوں تھے بیوقوف ان کے تھیں کی نہیں روئے تھا تو تھیں</p>	<p>۱۱۱ کہ میں یہ تھا ہوا تو دریا کے دیکھو سونہ پھرا لیتے تھے وہ بیوقوف دن میں کہتے تھے کہ یہاں سے میرا بھام سر شاہ رہا درخت میں یہاں</p>
<p>اک جماعت کو کیا قتل عجب صفدر تھے ایک عبداللہ اکبر تھے اور اک اصغر تھے</p>	<p>نام اسلام کا روشن ہے وہ خورشید میں روح جنت میں ہے خود زندہ ہوا دیر میں</p>

<p>سیدنا سب زمانے کی لڑائیوں میں جو جان حسین تجربہ فرماتے تھے سب میں تیجاں حسین پر تھی جس کو شہادت بھی لڑائیوں</p>	<p>سیدنا سب زمانے کی لڑائیوں میں جو جان حسین تجربہ فرماتے تھے سب میں تیجاں حسین پر تھی جس کو شہادت بھی لڑائیوں</p>
<p>جو ستم نسل حسین ابن علی پر گزرے ایسے صدرے نہ زمانے میں کسی پر گزرے</p>	<p>ال جنیوں میں لگاؤمی تھی دہواں او چھتا تھا دم بخود سکتے میں سادات تھے دم گھنٹا تھا</p>
<p>سیدنا وہ شہیدانِ نرات اور بچے اس میں یاد تھا ہم میں ماٹوں سے دل کہتے تھے پوچھو یاد میں اکی اس اسی جس سے پاک تیرا چند بندوں میں میرا کرتا ہوا گواہ</p>	<p>سیدنا وہ شہیدانِ نرات اور بچے اس میں یاد تھا ہم میں ماٹوں سے دل کہتے تھے پوچھو یاد میں اکی اس اسی جس سے پاک تیرا چند بندوں میں میرا کرتا ہوا گواہ</p>
<p>رہے سرکش تہ جو برسوں وہ فرسٹم کے میں رقیہ کے جگر بند سپر ستم کے</p>	<p>دو سپر قتل ہوئے تھے ستم مظلوم کے ساتھ ہات رسی میں بند ہے زینب و کلم کے ساتھ</p>
<p>سیدنا تو ہمیں واقف ہو جانے سے یہ تیرا جگر بند ہو جانے سے یہ تیرا حق کے بعد میں بگڑتے ہیں تیرا سید میرا اور میں ہوا ایک اور تیرا</p>	<p>سیدنا تو ہمیں واقف ہو جانے سے یہ تیرا جگر بند ہو جانے سے یہ تیرا حق کے بعد میں بگڑتے ہیں تیرا سید میرا اور میں ہوا ایک اور تیرا</p>
<p>اشقنا جیمہ عصمت میں کہے غارت کو دیکھ کر قہر کے آثار بڑھے بدعت کو</p>	<p>طاؤر درو کا ہوتا ہے بسیر اول میں روشنی شام کے لشکر میں اندھیر اول میں</p>

<p>پہلی پہلی ہی مال کے ہوتے وہ درویش غائب کا وقت ہے خدا کا ہے ہی ہیں کہ ہاں ہوتے وہ مگر سرخ حیرت کا وقت ہے باجول</p>	<p>دہم دل میں پیاروں کا تصور تھا دہم ہوتی تیں بہت شہرہ کون کون انہیں کہ لایا ہوں تفاریک کے ہی باہم یہ وہاں</p>
<p>آپ ہی سوچنا اور آپ ہی کرنا ہونا دل کے مانند خیالوں کا پریشاں ہونا</p>	<p>اس تصور میں جو گھبر کے ہر اک جاوید کہا ایک لاشہ در کو فہ پہ لٹکتا دگین</p>
<p>تیسری تیسری جہان سے کہ جس سے مرد بازا دروں میں تھے ہر شاعر جو تیں کہ کھوں پھول کو تیں</p>	<p>دوروں اور لکھے پکارا کہ جہان کی تیسری پہوے یہ پھول کی سہرے بابا کی ہے لاشہ میں تو ان جان میں ہے ہر شہرہ پھول کی</p>
<p>نئے کجا وہ شتروں پر تھی ادھر آل بنی بال کھولے ہوئے تھی برہنہ سر آل بنی</p>	<p>اس پہ قربان کروں مشک ختن کی خوشبو آرہی ہے مرے بابا کے بدن کی خوشبو</p>
<p>چوتھی چوتھی کے سناں پہ لکھے کہ ہر آل جو تیں کہ تیں غم و جزا کے تیسرا جب تو رہے کہ یہ اتنا ہو خیر</p>	<p>ہر آل پر تھی نئی آل تم کو ایذا ہر آل کے تیرے پیر کو بڑے کے ذریعے ہو اچھے سے نہ تو تیرے کو کاراہ میں پھول کی</p>
<p>جھولے سوئی ہیں جہاں بس وہیں سچے ہونگے انہیں پھول میں وہ بن باپ کے بچے ہونگے</p>	<p>زندہ جب تک رہیں ہر آن ہی وہاں رہا دل میں دلداروں کے دیدار کا ارمان رہا</p>

<p>دلی میں ہو پوئی تمہیں بہت سزا ہے وہی آخو کہ ہو خواب کی جیسے لاسٹ کوئے میں تجھ کو میں کہے اسے بس ہو اسے بن نہ یاد ہے</p>	<p>اور اس رکھتے تھے ہر اک زورہ ختم نانہا ہو کہانے سے تھے سزا دہتہ ختم اس طرح تیرا یہی ہے چو پناہ ہو کیا اور اور جو تجھ سے بیابان پناہوں</p>
<p>آل سے بغض جو تھا طہنیت بدایاں میں بھیجا اوس دشمن بزواں نے نہ نہیں مذاہیرا</p>	<p>اوس نے حیرت سے کہا تم ہو پیر مسلم کے میں نہ آگاہ تھا ہو لخت جگر مسلم کے</p>
<p>اور اور اور زنجیر سے یہ یاد ہے اور اسیروں سے جدا تیرا یہ ہے ساخرا جیمیم ایک تو ذوقان پوئیں وقتہ خطا نہ لکھو پوئیں از اور پوئیں</p>	<p>تیرا غم دل پہ لکھتے تھے ہر اسی رو داد تیرا جہاں ہوئے شرب کہو اسم آواز تم نہیں تمہیں اگر تکل کہے با بن زیاد تمہوں ان کے گلے سے تو ہے یہ یاد</p>
<p>تھا جو مکار منافق نہ کہا یہ کہل کے شمع ساں خاتمہ ہو جائے پوئیں گل گل کے</p>	<p>ہر کسی سے نہ بیاں اپنے فضائل کرنا رات میں اے قمر و طے مسنازل کرنا</p>
<p>کسے زنداں میں تو جسے کہو سو پوئیں تاز خوش بھیجوں گے کہ گلہ لایا میں سو آواز خند کیا ہے دہر و فتنہ میں سو آواز قید میں سہہ بجاد کہ سب تھا نہ آواز</p>	<p>سچے یہ قید سے وہ یوسف زنداں لکھے نزن میں جیسے دل ناز سے ادا لکھے فخر و توشیح میں انورہ و حیران لکھے دل و دماغ کی طرح دونوں پریشان لکھے</p>
<p>رات سجدوں میں نمازوں میں بسر پوئی سجدہ شکر میں تابندہ سحر ہوتی کھتی</p>	<p>ہر گئی کوچے میں پھرتے تھے مکدر نئے بیٹھ جاتے تھے کبھی تھک کے نہیں پوئیں</p>

<p>شب تارک تارک تارک تارک تارک تارک اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس</p>	<p>شب تارک تارک تارک تارک تارک تارک اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس اس</p>
<p>کہا دے گھر میں جگہ ہم وطن آواروں کو رات بھر رہنے دے حجرے میں دل نگر نوگو</p>	<p>گھر میں بیٹھے ہوئے برائے سب رمان مگر پسر نواب شہزاد ہیں مہمان مگر</p>
<p>یوں وہ ان یوں تھا کہ اسے گل صحیح گھر یہی تو خوب ہے اور یہ کیا شکر یہ جہاں ہے یہیں تمہیں کہہ دوں قید سے بھاگ کر آئے یہیں تہا کار</p>	<p>یوں وہ ان یوں تھا کہ اسے گل صحیح گھر یہی تو خوب ہے اور یہ کیا شکر یہ جہاں ہے یہیں تمہیں کہہ دوں قید سے بھاگ کر آئے یہیں تہا کار</p>
<p>مومنہ بولی ستمگار ہے سیرا داماد دشمن عترت اطہار ہے سیرا داماد</p>	<p>چھوٹے بہائی نے کہا دل پہ اثر ظاہر ہے غالباً زلیت کی اپنی یہ شبِ آخر ہے</p>
<p>زشت کو از یاد بردارو اور شرفی ناز تمام اور کچھ ناز نہیں رہی ہو کچھ سلام بے آرام کے ایسے نہ ہوئیں آرام</p>	<p>موت کو اسے یاد دلاؤ اور شرفی ناز تمام کیا جہت ہے کہ وہ نہیں رہیں سلام دوسرے کو راست ہے اسے ناز تمام سہمہ یہاں تو نہیں ہے یاد دلاؤ آرام</p>
<p>یوں وہ رات کی رات آج یہاں رہنا ہے صبح دم سوئے وطن قصد سفر اپنا ہے</p>	<p>یہ کہا اور بچھوٹے پہ لپٹ کر سوئے ڈالکر باہر لگے میں وہ خوش شتر سوئے</p>

<p>ابھی سوئے تھے بیخودم کہ آیا وہ شقی عار بخش ہے اتنی تھی غفلت ساری اوس سے بیخود لاتی تو غیبت اور کجی بولا در کھول مری جان پہ دم بونی</p>	<p>بولا در شکر تری با تو ہے تو کجی اد کو دی تو نے اماں میں تہ کو نہیں پہل لانا ہے تجھے ان زیادت نادان مومنہ بولی کہاں میں دور ان کا کھانا</p>
<p>بھاگے زندان سے دو نور نظر مسلم کے کہیں پوشیدہ ہیں کونے میں پسر مسلم کے</p>	<p>کیکے یہ کھول دی زنجیر وہ اندر آیا غیظ میں جان سے بیزار شکر آیا</p>
<p>دعا ہے تو سہرا لیا دووں کس کس زخم زار در سہرا کی وقت بیٹھے رہی ابھی غیبتیں وہ تہ تیغ ہیں کجی بدست ملت ہوں کہم کہم کہم کہم کہم</p>	<p>بہر بار اوس سے کیا کہتے ہی کہنا تو را اوس زمان صراحت کی با تو ہے تو ہوا خود تو تیش میں سویا تھی کا دشمن میں سے خود ازار وہاں شہادت اور کجی</p>
<p>ایک دن جان نکل جائیگی اس حسرت میں مال دنیا نہیں انوس مری قسمت میں</p>	<p>سانن پوں کی جو سوتے میں سنی شاد ہوا کھول کر حجرے کا در مال بیدا ہوا</p>
<p>تو تہ بولی حضرت کی شہادت ہونوں جان ایمان کی ہے تری ال عسل دین کھو کر ہو دنیا کسی انسان کھول تو نماز سے ہیں اوس یہ مومن بولوں</p>	<p>مگر میں غفلت تھی تو اول غم ہے کجی بیچھو کر یہ باتوں سے تو ارا مگر چھوٹے بھائی پہ تھی ایسا ہے قابو ہاتھ مہو پہ پڑا جاگ اچھو وہ مہر د</p>
<p>ایسی دنیا پہ نہ مفلتوں کو فی انسان رہے مال کیا جان بھی جائے مگر ایمان رہے</p>	<p>پوچھا تو کون ہے یہ ہات تو اپنا سر کا لولادہ کون ہو تم میں تو ہوں مالک گھر کا</p>

<p>۱۰۱ کجاں غم سے بچیں غم سب دی پر بس بھائی کو آواز اور کھڑکی جس کا اندر تھرا آخروزی کھڑکی کس بہانے سے میں رو تھیا لڑکی</p>	<p>۱۰۱ اہستہ چاروں کے بیرون بانیوں کو صبح تک دو دن اک اور تار اور کھڑکی صند میں نام کو کھڑکی صبح صبح صبح دم نہ پراس شان سے لایا اہ</p>
<p>۱۰۲ بولا سارث کہ جھے نام و نسب سبلا دو اے کس کس جاسے کہاں جاؤ گے سب تہلا دو</p>	<p>۱۰۲ رسن ظلم سے جھکے ہوئے تھے ہاتھ اون کے مثل سایہ کے غلام اور پسر ساتھ اون کے</p>
<p>۱۰۳ کجاں غم سے کیا دل میں وہاں پوچھا صاف سے خدا اور کھڑکی سنا بیوقوف ہے جو وہ سب بزدل</p>	<p>۱۰۳ جی عیب کو دی پہنچتی تھی تو کہاں بچوں کے سر نہ بیجا کے اتار سوچھا کہ کھڑکی ساتھ دے نہ بیجا ایک تھرا دے نہ زور اور کھڑکی تھرا</p>
<p>۱۰۴ کہاں سارنے سچ کہند و سبھی شاہد ہیں دی اماں جان کی التو جی شاہد ہیں</p>	<p>۱۰۴ کچھ نکال اپنے لئے دست کشی کی صورت جہہ سے ملتی ہے بلال جمنی کی صورت</p>
<p>۱۰۵ پوچھا اشک و ریشاں بردار اور تھرا ہم سب کجاں کہوں بزدل میں میں تھرا تھرا میں ایک برس اور کھڑکی جہاں کے زمانہ تم سے تھرا کھڑکی</p>	<p>۱۰۵ تو نہ جانیں تھرا ہے بردم تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا تھرا</p>
<p>۱۰۶ بولا جلاؤ کہ آفت کے بھجنے میں پھنسنے قید خانے سے چھٹ موت کے پنج میں پھنسنے</p>	<p>۱۰۶ کہے یہ عفو کا طالب وہ خوش اطوار ہوا پھینک کر تیغ کو اس پار سے اوس پار ہوا</p>

<p>۱۰۷ بوالہاشم کہ مری بات نہ تو تے مانی کہہ دیندا سق کی تھی نہ ناز مانی پھر کیر سے بوا گیا وہ میزید مانی تیتہ اڈھا اور پلا موت کا کو پاجانی</p>	<p>۱۰۷ بجز اللہ کی نذر تیں سب تھ گھٹیا ہر اوس سے کیا اس شخص بہت کویا تنگ سے اڈنے کو کہا زنا یا تو کلام ہلے یہاں سول سے تہادت کجا پیر کلام</p>
<p>۱۰۸ یاب کے حکم سے پر سکے وہ ناچار چلا تیخ تو لے ہو کے خاموش وفادار چلا</p>	<p>۱۰۸ لاشیں اوس نہر میں کم ظرف بہا کر آیا ابن مرجانہ کے دربار میں دوسرا لایا</p>
<p>۱۰۹ اب لے کے تھے بیجا اور عقبت بیجا اب بجا ہے چھوٹے نے کیا ہم بیجا تو بجا آتش و دوزخ میں بیجا پیلار سے اوس نے کہا کوں ہو بیجا</p>	<p>۱۰۹ رنجیست تھ تو ترش بہنہ سے کہ نذر کو کہو اب التام کا حال سب تو ہم بیہوش ہا تھیں کسی یہ کیس تھ لاف خود سے کی تو نظر کو سب بیجا</p>
<p>۱۱۰ کیا ارشاد مگر غالب ہر غالب کے ہم نواسے ہیں علی ابن ابی طالب کے</p>	<p>۱۱۰ اوٹھا کرسی سے کبھی بیٹھ گیا تہرا کے تین باری یو ہیں ناری نے کہا گھبرا کے</p>
<p>۱۱۱ سچے ارشاد پھر اگر وہ کیا استغفار وہ بھی تو ارشاد پھر کہہ اوس نہر سے اب تو ارشاد تھ اوتھو تھیں پیرا کے تیار بہت کمندی تو ہوئے بارگرم کو ہار</p>	<p>۱۱۱ تو چھوٹا ارشاد ہے کہ تو نے نہیں پڑھا ہوش کی اوس نے تو سے پوچھا کہ تو نے کیا اس ضعیف نے کیا تھا انہیں پانچ سو سال بوالہ گازی ہے رو اور او کو صحت کیا</p>
<p>۱۱۲ جنتیں کرتے تھے معصوم کبھی روتے تھے گرد سرتیخ جو پھرتی تھی حزیں ہوتے تھے</p>	<p>۱۱۲ ان کی ہر بات کا اشتاق دل مضطرب ہے نہیں کہہ سکتا زباں سے جو اثر دل پہ ہے</p>

<p>فصل ۱۰ سنی ہی ہر سنت اور سب بارہ کے اولیٰ اور بچے کہنے کے یہ سنت دم آخر ہوں جسکا بار میں بچا کے کس نہ بچے تو دشمن اگر محتار ہے خالق کا علم</p>	<p>اعانت بولنا کہ تم یہ غلطیوں میں کیا تھے زندہ اور بچے میں کہ تو جو جا تا تھا انصاف و عجبے انعام میں ہوتا تھا کہہ دیا میں تو میرا پتہ چاہتا تھا</p>
<p>کہ نہ تو اب پیغمبر سے عداوت لے شیخ نفع دیگی تجھے ہم دونوں کی قیمت لے شیخ</p>	<p>بولنا حاکم کہ سنا اور کچھ اونکی باتیں من و عن کہہ تو ذرا اور کچھ اول کی باتیں</p>
<p>فصل ۱۱ پوچھا حاکم سے کہ کیا دیکھتے تھے ہوش کی میں سے کہا تم نے کہا پائے انام جو بیچو گے میں ان احباب ہوگی اوس وقت سرست ہے یہی</p>	<p>فصل ۱۲ پوچھا حاکم سے کہ کچھ ہے یہ تو کہہ دیا میں نے کہ جنت کی ضرورت ہی نہیں تمکو محبوب الہی سے قرابت ہی نہیں</p>
<p>پوچھا حاکم نے کہ کچھ کیا کہا بیچاروں نے کہا در خواست یہ کی مجھے دل انکاروں نے</p>	<p>کہہ دیا میں نے کہ جنت کی ضرورت ہی نہیں تمکو محبوب الہی سے قرابت ہی نہیں</p>
<p>فصل ۱۳ حاکم نے فرمایا کہ زبیر سے پوچھا حاکم سے کہ انام سے کچھ پوچھا حاکم سے کہ انام سے کچھ پوچھا حاکم سے کہ انام سے کچھ</p>	<p>فصل ۱۴ بولنا فرمایا کہ انام سے کچھ پوچھا حاکم سے کہ انام سے کچھ پوچھا حاکم سے کہ انام سے کچھ پوچھا حاکم سے کہ انام سے کچھ</p>
<p>کہہ دیا صاف کہ سر کاٹ کے لیجاؤں گا بار و بار میں اس شکل سے میں پاؤں گا</p>	<p>بولنا مرد و کہا میں نے اماں مشکل ہے رحم پیدا ہوا جس میں وہ میرا دل ہے</p>

<p>بولا ہم یہ بنا آخری فریضہ کیا تھی بولا جو مجھے کہا تیرا تیری مرضی آخری بات یہ ہے مان لے لو کہ میں جو کہ لینے دے جاں جو کہ بھاری تھی</p>	<p>مصلح نکلے یہ حادثہ ظالم کا عجیب حال رشتہ میں ہو کے ہوا ایک بولا گو اور کھل کر سی سے کہا جاننے کے لئے جو ظالم کا حکم جو سے ہی حکم اور حکم</p>
<p>چاہئے یا کہ نہیں طاعت باری آخر ہم بھی آخر میں نمازیں بھی ہماری آخر</p>	<p>ہے کوئی۔ بولا یہ ایک شخص کہ میں حاضر ہوں آپ کے حکم کی تعمیل سے کب قاصر ہوں</p>
<p>متر ہے میں لے کہ ہوں میں جو سوز فتح سے تک تو دل شوق کی آہ ہوسکتا ہے وہ جو قبلہ پر سکھانے والا کہتیں چاہیں پڑیں بھی نہ وہاں کسی انداز</p>	<p>مصلح تو جس کو کہی گھٹ پیجا ہے میں جس نہ رہے پتے اچھے پرچہ ہم کو میں ایسی کہم اور اسی نشان سے یہوں کہ اس کا جو بخش خون وہ تھے پانچ</p>
<p>موت ہے سب کے لئے ایک تو ہی زندہ شمع حکمت کا تری نور فرزند ہے</p>	<p>دو درپچوں کے لہو سے بھی رہی خون اس کا اسی انداز سے پانی میں ہے خون اس کا</p>
<p>سب سے سب کا حکم کا حکم سب سے سب کی بدست سب کی بدست سب سے سب کو سب کو سب کو سب سب سے سب کو سب کو سب کو سب</p>	<p>مصلح جس اس شخص نے عادت کی تو کچھ کہ اس نے سب سے سب سے سب سے سب سے سب کو سب کو سب کو سب سب سے سب کو سب کو سب کو سب</p>
<p>جب دعا ختم ہوئی میں نے کیا کام تمام ملتس ہوں کہ ملے اب زر انعام تمام</p>	<p>بل پہل کھا رہا تھا افعی زہری کی طرح غضب حق میں گھرا حارث فہری کی طرح</p>

<p>تو تو متناہب ہو سہ ترا کہ میں آ رہا ثابت اس دا تو کو اور اس کا مصروف وقت کا حق نہ بہت جلد اتر کر لایا حق نے ہوا لیا تو داد اور غیب فرمایا</p>	<p>قہر حق قاتلِ عترت پید نہ آتا کیونکو عاشقوں کا محنت لہو رنگ نہ لاتا کیونکو</p>	<p>کھسے دور دل حسد سے تو بلا ہوا غافل آوا بقیب سے باز ہوا منتظر آسید اور ان ہول پاک اور صفا عیسا با بن ہو یاب کی طرف ہوا</p>	<p>رباعی</p>	<p>لادت تھی نہیں دیدی کرے کرے حضرت سیدھے بھی گئی کرے کرے سنی کے لئے بیابا ہے تو ہے ثابت مگر ہون تو دشمنوں سے بھی کرے کرے</p>	<p>رباعی</p>
<p>ارام سے نہ سدا کو نہ نصیحت ہو گا بل بل کے تو دا پنا تو نہ پوینا ہو گا بل جابلا گلا دوزخ کا نما کیوں تیں سیزہ وہ سوتے تہاں میں کینا ہو گا</p>	<p>رباعی</p>	<p>جس کا عیبت لای بھی برابر تو ہے کچھ نہ کہے بھی سوا ہو تارے جتنی ہی نہیں منہ سے لاد تو گئی کیا گوشت میں انساں کے زارے</p>	<p>رباعی</p>	<p>دی علم اگر عویذ باطل ہیں فافص وہ نہیں ہیں گھر سے باطل ہیں صنہین کا اجتناب سے عطل ہے حال در نہ کہتا۔ کچھ ہے نہ جال ہیں</p>	<p>رباعی</p>

<p>پیر کی ہمیشگی بال سے ہوتی ہے گر مال ہمیں تو قابل فرستیں تباہ ہوتے لاکھ ہوائی میں مزہ پیری میں گف ہا بھی تو بے لاکھ میں</p>	<p>بہ</p>	<p>کھٹی ہوئی کھول ہو اٹھو اسیسا پھر قہقہہ سب سے بھی تو اسیسا ممنون اڑھو سارے لاکھوں میں تو ثابت مرے تہمتے نہ سارے چھوڑا سہا</p>	<p>بہ</p>	<p>دل تو آگتا ہوں کی گراں باری نے یزید لک رکھی ہے پھر زنگار کی نے پویشیدہ نہیں کسی سیاہ بالوں میں یوسف بنی کہ چھپا یا ہے کیر کار کی نے</p>	<p>تمام شد</p>
<p>ابھی نہیں انجام کسٹم لاری کا انما زہر سیکھ چیرخ زنگاری کا ابھی نہیں باہر بار باروں میں خضاب ہم جھلک نہ پھر لگے سیر کا ہی کا</p>	<p>بہ</p>	<p>پیر کی ہمیشگی لاکھوں معلوم پیکھائی ہوئی دھوپ کا سونا معلوم دیتے ہیں بعبث نزع میں کر بے کیا نئی اجیل کا اس سے گہنا معلوم</p>	<p>بہ</p>	<p>محنت سے لول کیوں بڑھتو تکی ہے برتنے میں یہ محنت کا اثر ہو تکی ہے پتھنا ہے ہوا آفتاب میں مدد تک آخر تیروں وہی نثر ہو تاکہ ہے</p>	<p>تمام شد</p>

۳۸۷

مشرقیہ

مطلع

جاں نثاری کی صفت چہ میں ہوں انسان ہے

۲۷۵

بند

واقعات شب عاشور و روز عاشور

<p>جہاں شادی کی مصیبت جن میں ہو اور ہم دل میں اللہ ہی اللہ ہو ایمان وہ ہو سزا بے توبہ و توبہ کی کا ہو احسان وہ ہو خوش بنانا میں تو ہے جان کون جان کو</p>	<p>۱۰ اپنے محبوب کا احوال میں شیدا مرگ کلاویں میں نہ ہو تو تم نہیں بیسیب لاکے تو بچھا کر تیب قدر ان سب وہ کھرا کہ تیس تو جس وہ ابھاری</p>
<p>۱۱ نہ ضلالت میں پھنسنے بندہ دنیا ہو کر غیر کا دم نہ بھڑے طالب مولا ہو کر</p>	<p>۱۲ زن و فرزند کے لئے کا ذرا دوسیاں ہنو دل میں ایمان ہی ایمان ہو ارمان ہنو</p>
<p>۱۲ جس اور حق نہ کبھی نہ شتر نہ جاہل سے اصل و انصاف کا حسی ارے ارے سچا عزت کی کسی ظالم وہاں کیوں اپنے دل سے جسے جس وقت سے دل سے</p>	<p>۱۳ حقیقت پر کھینچ کر غم زوں ہو نہوں بچا بیوں ہوئی غم سے ہے اور بیوں جن سخن حقیقی ہے ہی میں سخن میں کم عزت کے باتیں ہے اور حق</p>
<p>۱۳ عین آرام و زور درص ہو ہوس کو چھوڑے بہر حق زندگی چند نفس کو چھوڑے</p>	<p>۱۴ کلمہ کفر زباں سے کبھی مطلق نہ کہے سخن حق کہے بھولے سے انا حق نہ کہے</p>
<p>۱۴ دل ایمان کے لئے سب سے بڑا ایمان سیر ہے سیر میں یہ ہے ایمان وہ ہے میں قبیلہ ابراہیم ہے ایمان وہ ہے کہ ہم زرتشتی بھی کہیں ہے ایمان</p>	<p>۱۵ دوسرا کہنا میں سب سے بڑا نفس اور یہ ہے امر ہے میں ہے ایمان حق کی اعلیٰ اور ہے صداقت ہے ایمان سچا ہے اور زور و دولت سے بڑا ہے ایمان</p>
<p>۱۵ رخ شگفتہ رہے گو دل میں سناں غم ہو ہر کجہہ نیلی ہنو کم نور نظر جس دم ہو</p>	<p>۱۶ حق کے اسرار کا حافظ ہو حذیفہ کی طرح جان ایمان کا حافظ ہو حذیفہ کی طرح</p>

<p>۱۵ یہ صفات حسنہ صحیح ہیں میں ان کو سراہا کرتا ہوں وہ ہیں وہ ہیں علیٰ ان میں نہیں جیسا کہ تم کہتے ہو وہ بڑا بلا ہے سنو تو علیٰ کہ زبان ہی یہ بتائے ہیں</p>	<p>۱۵ یہ مجال اس کو ہے تو ہر قسم کے بلاؤں میں ہائیں کہیں کہیں ہر قسم کے تیرے تیرے سہاں واؤ ڈر سہاں دل یہ کہتا ہے جہاں ہے وہاں</p>
<p>۱۶ نہ کسی کو بھی ملے غلق میں اجباب ایسے اقربا ایسے کسی کے تھے نہ اصحاب ایسے</p>	<p>۱۶ سرخرو احمد و حیدر سے دم جنگ ہونے خون میں ڈوبتے ہی آل کے ہرگز ہونے</p>
<p>۱۷ اب نہیں ان خواص کا وفاداروں کا کہہ رہا میں خواجہ بیکر سے ملا دوں گا ساتھ تیرے مج سے تفریق ہوا تو شہسواروں کا وفاداروں کا ہوا</p>	<p>۱۷ دل کے مانند تھی محبوب کی محبت میں ایک تیرا ایک کو حاصل تھی ضیافت میں بھرنا اب جی میں تھا کہ دست دین میں پوش توں ان میں ہوتا ہوا پشیمان</p>
<p>۱۸ سترہ اون میں عزیز اور تھے چھپن اصحاب اقربا شیر تریاں اور تھمتن اصحاب</p>	<p>۱۸ خاک و غول میں کبھی قرآن کو بھرنے نہ یا زندہ جب تک رہے سادات کو مرنے نہ یا</p>
<p>۱۹ اڑا بھیجے تھے دیے ہی دانا اور صحابہ عاشقان کے سلام کے انھار صحابہ اہل محمد کی ہر مہر نے پہنچا صحابہ صحیفہ عترت میں کے مودے کا بھی</p>	<p>۱۹ جب کہ تھی پاک ان کی والا کھونا اور چلا خدا مہر و وف کا سونا مہر کے اس آیا دین میں کھانا کھونا کھانا کھونا کہ سیرت کا سونا</p>
<p>۲۰ فاطمی ہائیں ایک ایک ہے ممنوں انکا اہل احمد کے پسینے پہ گر انوں انکا</p>	<p>۲۰ خاک پاک ادھی مرض میں جو بشارتے ہیں دیکھو تاثیر کہ مرتے ہوئے جی جاتے ہیں</p>

<p>۱۰۰ ان بیہودوں سے جو بے فہمیت ہوتے ہیں تاہم ایک جگہ ہے وہ نصف عورت کی حق کی سرپرستی سے کہیں اور پائی جیسے خوالہ کے پیر اور شہادت پائی</p>	<p>۱۰۰ درخت پر بولیں جیسے شہادت اس کے خالق و قیامت پر قیامت بڑھ گئی اور عیبت پر عیبت شام تمام راز ہے ہوئے پیرا نظرت کی</p>
<p>۱۰۰ کیوں رسولوں سے نہ ملتے ہوں فضائل کے فاضل طہنیت عترت سے بنے دل کے عیب و کمزوریوں کے گمان کو عیب سے ناپوئے ان کے عیبوں جو کسی صحت کو نقصان پہنچا</p>	<p>۱۰۰ ماہ کو شاہ کی سرکار سے توقیر ملی خلعت نور ظالمہر کی جاگیر ملی انشا اللہ بجاک ہر روز ہو تو وہ اب رواں میں تیرا کچھ بھول تار تار اعلیٰ خلعت ہوئی انہوں</p>
<p>۱۰۰ بات سے دین بھی دولت بھئی یہ بات کی خیر کیا ہوتا ہے اب رات کی بات کی عالم غربت و غربت و عیبوں شب و شہاد و شہادت کی عیبوں حق پرستوں کی عبادت کی عیبوں</p>	<p>۱۰۰ چہلیاں زیرِ جباب آ کے جو خم جانی نہیں چہلیاں چاند کے چہرے کی نظر آتی نہیں کھلتی جاتی تھی صنویہ مندی کو پیر نور انشا اللہ شہادہ کا ماہ انور ہر شہادہ کی عیبوں سے عیبوں</p>
<p>۱۰۰ رات بھر کی سحر ایچا دوں سے مہلت لی ہے تیغ کیا موت کے سایہ میں عبادت کی ہے</p>	<p>۱۰۰ رات بھر کی سحر ایچا دوں سے مہلت لی ہے تیغ کیا موت کے سایہ میں عبادت کی ہے</p>

<p>دل تن آگہوں کے تھے شفا کے تھے ہر گلیاں ہی تھی ایک علی مرتضیٰ مستحاضی ہو جی امتی علی پیکر تھے خود اذان اُتتی تھی اللہ ہے اُجکے تھے</p>	<p>تھے تو گلیاں تو تھیں یہ جب تھے اذان وہ تھے حق کے نور وہ تھے جیوں جیوں تھی اُتتی کا امتیوں سے یہ جیوں جیوں</p>
<p>عشق کا حسن یہ ہے ربط و لا ایسا ہو با خدا ایسا ہو اور قرب خدا ایسا ہو</p>	<p>ایسی پھر ہو گی جماعت نہ نمازی ہونگے نہ غیور ایسے نہ غم خوار نہ نمازی ہونگے</p>
<p>تھے آواز کے سہا پہنیں الفاظ کا ڈونڈا دیکھو حرف کا مزاج اسی سے تلفظ دیکھو تلفظ پھو لو نیا لہو پھو ان پھو ان پھو اور پھر رنگ زمانے کا پیرن دیکھو</p>	<p>تھے سب سے تیز نظر کرنا لکے ہیں دل کے آواز دیکھو کھینچا ہے ہر کس توتی کو یہ توتی لو دیا تھم توتی اور اتنی مست اھوار تھو کہ جو رہا اس تھو کہ جو ہے اہم تھو</p>
<p>جنگا سم شکل وہم آواز یہ شہزادہ ہے اولن کی امت ہی مٹانے پہ بھی ادا ہے</p>	<p>واہ کیا چست کمر بہر عبادت باہر ہی وہ امام اور جماعت نے وہ نیت باہر ہی</p>
<p>تھے وہ تو تھیں آئینہ صفا اور وہ پھر صفا وہ تو تھیں عوامی تھے وہ اننگ تھیں حسن و ادب کی صفت تھیں وہ وہ لکھ تھیں دوست کیا ہیں وہ دشمن تھیں جیوں جیوں</p>	<p>تھے ان کے ذمے نہ خالق کا نہ خالق کا کوئی بات اٹھا کے تھیں وہ دنیا میں انھیں توبہ کچھ ہے ان مردوں کے تھیں جیوں خاصا خاصا تھیں جیوں جیوں</p>
<p>سنگ دل کوئی و شامی نہ پہننے والے شبیع ساں روتے تھے آواز سے جلتے والے</p>	<p>حق طلبگار ہے ان کا یہ طلبگار خدا دل کی آنکھوں سے نظر آتا ہے ویدار خدا</p>

<p>۱۱ ادراہ کیا بات ہے شہر کی بھجان است صورت و بجز و ادراہ رسول و بجاہ توش لو کہے کہ شخص ہے اس کا ہو سے لیتے تھے اسی حق کے پھول</p>	<p>۱۲ تھن تھیں میں سیدنا یا صوف ہاں کہہ لے ہو لے اے میں شہر ادراہ کے پھول میں کھڑے ہو گیا کہ ادراہ سیدنا یا صوف میں تھے پھول</p>
<p>۱۳ غل ہے روحانیوں میں روح مز پانی کی ساتھ آواز کے خوشبوئے رسول تھی کی</p>	<p>۱۴ خود بخود دل چو کبر آئے ہیں بگاڑتی ہیں بارگاہِ صمدیت میں دعا کرتی ہیں</p>
<p>۱۵ منہ میں آپ نے اس شان سے اپنی بھوک و پیاس کا کوئی صدمہ ہی نہ پچھا ستارہ تھے دیواری پر تشریف شہر تھوڑے بہت تھے تو اب وہاں</p>	<p>۱۶ بیکوں کی ہے مدد کا وقت تھی تھی دیتے بجز صابر و کوی بجا کشتی ال تھوڑے بھوتوں کی اس ماہر تشریف لیا تھو تو ہی اب حیات</p>
<p>۱۷ ہات میں جام تھے پر من سے نہ کچھ کہتے تھے پانی بہتا تھا او دہرا شک دہر بیتے تھے</p>	<p>۱۸ لطف فرما کہ زحار میگز و تشنہ ہی یا الہی بنی و یا می و اونی</p>
<p>۱۹ تین راتوں سے بڑی معمول پانی لاتے رہے دیا سے بوز و تھو ان بھی اس سے پوں کو کہ اب دیکھنے والے میں نہ رہا ہے ہر حال</p>	<p>۲۰ تھم اہل حرم کے میں تر شاہ جہاز کر دین حرم میں یہ سے سیدنا کوش اقتدار میں پھول حرم کی اور بوش پراں میں ہشتوں کے بجا ہوا</p>
<p>۲۱ خیر کے راستوں کو بانی شکر گھرے ہیں اوس طرف نہر کو عترت کو اوہر گھرے ہیں</p>	<p>۲۲ تذکرے ہوتے ہیں باہم ملائے اعلیٰ میں ایسے صابر تو ندیکے نہ سنے دشا میں</p>

<p>۱۰۰ جو ہم جہ سے کیا فائدہ کے بھائی میں اسکا تڑپ نہیں ہے ہم میں پرانے مہلک نہیں ہے یہ نفس کی تڑپ میں یہ جو بات میں ہے۔ جمہور شائق میں</p>	<p>۱۰۰ بھئی اب بھائی اس کی سے تقریر رفتا میں تھے کھڑے فی خیزد زبیر شب کا شہزادہ نہیں ہوئی خیر خواہ سرور سے میں ہوا اب کا فرزند میر</p>
<p>چاہئے مجھ صاوق کا مصدق ایسا ایسا مستوق ہو عشق ایسا ہو عاشق ایسا</p>	<p>کہا غازی نے خبر خالق عالم لے گا جان کامیری بھی اوسکی بھی عوض خود لے گا</p>
<p>۱۰۰ ناہ نور تیرا تو ہے تو میں کون ہے اگر اس ہم اہست کلنا ہے وہ نور آئے جس وقت کہ میں آؤنیا کا نور میں حسرت میں ہی ہے غم میں سناں نور</p>	<p>۱۰۰ ہفتن جمہور ہوا جان میں اب میں سب نہ بیا ہے کہ اب ہی کے میں قیہ تو راحت جہاں اور تیرا میں سب بلا اور چھوٹوں پہ تو اب میں</p>
<p>خامس آل عباس محسن جمہور ہے ہم نے سجدہ کیا تھا جس کو وہی نور ہے</p>	<p>یہی غیرت کا تقاضا ہے یہی ایمان کا فدیہ ہو جاؤں دل و جان شہ مرداں کا</p>
<p>۱۰۰ بجا بوش زینتوں کے ہیں تیرے شاہ دل جو ہے کچھ نہ کہہ سکتے ہیں کہ کہ نہ سکتے ہیں جو کہ ہم نے مہلک نہیں ہے تو ہے موعظ فراتے ہیں</p>	<p>۱۰۰ تو میں ایسا ہر سنتے ہی کرا سوں بخت و قسمت تو عقوہ کہ شہ سوں کیا ارشاد کر کے نام حق تو میں میں کجا فرزند کر کے ہے تیرا شاہ میں</p>
<p>ہے مرقع اسی مفضل کا بچار الانوار ایک قطرہ ہے فضا کل کا بچار الانوار</p>	<p>رحمت حق ہو تو ہے حال کے شامل بہائی میں رعنا مل بہ ہوں فرزند سے جمال بہائی</p>

<p>۱۰۱ اپنی بیعت تری اگر وہ سے لگائی بجز اس سے اجعت کیا گیا نہ بھرت از کھیا وہی کہ شش سچا کہ وہی کہ ہے بھو ہیا ستر خلو کم سے یہ سنتے ہی ناز کی ہوا</p>	<p>۱۰۲ یہ تو ہے دوسرا زرن بہت سے ہوا یہی پہچانتے ہی وقت کہ وہ ہو ہیا جہاں کہ تیر رہا ہی کی کہ سے خلو ہوا حکم سے ہی اور ان کو یہاں جو تہ</p>
<p>۱۰۳ آپ کو چوڑے زرخ میں بھلا جاؤں گا حق جو نصرت کا ہے والہ بجالاؤں گا</p>	<p>۱۰۴ اس کو ایشا رو کر م اہل زباں کہتے ہیں اور انہیں عقدہ کشائے دو جہاں کہتے ہیں</p>
<p>۱۰۵ جان زہرا یہ تصدق وہی جان سے ہوا پہلے کہ ہاں میں دین سے تو یہاں سے ہوا حضرت سبطا رسول وہی جان سے ہوا کہ جس کو سے تیرا یہ جان سے ہوا</p>	<p>۱۰۶ تو کہ شہار سے زہرا اہل میں خضر یہ ایک دوست کی فانی یہ ایک ہوا مال سچا کہ نہ اہل میں سے وہ خضر ان کے شہار کا روح سے قرآن خضر</p>
<p>۱۰۷ چھوڑ دوں وقت پر ساتھ آپ کا میں یا مولا یہ نہوگا - یہ نہوگا یہ نہوگا مولا</p>	<p>۱۰۸ جا بجا تذکرہ جو دو سخ آیا ہے یوترون آیا ہے اور پھر ائی آیا ہے</p>
<p>۱۰۹ انہیں تہوں کی تم میں تو چوڑوں کو کہے ایک پیر کو تم میں تو چوڑوں کو صلحت کرو مانی وہ پانچ دیکھو یہت اس ہے جہ میں ہر ایک کی تو چوڑوں</p>	<p>۱۱۰ ہر کون نہ روح ہو تو ان میں کی حق جان یہ صحف الحق کی وہ گویا ہے زبان لشکر میں ہیں صورت تادیت زینت پڑہ رہا ہے کوئی اس کوئی اور جس</p>
<p>۱۱۱ غنچ زلب ہوئے واعقدہ کشائی کے لئے مال یہ پیسہ دینے کی رہائی کے لئے</p>	<p>۱۱۲ دور و دوران کی قرأت کی صدا جاتی ہے عوش مجود سے آواز و رود آتی ہے</p>

<p>اللہ العظیم شب شب بچہ بچہ شب بیدار شب بیدار و شب بیدار و شب بیدار از اول کہتے ہیں مشتوق سے لاشعرا شب بیدار و شب بیدار و شب بیدار</p>	<p>موت کا تو کہہ سکتے ہیں پھر سے جیسا یہ بیٹا اتنا ہے کل باپ کے لئے ہاں تو وہ تم تھا دست سے لے کر کہہ لو اس حال میں کہتے ہیں کہ تم</p>
<p>شوق کہتا ہے کہ قربان کرو جانوں کو جلوہ شمع نظر آتا ہے پروانوں کو</p>	<p>ظلم مظلوم یہ ہوا اور میں نصرت نکر دوں ہائے فرزند نامیہ بے کی اعانت نکر دوں</p>
<p>بے زاری زانے کا زینب اور زوار تو میں حالت مجموعہ میں بچہ بچہ بیدار جب کہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ اس سے بڑا کہہ دو کہہ دو کہہ دو کہہ دو</p>	<p>بچہ بچہ</p>
<p>یہ ریاضت ہے اسے نفس کشی کہتے ہیں اسی کو فوز عظیم آل بنی کہتے ہیں</p>	<p>باپ کے پاس کبھی سا منے دادا کے ہیں کیا پریشان ورق مصحف زہرا کے ہیں</p>
<p>دو جوان سے ہے مہم کا ایک بڑا بہن مہم میں ان میں بھی افضل وار ایک شاہ شہد بجان تو ہے کہہ دو دوسرے سے بجا اور فیض وار وار</p>	<p>بچہ بچہ</p>
<p>شب کی شدت میں ذرا فرق جو باجاتے ہیں باپ کے پاس عصا تمام کے آجاتے ہیں</p>	<p>کیوں مصیبت میں پڑو میری حمایت کے لئے رات کو سمجھو سپر اپنی حفاظت کے لئے</p>

<p>۱۰۰ ساقی تیرا ہرگز نہ ہو زور نہ کون بھی سے اول دفا میں نہ بولتا مگر اس اللہ سے تم کو بخشا سبھی بھولے سے بھی ہرگز نہ کروں لگاؤ سب کا دشمن ہوں کیا تیرے سر پر آرا</p>	<p>۱۰۰ کیا بہت بڑھتے ہیں ان کے دینے سے ان کی سبھی تیرے لیے دینے سے ان کے دینے سے جو بھولے اور بیکار ہیں سب سے یہ تیرے ہاتھی ہونے اور بھولے ہیں جو کس سے تیرے ہونے</p>
<p>دل میں اپنے نہ سمجھنا کہ خفا ہے شیر تم سے راضی ہے کہ راضی بروضا ہے شیر</p>	<p>پانی اصفہ کے لئے شاہ نے جب نہ لگا تھا دم بخود کوئی دشمنی تھے عجب سکتا تھا</p>
<p>۱۰۱ تیرا نام آگ بھی تیرے ہی کا نام تیرا ایمان وہ ذرا لے جا بنا خزاہ کیا خزاہ سے کہو سب سے تیرے ہی کا نام ادا میں تھے وہ نام بھی لے لے کر آہ</p>	<p>۱۰۱ تیرا نام آگ بھی تیرے ہی کا نام تیرا ایمان وہ ذرا لے جا بنا خزاہ کیا خزاہ سے کہو سب سے تیرے ہی کا نام ادا میں تھے وہ نام بھی لے لے کر آہ</p>
<p>نہ بچو جب کسی دوست سے یاد دشمن سے بارہیت بھی اٹھا لیتا ہوں میں گردن سے</p>	<p>کس زباں سے کہوں جو ظلم جفا جو نے کیا قطع حضرت کا سخن تیرے پہلو نے کیا</p>
<p>۱۰۲ ہے خفا تو شکر ہے انصاف و عزت کا نام ہرگز تیرے کام سے تیرے عزت کا نام اشک انکھوں میں جو ڈھیر ہے تیرے نام</p>	<p>۱۰۲ ہے خفا تو شکر ہے انصاف و عزت کا نام ہرگز تیرے کام سے تیرے عزت کا نام اشک انکھوں میں جو ڈھیر ہے تیرے نام</p>
<p>دل تڑپتے تھے مگر عوض کا مقدور نہ تھا قطع کر دیں سخن آقا کا یہ منظور نہ تھا</p>	<p>دور نہ خاص بزرگوں کا لیا اصفہ نے سجدہ شکر دم نزع کیا اصفہ نے</p>

<p>بہترین باتوں کو دیکھنا ہے اور ان میں سے ہوش کی بات کو بہت محسوس میں اور شاہد ہونا ہے اور ان کو کھینچنا ہے پھر باقی وہ جس سے نہیں کم ہوتا</p>	<p>اس تصور سے غلاموں کا جو تصور ہے اس سے بھی بڑی بڑی ترقی دہلا کر بہت سے کہو دی تھی جس میں ہم لکھنا لاش کیا کہی تھی مولا سے لاشی تیری</p>
<p>وہی السب ہے جو مرضی ہے الہی تیری بیگسی میں مجھے کافی ہے گو اہی تیری</p>	<p>یا گلے میں یو ہیں باہیں تہیں علی اصغر کی جس طرح ہائے شہادت ہوئی تھی اصغر کی</p>
<p>بہت سے غلاموں پر بلا ہوئی اور ان کو یاد آئے ہیں بہت ہو کر میں ان کو واقعی جو حق جیتی کی ہے یا تیری سزا ب بندہ نوازی و بہت شکر</p>	<p>بہت سے غلاموں پر نواز اور تصدق بہت کا ہے تیرا تو اس سے کھینچ کر لے لے یہ آدھ م کو تو تیرے تھی ہی حق ہم اس وقت میں بھی کی مذکورہ</p>
<p>روح اصغر نے جو فردوس کو آباد کیا دوستوں کو شہ بیگس نے بہت یاد کیا</p>	<p>کوئی نصرت کو نہ ملے شاہ شہیدان نکلا کس طرح گردن بے شیر سے پیکان نکلا</p>
<p>ابتلا شہ اصغر تھرا زبان پر کلام دو سو کا شہ تم اس وقت میں تھرا بہت سے بھی بہت میں ہے غلام لکھنا یا تھی اب ہوش اس سے غلام</p>	<p>کی تصویر کی تو تھی ہی بڑی ہوگی جو دیکھنے کو کوئی تیرے پائی ہوگی ہزاروں گردن تیرے پیرا ہوگی جس کا یہ دل تھا وہ بھی تھی تھی</p>
<p>ہائے کیا بیگسی ویاس کا منظر ہوگا آپ کے ہاتھ پر جس دم علی اصغر ہوگا</p>	<p>آپ تو صبر کے مالک تھے بجا صبر کی مگر اس صالحہ نے دل پہ بڑا جبر کیا</p>

<p>۱۰۱ اور ایک اصغر صغیر تیرے نوت پانی شکر لگانا اور معجزہ میں رخت پانی دست معصوم پر عمران شاہ پانی تیرے ذبح ہو گیا تیغ سے زینت پانی</p>	<p>۱۰۲ ان اگر ظلم نہ اعدا کے ہیں لگانا بے وفا ہیں جہاں ہم کو ہیں لگانا صحت و مرقن کے بیلا ب ہیں لگانا سر زردم کے جی خدام میں لگانا</p>
<p>۱۰۳ پہلوئے شاہ میں اب مثل جگر تہے میں اور انہیں اصغر معصوم بشر کہتے ہیں</p>	<p>۱۰۴ اے بھلا ساتھ خداوند کا ہم چھوڑیں گے بات سے دامن دولت نہ قدم چھوڑیں گے</p>
<p>۱۰۵ جس اصغر کے نصیب میں جو کرم دین پریشاں ہو تو نام ہے کیا ہوا سنے پھر حال شب عاشق و انصاف جب کیا تجرت معجزہ سے بظلم ہوا</p>	<p>۱۰۶ کس طراوت سے دلدار نے ادا کی تیرا منتخباتم کے کرب ہوئی صدمت تیرا ہوا ادا ہوتے سن درد درد و کجیر وہ میں بول اور کھٹے ہاتھی اور تیرا</p>
<p>۱۰۷ سرچمہ گائے رہے عباس منقہ ستم او کھٹے پہلے روتے ہوئے عبداللہ مشلم او کھٹے</p>	<p>۱۰۸ حد فصاحت کی یہی شان بلاغت کی ہے واہ کس حسن سے ہم سب کی دکالت کی ہے</p>
<p>۱۰۹ ہوش کی اسے شاہ برابر ام تقطین روح بویاب سر شاہ سے کون تقطین آپ تصور ہیں رشک رشک ہوش اور میدان سے ہی جا میں کلان تقطین</p>	<p>۱۱۰ پیسہ ہوا پوئی شاہ کا حسب راغبین اوئے صاحب کی جا بت ہے زینت تقطین ہوش کی اسے جو کہ جان اور تقطین ہم غلاموں یہ مدد اس کے کرم اور تقطین</p>
<p>۱۱۱ ہاشمی کوئی پھر ہے نہ پھرے گا مولا خون حضرت کے پیسنے پر گر گیا مولا</p>	<p>۱۱۲ قید ہستی سے ملے ہم کو رہا فی پہلے شاہزادوں پر تصدق ہوں فدائی پہلے</p>

<p>دل کی حرکت کا لہجہ اس قدر ہے کہ قتل ہوں نصرت موت میں اگر میں آ جاؤں اور ہر مرتبہ زندہ ہوں بچ کر بھول جاتی خواہش ہے کہ ہوں جان کر</p>	<p>انہوں نے کہا ہے کہ صورت ہوا ہے شب و روز ہر وقت ہر دور کی ہوتی بس اس کی شکل سے شیر سے ہوتی ہوش سے ہوتی تھی ناز و گھبراہٹ</p>
<p>قتل سے آپ مع عزت اٹھ کر جائیں کلمہ گو ہوں فدا۔ آل محمد پنج بائیں</p>	<p>بندہ ایسا ہوا کہ بندہ نو از ایاب ہو وصل کا لطف یہ ہے راز و نیاز ایاب ہو</p>
<p>میں قتل ہوں ہوں جس وقت میری باخاراں میں ہوا اور شہادت ہوئی تھی جیسا کہ اس شخص نے کہا ہے سب جاں بخش ہے کہیں کی ہراول کی</p>	<p>شکر گوئیوں نے فزع و آہ کی جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ لگ کر گھر میں تھک کر جاؤں تو میں گھن گھن تھک کر نکلتا ہوں</p>
<p>کہا لے غازیو اللہ جزا دے تم کو عمل خیر کی توفیق سوا دے تم کو</p>	<p>جاگتے ہی ریح الضار و احتیادیکھا پوچھا کچھ جاتے ہو میں نے بھی کیا دیکھا</p>
<p>موت ہونے سے ہی اہل دین کی تمیز ان شہیدوں کی ناز سے ہے اپنے انصار کی کوئی ہے جو شہید چھوٹتا ہے صدمہ آپ خداوند قادر</p>	<p>موت کی سبب کہ نواز ہے ہوشیار کیا بارش اور بھی دیکھا ہے ہوا و بھونکا ہوا ہے ہوشیار ہجرت ہوا ہے ہر گز نہیں گھبراہٹ</p>
<p>قدرت حق سے فرشتے اگر انساں ہوتے پھر بھی مشکل تھا کہ بہتائے شہیداں ہوتے</p>	<p>سب سے بڑھ کر وہ غضبناک تھی ہے حلے کرتا ہے ستمگار پیسا پے مجھ پر</p>

<p>سک اپنی کی تیر ہے لے فن نظرا ہو گا قافلہ مبرور کی گم ہوا جو اسکے خزانے سے لے لیا سہا حضرت کے تھانے لانا</p>	<p>تلازہ خود کا اب ہم کو کس فرسٹ قیام ہر گز یہ پیریز ہوت اور لالت کے سہ بختری ایہ سحر زینت کو پیند نفس موت کو کھنکھ</p>
<p>یاس اگر کہا لے خاصیدہ قوم حسین نوشہید آل محمد میں مظلوم حسین</p>	<p>دہر حادث ہے بقا کب ہے زمانے کے لے موت آنے کے لے جان ہے بانے کے لے</p>
<p>مظنر سے یہ سب کس کو زور میں مبرور ہوا کس میں سے تو ایمیں جہاں بھلا کہ اب تاب جہاں کی نہیں یہ زشتیوں کی اور تے لے اور میں</p>	<p>سب کا شوق پورے کوئی حال سے ہم رخ سادات پھر تیر میں ہر تھانہ زور دانک ہو سہا پنا میں شکر نور ازل تھا ستارے کو کس میں</p>
<p>عوش سے فرسٹ پہ خدمت کو تری آیا ہے شیشہ سبز بھی فردوس سے اک لایا ہے</p>	<p>کم چراغ سحری سے تھے چمک میں تاسے ڈوبتے جاتے تھے دریا کے فلک میں تاسے</p>
<p>سخت لہ لہ لہ ہے ہی مظنر نظرا جتی رہتی ہے کہ جب تانوں سے لیا جو کہ اس شیشے میں یہ عوش یہ لیا شام کو ان وا سے سے لایا</p>	<p>ہر قدم پر تیر خوب قدرت خالق کا پیر چمکے تھی جو فطرت تو مہا تھا تیر یہ اشارہ پتھر سے آج تھا کو کھنکھ تو یہ لیا کہوں گے کہ یوں کو کھنکھ</p>
<p>میزباں ہو گا جو معبود ہے آقا تیرا میوہ خلد سے اب ٹوٹے گا قاف تیرا</p>	<p>زیر شمشیر شہر بار ہزار دل ہونگے نہر میں ڈوب کے فی النار ہزاروں ہونگے</p>

<p>۱۰۱ کبھی بھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>	<p>۱۰۲ پانی آست سے نوزاد کیا موت سے ایک شخص کے نہیں تھے ہم دوست سے پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی پانی</p>
<p>۱۰۳ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>	<p>۱۰۴ ڈپاک بھولا ہوا یا شعلہ جو آ رہے چاک ہے دامن گل داغ بدل لالہ سے</p>
<p>۱۰۵ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>	<p>۱۰۶ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>
<p>۱۰۷ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>	<p>۱۰۸ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>
<p>۱۰۹ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>	<p>۱۱۰ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>
<p>۱۱۱ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>	<p>۱۱۲ کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا کبھی کبھی بھیا بھیا کر گیا</p>

ہم سے پوچھو تو نہ حیرت ہے نہ بیماری ہے
 گل زہرا کے لئے شعلہ غم زاری ہے

حجت حق سے ہے والبت لبت ہر دم کی
 قتل شاہ شہر اموت ہے اک عالم کی

<p>۱۳۱ نخل زیاد سے میاں ہے کہ ہے نخل ہم دایوں کی ہیں شکل کہ لڑائی کی ہم سامنے کی اٹھوں کے پہلے سے بڑے نخل بوجہ اس میں حضرت کا جو ہو گا نام</p>	<p>۱۳۰ قلاب غفلت سے اٹھو صبح کے ہو نوا دیکھو پتوں کے ایمان کے کہو نوا باجوہم بدی دھو میں بونوا اب جن میں کشتہ لیت کے بونوا اول</p>
<p>۱۳۲ خاک اور زانی ہے اندھا و مبند ہو ایتی جو ہوش اورے جاتے ہیں یوں تند ہو ایتی جو</p>	<p>۱۳۱ پانی تک دیتے نہیں ظلم سنا کرتے ہو گھر میں ہواں بلا کر یہ وعظ کرتے ہو</p>
<p>۱۳۳ پتیا پڑے نہیں ہو ہیں دن جو بڑا آستیں سر سے سر گریک رطب کی ہے لکڑی آستیں ہر عام و زخوں سے گرس جاتے ہیں سرد و صحتے ہیں شمشاد بھی آستیں</p>	<p>۱۳۲ اب دریا میں بھی تم کے لیے ہیں آستیں سون کو کرتی ہے سب سون سے کہو آستیں ایک کج کی جانب نہیں پانی کو آستیں مصلوب پہلیاں پھرتی پوت میں آستیں</p>
<p>۱۳۴ لمری و فاختہ نالاں ہیں اسی صدمے سے زرد و خار سفیلاں میں اسی صدمے سے</p>	<p>۱۳۳ خشک تر سے ہے عیاں پیاس کا مطلب گیا لب ساحل بھی ہیں پیڑ اے ہوئے لب گیا</p>
<p>۱۳۵ آبشاروں میں یہ ہے شور کہیں سے چون مالک جنت کو تر کا افسا ہے چون جنت اللہ ہے خالق کا شہساز چون کو فزا: ا قابل تکس و الہیہ چون</p>	<p>۱۳۴ ہے جو آل جہاں سے ہر اک شے کو لال گرا اس دوز سے خالی ہیں الہیہ چون مال کی بچاہ میں دوسے ہوئے ہیں چون ان میں سے نہیں تقاضا ہے ہی چون</p>
<p>۱۳۶ ایسا موقع تمہیں ماحشر نہ بھراے گا بات رہ جا یگی اور دقت گذر جائے گا</p>	<p>۱۳۵ کھیلتا ہے کوئی شطرنج کوئی سوتا ہے ایک تڑپنے خالی میں فقط رہتا ہے</p>

<p>۱۴۵ ہر دو ریا کو جو کچھ ہوا ہے پیر کا عزیز ایک سے دوسرا بھلا کے یہ کہتا تھا اچھا پانی سے لڑا ہے ہو یا منہ تباہ میرے شاہ میں کچھ بچے نہ کوئی تھا وہ اب</p>	<p>۱۴۶ بعض کہتے تھے کہ حق پر ہے بڑی پناہ خوفِ اوس سے جو ہو تو فریاد بھی نہ کر زب حق کا ہے وسیع ہیں قتلِ شہ پڑا کھیں ارض تو پیدلے پڑاں ہو کر</p>
<p>رات بھر جاگنا تھا فرضِ لنگھواری کا وقت اب آ گیا ہے بخت کی بیداری کا</p>	<p>کب مضر اپنے لئے لخلق کی ناراضی ہے قتلِ فرزندِ مہمپہر سے خدا راضی ہے</p>
<p>۱۴۷ شہرِ طبیعت میں تو تیرا حال ہمیں قتلِ فرزندِ پیر اللہ کا سو داسر میں شہر کرتے ہوئے کچھ تے سپاہِ شہیں</p>	<p>۱۴۸ بختِ سزاوتی ہی باہن تہیں میں لکر ہو گی سخت اذالہ جو جانی میں اور کجا وفا داروں سے بجا بیہوشی کا ہر بجا ہے یہ گویا ہو اچھت کا</p>
<p>پو گئی صبح اور کھو طاعتِ داور کے لئے بعد ازاں قتلِ جگر بند مہمپہر کے لئے</p>	<p>خاک ہو جا رہ مولایں حسادت یہ ہے حق طاعت یہ ہے اکیس عبادت یہ ہے</p>
<p>۱۴۹ سوئے فتوں کو بجاتے تھے یہ کھو رہا بھلا ہو ہو تے ہو کیا نام سے بہتے نہا دیکھو میں کستور طاعتِ ریل میں عیار آری ہے جی اکر کی اذالہ کی آواز</p>	<p>۱۵۰ بات اذکار کہوئے عروفتِ عاشر کوا شاہزادے نے قاسم کجی کی بیداران فرضِ مناق کو اور کئے قبور میں وایا چالی شاہوں سے مضمحل ہوئی اب بجا</p>
<p>ساری دنیا تمہیں تا حشر برائی دیکھی سن رکھو پھر نہ یہ آواز سنائی دیدی</p>	<p>شاہ سے امن و اماں کا ہوا سال کبہ نظر آنے لگا قبلہ کے معتب بل کبہ</p>

<p>۱۰۴ اتمہ الامیر شہیدان محبت کی نذر تھا جہاں است کو بھی جو کو بھی بن پرنا نڈیا کیا شے در معرفت حق تعالیٰ مقتدری پُچھتے ہیں ایسا ہی حق کی اور</p>	<p>۱۰۴ جب زبانی سے جو کہ ہوئے فارغ ہوا پڑا کے جسے یہ سمجھتا ہے نہ ہوا بخشش امت جہد کے لئے ذاتی دوا بارگاہ صمدیت میں ہوئے نامیرا</p>
<p>۱۰۵ دم بخود عاشق محبوب کا ہر عاشق تھا جو امام اول میں تھا ناطق وہی بس ناطق تھا</p>	<p>۱۰۵ نذر سجے میں دے در میں شکلوں سے ترزاں شکر سے کی اور زبیل شکلوں سے</p>
<p>۱۰۶ سب کو جو ہم ہے حمد حق عین حق ایک ترانہ اور ایک لہجہ عین علم کو خان الہی کے ہیں گویا عین اسی اچھے کے ہیں اب قافہ سراپا عین</p>	<p>۱۰۶ پڑھ چکا اپنے زبیر گویا کی زبان حق نام دست بوسی سے شرف ہے اور انصاف نام پہر چڑھا دل کے کیا سب سے کام ناز بوسے ہے رضی خلق نام</p>
<p>۱۰۷ ساتھ قرآن کا یہ دیکھے اور انکا قرآن سر قدس سر نیزہ بھی پڑھے گا قرآن</p>	<p>۱۰۷ آج تم لوگ شہید رہ مولا ہو گے ظہر تک داخل فرودس معلیٰ ہو گے</p>
<p>۱۰۸ سب میں ہر ایک ہوئے ہیں سب کی جینان حق دروز سے آگاہ نہیں پائی سے اتحاد اکو ہے بھٹھنہ زادانی سے سوہا پڑتے ہیں مجھ کو وہ تو اس کا جانی سے</p>	<p>۱۰۸ اتفاق صبر . رهن چاہئے تم کو کشتیا گرم ہونے کو ہے ایسا نہ کہ ایسا پشت پر تیوں کے تھنہ جو کھینکے اس سٹاک کو کہ اس نہ اور سے انرا</p>
<p>۱۰۹ ایک یہ بھی سبب الفت و مانوسی ہے ہر سخن وحی ہے جگا وہ زباں چوسی ہے</p>	<p>۱۰۹ حملہ در ایک ہی جانب سپہ شام ہے یوں لڑو آج کہ تا شام ابد نام ہے</p>

<p>علم کی دیر تھی انصار تھے فدا ہوا کس بشارت سے بڑھیکے بونہی تھی اگر سبکی تو اڑے تاکہ شکر پیاسے پوٹ میں ہوئی اور بھی پانی پیار</p>	<p>پانی نے ہی ہر شے سے تیسرا حکم کو انہوں نے کام چھوڑا اور نہیں سزا دل گئی تھی دیا ہوتا تو نہیں اسے تقییر کے تیسری پاتی ہی نہیں</p>
<p>سیر و سیر اب تھے سب شاہانم پیاسو تھے آگ دنیا میں لگی تھی کہ خرم پیاسے تھے</p>	<p>حق صلہ دیکھا وہ نہیں سخی و پریشانی کا خاک چھاتی بھی تو قطرہ نہ ملا پانی کا</p>
<p>تین دن گذرے تھے اعلان کیے جا رہے کوئی ساعت کوئی لحظہ ملا نہ آیا اگر شہنشاہ میں جو دشمن نہ ہو تو کیا کی تیسری نگار اور اور علم</p>	<p>ان میں جب شکر اعلان ہوا تو ہاتھ سے کوسوں میں پر سے فانی کی نیکی باقی ہوئی تیس اور ہر قصہ انہوں کی حال شہنشاہی و دیر کی و شکیبائی کی</p>
<p>لھٹ گیا معا جو دہواں دم بھی کہے جانے ہات سے کوزہ و ساون بھی چھینے جانے تھے</p>	<p>آسمان پر علم خبر و حنا و رکلا رایت فوج خدا جسے سے باہر نکلا</p>
<p>غضب دہری کی گری تھی تویر سے کی جس سکے زیادہ مینور کی بھول اور اور اس بعض میں بنا زار سے سینہ پیر شاہ کپس مشورے کے پھر ایلی و فاش ہوا اس</p>	<p>کی بہتر اور انصار اور اور تیسرا سینہ بنا بوجھ اور اور خوب نشان لشکر میں زینہ کبھی ایک نشان بصرہ پر خوب اور اور شہنشاہی نشان</p>
<p>مہینہ میں تھے کبھی سیرہ لشکر میں کبھی شیرانہ کے قلب سپاہ شہر میں</p>	<p>اس طرف حق شکیب ابن مظاہر اسدی تن کے فرماتے تھے اے دست خدا خدیو کا</p>

<p>۱۰۱ جنبش بر جی کی حکومت تھی پیداوار اگر ہو وہ تیس سواروں کا ہوا تھا افس تھا دریا ایک دریا وہ زمین میں دیر گویا یہ سر جو تھکا کا غلام اکس</p>	<p>۱۰۲ وہ بہترین کہ تختیں ہے جن کی بہت ایک سے ایک ہے جہاں بہا دریا پھینکی گئی ہیں اب جہنگ پھیلائی گئی کوئی وہ میں یہ نشان ہو گا اور کوئی</p>
<p>۱۰۳ ظالمہ اوس یہ تھا بدھسی و بد کاری کا منصب اوس شخص نے پایا تھا علمداری</p>	<p>۱۰۴ سخت سے سخت سزا کو فیوں کو دینا ہے خون مسلم کا قصاص آج ہیں لینا ہے</p>
<p>۱۰۵ اوس سوزت حال اریست ہو کو میرزب اس حال میں تاجا خان زمین پا کر حبیب یہ سر تید کر اریست نہشتا خوب</p>	<p>۱۰۶ مرزا اول سے یہ اتنی ہے دونوں کی بہت ہو وہ بدھسی کا شہا ہو اب کیفیت اپنے خوب کی موجود نے کی تھی نصرت ان روز نہ میر کی وہی ہے حالت</p>
<p>۱۰۷ نام عباس لقب ناصر و شہر اے حسین با پس میں ساقی کو تر تو بیقائے حسین</p>	<p>۱۰۸ فتح آقا کی ہو ذریعہ حیدرین جہاں ہم ہوں بیجان مگر جان پھرین جہاں</p>
<p>۱۰۹ کس قافلز سے اٹھی ہے میر پور نہیں اریست ہے فقہار شہنشاہ قاف خود علمداری ہے قاف خیر کا نشان کہ یہ خوب ہے نہ سے ان سزا کا نشان</p>	<p>۱۱۰ دیکھتے بہت مردوں بدھسی کا اثر حضرت با و صداقی سے ہے تمول تنگ بر حبیب جو اہل رضا کا لشکر فتح نصرت ہوئی ہو تو حکم داد</p>
<p>۱۱۱ رعب سے کو فیوں کے رنگ اور ہے عالم میں بر چھہ ہاتھوں میں تو دل سینوں میں</p>	<p>۱۱۲ شوق و اخلاص سے گرد سر شہنشاہ پوری تابع مرضی مجبود کی تقدیر پوری</p>

<p>۱۰۱ اعلیٰ اور ان کے عاشق بہ نسبت انھما جیسے اس امر میں اعلیٰ تجھے قرار کیا شیخ و حضرت کو اگر پرہیزگار سے محبت دینا ہوگی فی الخضر و غیر تری شکست علیہ</p>	<p>۱۰۲ سب بھولے ہوئے نہ تیری شکر علیہ جس حال سے نہ کیوں دیکھتے گویا دیکھا قاری سے جو گویا ہوا الفتاوان اپنے مرنے کی حالت صورت پر لکھا</p>
<p>۱۰۳ اور اگر آج ہی منظور لقا کے رب ہے در فردوس کشف وہ ہیں روا مطلب ہے</p>	<p>۱۰۴ بڑھ کے قطرے نے قدم قدم رحمت کے لئے بحر و قطار برصا آب ہدایت کے لئے</p>
<p>۱۰۵ ہوش کی ترشہ بچھا کر تیرے ہم دریب ملک فانی سے ہوش پر زخوری بچھریا ہر سب در با میں سے مرنے کی پر مطلب ہو چکا غلبت پہ تیرا شہادت یار</p>	<p>۱۰۶ تم تجھت ہو یہ حق جو حق کو نہ چھوڑا چھوڑا ایک ایسا ڈھب جس سے تیرے تعلق حق کو با جس سے وہ چھوڑے گا لڑو آئینہ ہو گیا آئین صفا نہ غفور</p>
<p>۱۰۷ مع انصار فداسوں یہ ہوس ہے دل میں شمع پر دانوں کو بھی لائے تری محفل میں</p>	<p>۱۰۸ دیکھا اعدائے بھی لفظوں کا اثر آنکھوں سے نظر آنے لگے خلد اور سفر آنکھوں سے</p>
<p>۱۰۹ ارادوں کہہ رہے تھے حق سے ادا ہو گیا کہ بہی کہ جنوں کی فوج ایسے تیرے دل میں توں ایڑے سادات چو تیرے حکم حضرت سے بیسے لگے بیڑیوں</p>	<p>۱۱۰ جب کہ تیرا کونف سے باہر نکلا خضر ہر ہوس ظلمت سے سکندرنیلا دل ہر اک کو فی و عذار کا سچا کہنے پہ جھنپ سے ان سحر سحر لکھا</p>
<p>۱۱۱ خوب سمجھایا بچھایا ستم ایجادوں کو ہنوا خاک اثر کفر کے ہزاروں کو</p>	<p>۱۱۲ فوج شاہد رہے آغاز و عن کرتا ہوں تیرے شہید کی جانب میں سہا کرتا ہوں</p>

<p>۱۰۱ فردانہ زنجیروں میں ہیں لایا فن سچی سب دل سے کریں سو کہ ہر ہون ہلکے پتیر لگا یا سو سے سلطان نون پتیر کر پتیروں میں بڑے ہمد شون</p>	<p>۱۰۲ بڑھنے کے نون سپہ سرد سے پہ لانا ک پتہ ہات ادنیٰ اوٹھا سے اسکی شراک سے بہ ہاتوں اور ادنیٰ سے سردی کی زون اس تہ کے لے سے</p>
<p>۱۰۳ ساری دنیا سے الگ دین تھلے پر دل کا یہا نوں پہ برسے لگا ہنہ تیروں کا</p>	<p>۱۰۴ پاس جو آگے نیزوں سے ہٹایا اونکو ہر طرح خاک مذلت پہ گرا یا اونکو</p>
<p>۱۰۵ ابو اس ان ترون کے آنے سے ہر تری قربا شاہ کے گھل ہونے یا تری ہیں سینہ کھائیں باکتیں تری ہنہ ایک فقط سہا پیہ تری</p>	<p>۱۰۶ بوتہ ہاوتے نیم ہوا فوارت نون ہات پرک کے اگر تو بہا وہ کھول توت بولی کہ ذرا ہوش میں اچھو کھول توں زرنے تری بیت کی کیا اولاد</p>
<p>۱۰۷ بیخ میں شاہ اد ہر اور اد ہر غازی تھے دل زہرا کے لئے سینہ سپہ غازی تھے</p>	<p>۱۰۸ توشہ غیر سے ہر چند رہا خالی ہات در دولت یہ سخی کا ہے نہ جا خالی ہات</p>
<p>۱۰۹ پہر تہا بڑے نیم تہا ہون حرف تہا</p>	<p>۱۱۰ دس تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا اس تہا</p>
<p>۱۱۱ حد سے بڑھتا ہوا دیکھا ہوا آقا نے جاں نثاروں کو دیا حکم جہاد آقا نے</p>	<p>۱۱۲ قبر مردوں کو نہ زندوں کو اماں ملتی تھی دور تک پیشروں کے نعروں سے نہیں ملتی تھی</p>

<p>سلاطین تیرہ تیری - تیرہ یوں سے تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ کی طرح تیرہ سے تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>سلاطین زینت سے ہوئے ناز خواہ عالم ایک سے جو گیا ایک سے ناز خواہ عالم بات ہوئے ہوئے تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ جس تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>خود بھی کھوئے کے بہت کو بھی کھو کر چھوڑا بہتے دریا میں بھی حیرت کو ڈبو کر چھوڑا</p>	<p>دھیر جل جل کے مثال حس و خاشاک ہوا پاک قصہ ہوا جس کم تو جہاں پاک ہوا</p>
<p>سلاطین وہ تیرہوں ہوئے فی التیرہ تیرہ تیرہ تیرہوں تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>سلاطین کیا اور تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>لشکر حق میں اگر ایک بھی کم ہوتا تھا گہنی تھی رونق دیں شاہ کو کم ہوتا تھا</p>	<p>جب سب انصار شارسہ ابرار ہوئے ہاشمی مطلبی عازم پر کار ہوئے</p>
<p>سلاطین جس تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>	<p>سلاطین اتنی تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>تیرہ جو آتا تھا سینے پہ اوسے لپتے تھے زخم مثل لب سوسا رہتے دیتے تھے</p>	<p>ظاہر اوس کا یہ اثر بے تک و دو ہوتا ہے جو عار و نوسے ہو مضروب وہ لو ہوتا ہے</p>

<p>۱۱ رفتا سے صفا کس بڑھ کے یوز و ناپا جو مختار کی شجاعت کی کہوں گا اور اور حق رضا مند ہو اور میں پیکر ہوئی شہ ان دوران کہنے میں بہتا تھا ان دنوں</p>	<p>۱۱ اپنی شاہ سے دوڑا اور رضا میں لگا جی جو سیرت اخلاق یہ آرزو کی وہی کے وقت زیارت تو کیے لگا دیکھ کر شش لائی سے اس راہی</p>
<p>۱۱ ایک نے نقل کیا سو ستم ایجادوں کو متزلزل کیا سید او کی بنیادوں کو مہرہ سیرت جنبا ل نہ سرت ماد سے لا ساونا امیں س قی کو ش سے لا</p>	<p>۱۱ مال نے پاس اپنے بلا یا سے وفاداروں کو وعظ فرما رہی ہیں بنت علی پیاروں کو میں کے دتی ہوں اور وفا میں طلب موت کے واسطے جب کہ ہے میں کے کیوں رہے دشمنوں ان میں تجا کے راستہ سرے کی سخن یاد دہیزیں لکے</p>
<p>۱۱ کیا شرف جو ان دگر کو تقدیر سے لا اذان میں اراک و فنا سبھا پیر سے لا مہرہ سیرت جنبا ل نہ سرت ماد سے لا ساونا امیں س قی کو ش سے لا</p>	<p>۱۱ شہر خاطر میں شٹالوں کو نہیں لاتے میں کوہ کی طرح قدم جنگ میں جم جاتے میں دل میں باکا تصور سب نظریں تعمیر شب غم بہت ہی کہتے تھے شہزادہ میں دلہروں سے شجاعوں سے اور پیر خوف غالب ہوا اور نہ خالت تیار</p>
<p>۱۱ ہوسے ماموں پہ فدا خلد کے سبار ہوئے ہم شکوہ و شرف جعفر طیار ہوئے</p>	<p>۱۱ مگر اب قصہ سفر کعبہ مقصود کا ہے سامنا بند و ناچیز سے مجبور کا ہے</p>

<p>۱۰۱ میں تہمت سے عدالت سے فدا ہوا کیوں جی راہیہ ریش ہے اہل پیش قاضی حضرت ظلم کا ہے جو را</p>	<p>۱۰۲ باز وقت سے ہے ایک بالاپوس من دن کی تپتا سے کہیں ان کے پاس سخنوں کا ترسنا نہیں دیکھا ہوا</p>
<p>۱۰۳ نہ کی جنگ میں کرنا جو گزرنے سے ضرور موت کا خوف او سے کیا جسے مر نہ ہے ضرور</p>	<p>۱۰۴ دم بدم صدر سے وا اند وہ سوا ہوتا ہے جان دہر کے میں ہے اب دیکھتے کیا ہوتا ہے</p>
<p>۱۰۵ سچ کی آہ سے پیرا اور کہیں ابدان سیرت سے نصیحت حیدر و جو کہنا ماری لفظوں کو قوی تو فوج دہا</p>	<p>۱۰۶ سچ میں ان میں جو سب اک لگا ہوا حیدر تو جو نہیں کہہ اگلے زمانے والے دیکھنا کہے بھی ترا ان جہاں نوالے نفس باطل کے لطف کو سزا نوالے</p>
<p>۱۰۷ اس شہادت کی بڑی منزلت دعوت پر جس پر مرتے تھے بزرگ اپنے یہ نعمت ہے</p>	<p>۱۰۸ پشوا اجاتے ہیں دل سے ہر اک ظالم کو واجب القتل سمجھتے ہیں نبی ہاشم کو</p>
<p>۱۰۹ غم نہ جتنے کا خدا تم کو کہے رہا تیرے سبب فرائے درگاہ پر ہون کر نام ہی امان سے یہ تیرا بھرنانا کے ہو آپ کا حال تیرا</p>	<p>۱۱۰ کہے تیرے دل تو بھرا ہوا ہے اور کھلے دل بندوں کو سینے سے لگا لیا کہا تو ہوا وسوسہ ہا رو ہے حق کون دل جگر روئے اک سدا خرد ہوا تیرا</p>
<p>۱۱۱ مگر آغاز مصائب کا وہ انجام یہ ہے صبح تھی روز غم و درد کی وہ شام یہ ہے</p>	<p>۱۱۲ طور تفریر میں محتاح کے ولی کا گویا دل جگر پا یا تھا زینب نے علی کا گویا</p>

<p>جب دھاکے لئے زینب کے ہاتھ پکڑے اس نے رخصت کیا دل شاد و دلدار سب اُڑتے دو ماہ میرا بر نکلے سر کھینچتے کبھی حیدر ز جہلم نکلے</p>	<p>ان کا آہ کے بوا کرتا نظر آتے ہیں ایک دار زینب میں دل خوف سے پھرتے ہیں بجا کے جہاں ہیں اور ہنستے یہاں ہیں کیا اور ایسے جسوں ہوش اور سہا ہیں</p>
<p>ہو کے سردار و گلزار سے رخصت و دونوں راہواروں پہ چلے محو شہادت دونوں</p>	<p>دو دو لیر آتے ہیں سب فوج پہ جو غالب ہیں وہ ہیں جعفرؓ علیؓ ابن ابی طالب ہیں</p>
<p>سرخ چہرہ وہ ہے وہ زینبؓ بالک سار سبز چہرے میں ہے جو جیسے گل جوی بہار دوہرے سے آتا ہے منہ پر جو لہجہ بہار تھک گئے ہیں جیوں سے کہ اور تھک</p>	<p>ایک جاہل سے ہے پوچھو کہ کہا تم کو دل تو ہوں دونوں کے میں تیری لہجہ نگہ تیرا گرا کر شکر و شمن کی طرف دیکھتے آتی تو ان شہر کی جوتوں کی جوت</p>
<p>حسن کا قلم و حسن رہے پیشانی پر زہر الماس نے کھایا ہے اسی پانی پر</p>	<p>پاؤں پھر اوٹھ نہ سکیں رستے میں گریہاے بن کے لو خوف کا چہرہ پہ طلا پتھر چڑھاے</p>
<p>بجز وہ تو نہیں مانتا ہے کہ سب سب زینبؓ تیرا بینا اسکے ہے ایسا ن بچاؤں حوال بہان لکھتے تو ذات خدا و توحید سب خدا کی کے ہیں محتار بظاہر و خیر</p>	<p>اک بتدی کے زینب کے کہے ہیں ہزار میں سن آیا ہوں وہ دونوں کو اپنی لہجہ انفرق سے کل حال کروں گا انہما پھر سوس کے پاس آیا عرض وہ کلام</p>
<p>پخت پر رحمت حق سامنے اقبال بھی ہو حسن میں جو عیب بھی ہے رعیب میں جلال بھی ہو</p>	<p>پوچھیں ظالم نے جو شیراں وفا کی ہائیں بولا خیر کہ سنو مہر و وفا کی ہائیں</p>

<p>لطف مخون غازی نے جوڑتے کہلے حضور پیروی اپنے بزرگوں کی بودا بوی بزرگوں ان میں کبھی حیرت و دہشت پہنچتا میں بیتا بوالان غافو کی جاکے</p>	<p>لطف مخون بتنا اور اسے میں غور میں جس یہاں مجھ ہی پہنچے اسب کہنا تم کہیں سہوار ایسے میں عام میں سیات میں دور تک خون چولپا اور دیکھو نہیں</p>
<p>لطف میرا صمصام کی تم ضرب صفائی دیکھو دور سے ان کے سرو تن کی جہانی دیکھو</p>	<p>لطف شیر کے سامنے بزدل کوئی ہو سکتا ہو مرنے والے سے مقابل کوئی ہو سکتا ہو</p>
<p>لطف نہا نہیں اور جب لطف خدا ہے پھر زمن ہے تیار و گلشن بچلہ کی کیر اہل کج نہیں اور اور اور برسان کیر لغز سے بکو عداوت آہ نہیں بیان کیر</p>	<p>لطف تیک سے ختم کی تھی ابھی اپنی تم خوار سے کستا تھا سر لفظیں سوار ساکت و صامت و حیرت زدہ شکار وہیم رخ کی ہوئی بجائی تھی کار</p>
<p>لطف بے رحمت نہ رہے ایک بھی ظلم باقی قتل کرنا انہیں جب تک کہ رہے دم باقی</p>	<p>لطف مخو تھری دل کی نمودار تھی سینے کی طرح بزدلی رخ سے ملکتی تھی پیسے کی طرح</p>
<p>لطف سنا ارشاد اور اور اور اور اور مخو پارس را با ہم آتیم ہوں دور تیرا چہند را معنی نہیں قہب بخور مگر شاہ و سہارک کی ہے تیرا خور</p>	<p>لطف ایک جا بوس نہ بچھا کے بڑا دیوی اسی جا بوس ہے دلاور کی اور کج کجی تہہ ہواں جتنے ہیں اس تیرے کج کجی سیر شام کی اس دم ہے جھوٹ کجی</p>
<p>لطف میرا دل آپ نے اندوہ لاکو سوچنا خیر لیجائے تشریف خدا کو سوچنا</p>	<p>لطف کبھی دریا نہ او تر تا ہے نیوں چڑھتا ہے فوج پیچھے کو سرکتی ہے جری بڑھتا ہے</p>

<p>فتاح رشتہ بھی میان میں ہے بیخبر تکمیل کو پہنچا ظاہر آواز سے ہے نشان بجا حوت و قنبر دلکش آیات کی بندش ہو حد و گنبر یہ ریزہ ریزے ہیں لشکر کا جو ہے دم بند</p>	<p>فتاح وقت اسلام میں کم ایسے ملے اور اسے جانتا رہا ایسے نہ تھا بنا زجر اور اسے شاخے جیب لگا کے زد و کوب کیا ہو پہلے جو تھے پر اب جو ظہار ہو اسے</p>
<p>جزاات جعفر ظیلد کے ہم وارث ہیں بہت حیدر کر کے ہم وارث ہیں</p>	<p>واہ کیا خوب صلے نصرت احمد کے دلے حق نے دو پر جدا مجد کو زبرد کے دلے</p>
<p>فتاح بعد انجہ میں وہ صاحب علم تیز جہاں بہت ارقب اور علم ہے جہنم بیخبر دل ایسے کہ کی میان جہنم جنگ ہو تے ہیں جھگڑے میں بہتا جھنم</p>	<p>فتاح شہداء اور بھی اسلام میں ہیں بیک مگر ایسی نظر لطیف خدا ہے کہ اور تے ہیں ساتھ زشتی کے پیمانے کھ یہ شرف کافی و کافی ہے ہر ذرہ زشت</p>
<p>ہم جو میدان میں علم شیخ ظفر کرتے ہیں یا تو سر دینے ہیں یا سر کر کے ہیں</p>	<p>دونوں عالم میں معزز ہوںے ممتاز ہوںے سرخرو ہوںے پر سر سبز و سرفراز ہوںے</p>
<p>فتاح دونوں باتوں سے کیا آواز ہے جو بیا ہم میں تو لوگ مگر میں ادبیت حال کو بیا پتھر تو اوان سے ٹھنڈے یہ دھماکی لادو تھی نسلیں ہوئیں ناپید تو کئی ہر بار</p>	<p>فتاح ہیک سے فتح کیا تھا زبانی اپنی عوں نے ناد علی پڑے کہ پوئی لکھن اس کی تھواری تھنڈا سے او اوزن برق تھوڑی تو ٹھنڈا بڑے کلاس</p>
<p>دست انوس سپاہ سقری ملتی رہی دم میں جب تک رہا دم شیخ دو دکھائی تھی</p>	<p>برکونی پر تو شمشیر یہ دم دینے لگا ایک پر ایک گرا کر د میں رن لینے لگا</p>

<p>تلاش پڑھتا تھا جس پر تو غم نہ ہوا نظر اتا تھا نہ تیرا نہ ہوا محمد و ہر تو تھکتا ہوا ہوا پہنچتی تھی رات کی زمین پھولتے ہوا</p>	<p>تلاش گزارا تو ایسا جو کسی نے تو ہوا ہاتھ تم سر کر رہا کہ جب تو نے تہا ہیم تھک پڑا تو کے ہوا اسے نالی ادا اور ہوا اس کے ادا پھولتے ہوا</p>
<p>ہنٹیں ٹوٹ گئیں پیرو باطل بیچھے سوگ میں ہیں اون کے فقط کوئی نکلے لٹھے</p>	<p>کس کش میں قسم آرا کا برا حال ہوا زندہ درگورم اسب سے پامال ہوا</p>
<p>تلاش جب تک کہ گرفتار آتی تھی یہ موت تھی مگر تب تک یہ کیا خوت بیچھا ہوا ہوا ہوا جس طرح ہوتا ہے ہر کس میں</p>	<p>تلاش پوں یہ کلاروں کی صحبت پر ہوا ہوا بچھ سب کو زندہ کی کس کس ذباں بچھی پر گری دھکاں پر موت ہستی یہ سنی تھہر دیا گری</p>
<p>دھاک بیٹھی ہوئی اب تا بفلک تیری ہو دل میں دہشت تری زخموں میں چمکتی ہو</p>	<p>کس کش میں ہوئے فی النار وہ سبنا ہوا رسم ہوا سے ہوا ہوئے نا ہوا</p>
<p>تلاش اس صفائی سے بونا نکلا کر توین میں غل تہا ہوا ہوا بلکہ جوان نکلاوں کی جھنگلا کر موت ہوئی کہ مری شرم سے توار کے ہوا</p>	<p>تلاش وہاں ہوا سے ہی ہونا کو ہوا کھلتے ہاتھوں سے ہوا ہوا ہم جیسا ہے تہا ہوا ہوا ہم جیسا ہے تہا ہوا ہوا</p>
<p>کھب گئی ہیں مری آنکھوں میں دایں سکی نہیں پرتو یہ میں لیتی ہوں بلا میں اسکی</p>	<p>بتیج چلتی تھی نہ ہجر کو فی میل سکتا تھا چشم حیرت سے ہراک گر زگر اس نکلتا تھا</p>

<p>۱۲۱ گزرتی بات میں ادھیاد ہوا ہوا ہوا بات کے ساتھ تھا ہر سانس بیدار ہوا سات پوریتیں تو بڑے کے بنے تھے اب پہاڑی ہوئی کے تو ہوئی بات مضم</p>	<p>۱۲۲ موت کی دیکھتے ہیں بیک طرف بھی تھے خاک پر گرتے تھے ذرا قی نہیں گئے تھے پانی ہو جاتے تھے غم میں ہو جاتے تھے چھوڑا زلف بوس ایل ہو بھی گئے تھے</p>
<p>۱۲۳ الفتنیں قطع کیں احباب کی یادیں کاٹیں کاٹ کر دل کے ارادوں کو مروا دیں کاٹیں</p>	<p>۱۲۴ روح کو غم تھا کہ منت بھی علی ایذا بھی بات سے دین بھی افسوس گیا دنیا بھی</p>
<p>۱۲۵ نہیں دس تھے نہ کاشیں کچھ تھی کاشیاں شہزاد شہزاد ہوئے بیڑہ شہزاد مراد آئے کہیں تھوڑے کہیں کھلائے کبھی رہنا کبھی بوش و بکتر کلائے</p>	<p>۱۲۶ خود مر لڑا کہیں تو دوسرا تو کس پر کیا قطع نہ ہوئی جسکی وہ کبھی نہ کیا سینہ تھپتھپا جاک ہوا قلب ہو گیا پتھپتھا ہر طرف سے جلیا جب غم غم کی کیا پتھپتھا</p>
<p>۱۲۷ دل میں عسرت سے جو گنت تھے او نہیں کاڑھا پاٹ دریا کا غرض نار یوں سے پاٹ دیا</p>	<p>۱۲۸ قطع نسلیں ہو میں شجرے ہوئے اکثر بیکار تیغ سے باغی و طاعنی ہوئے ابتر بیکار</p>
<p>۱۲۹ تنگ ہوئی تھا ہر اک حوا شہزاد ہوا ہر ہونہا پہ نہیں تھوڑا تھے وہ کیوں آئے تپلاہ سے یہ آلا اور سے ان کیوں جو لب نہ تھے دوسرا وہ مشال نہ کیوں</p>	<p>۱۳۰ سوسو غم یہ کہتا دل ال فاق دوستی طرح کہہ تے فاقی و غم یہ تھا صفائی کا یہ حساں کیا کردن کہ کے بھی رہتا تھا جو یہ کہ تیر</p>
<p>۱۳۱ نہ خبر ہو چنی خود تیر سے کھر میں ہو چنے ٹھنڈے ٹھنڈے وہ ٹانگے تو تیر میں ہو چنے</p>	<p>۱۳۲ آکے بڑا تھا تضاد وہ تیر جو ہوا کا تڑپے گرتا تھا گیند کی صورت سر سر کش نہ تڑپے</p>

<p>عاشق اگر شہزادہ کا فیض میں وفا ہے پوری ہو کتنے کب تر ہوئے کتنے رہے پیرا پیچھے ہر اور شاہ کی قاف سے قصا ہے پیچھے دل پیکر اذری سے اہل جہان پیچھے</p>	<p>عاشق اگر نہ ہوں دلدار و رنجبہاں میں تو ادھر کو کہو کہہ سکتے ہیں اور جو پیرا پیچھے آخر تک جو کہ غازی کا ہے ہے میرا دل اپنے پیٹ سے یہیں تروں کا رہا ہوا</p>
<p>عاشق لیلیٰ تیغ پہ دل سیکڑوں مفتون ہوئے موت سے بچنے جو لوگ وہ مجنون ہوئے</p>	<p>عاشق یہیں زینب کی ضعیفی کا سہارا ٹوٹا عوں گھوڑے سے گرے عرش تا رُوٹا</p>
<p>عاشق عوں میں جو شہزادہ کا مختار و در و دار وہی حکم تھے ہی عرب و ہند و دار بخت تباہ تھے ہر اک حکم میں ہوئے اشرار بڑبڑاتا تھا جو بھی جیسے کہیں قوا</p>	<p>عاشق قافل عوں تھا زخون سے بڑا کہ کم جب تک شرم تیرا ہے نہ ادا کا دار صاحب الامم نہ فرماتے ہیں با دیدہ ہوا خدمت امرا کی عجب اہم نہیں ہے ہوا</p>
<p>عاشق راہ کے ساتھ کٹا سنگ دلوں کا لشکر ایک فرسنگ ہٹا سنگ دلوں کا لشکر</p>	<p>عاشق دشمن اللہ کا ہے من کے قابل یہ ہے عوں عبد اللہ مظلوم کا قاتل یہ ہے</p>
<p>عاشق اگر اہل تھے ہزاروں یہ کیا جانے ہزاروں دست پیدا کیا ہیں ہزاروں گم کیا ہزاروں میں سادات کا گریہ ہزاروں یہاں ہیں تروں کا برتا ہے ہزاروں</p>	<p>عاشق کو ہونے کوئی عوں پہ لازم ہے بلا ایک فرسنگ میں اس جہاں سے تمام قاف نزع کا وقت ہے اور دوسرے ہجوم احوال سیکے ہیں نہ کسی شخص کو دوسرے کا حال</p>
<p>عاشق عوں نے نیزہ بگف جعفر طیار کی شکل حلو در شامیوں پر جمید رکزار کی شکل</p>	<p>عاشق علی اکبر نہ شہنشاہ خوش اقبال ہیں پاس ملک الموت ہیں یا کاتب اعمال ہیں پاس</p>

<p>اصول سب کو دیکھو کہ ان کے جان بوجھ کر کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت</p>	<p>اصول اس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت کس وقت</p>
<p>مرد ہوتے نہیں آفت میں ہر سال پیارے مشکل نزع بھی ہو جائے گی آساں پیارے</p>	<p>رن سے لائیں جو سیماں کی اوچون کی لاش ایک فرسخ یہ یوں چھوڑ دیں وہ عوں کی لاش</p>
<p>اصول ان کو جو کچھ اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور</p>	<p>اصول اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور</p>
<p>نزع میں آتا ہوں میں ہے ہی ارشاد علی دل میں ہو یا و علی و روزیاں ناد علی</p>	<p>بعد رخصت کے نہ دلدار کا چہرہ دیکھا رخ تو رخ ہائے جنازے پہ نہ مہرا دیکھا</p>
<p>اصول اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور</p>	<p>اصول اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور اور</p>
<p>ہے یہ خدام کی وصیت نہ جیسا تا مولا قتل گہ سے مرالاشنا نہ اویٹا تا مولا</p>	<p>اور کوئی کی طرف مضطرب الحال چلے بن گیا دن شب غم کھولے ہوئے ہال چلے</p>

<p>حاجت رشتہ داروں کو اور سب سے بھی لایا اس لئے کہ وہ سب سے بھی منہ بٹھا کر اپنے قابو نہ رہیں کہ</p>	<p>قلم تو میں اس صوفیوں کے لئے لایا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص حرم میں لایا نہ ہو کہ اس شخص اپنے بیٹے سے لگائے مگر کوئی نہیں</p>
<p>جسم میں ملی بیوں کے جان نہ بھی فاقوں سے یا حسین ابن علیؑ کہہ کے گریں نانوں سے</p>	<p>کہتی تھیں ہلے نہ میں نے ترا سہرا دیکھا اور سہرا دیکھ کر اس خاک پہ لاشا دیکھا</p>
<p>درد و غم کا وہ درد تھا کہ جو تیرے تھا کہ نکلے بس شہادت لایا سر توں پر سے تیرا خون لایا خاک و رتوں میں اور تجھے جو ہے</p>	<p>قلم اللہ شہاد سے اپنی مٹی ہو سکتی ہے حاجت اور نہیں ہے اللہ کے لئے ہی حاکم و حاکم نہیں ہے اللہ کے لئے حضرت زینبؑ کہ جس کا جو ہے</p>
<p>زیرِ شہادت پر خون شہادت تھا فقط و صوب میں سایہ فلکں دامنِ رحمت تھا فقط</p>	<p>خاک پر بھائی بہنوں کو تو اک جا دیکھا عموں کا ہلے نہ اس وقت بھی لاشا دیکھا</p>
<p>اس میں خاک شہادت ہے تو جو ہے لاشا چمکے اس بھائی میں پیرا ہے فلکوں کے دورا ہو کہ سے یوں لاشا ہے لاشا دل تیرے لگے ہے سے لاشا ہے لاشا</p>	<p>قلم اللہ حضرت زینبؑ کے لئے لاشا ہے لاشا اور میں حسینؑ کی شہادت ہے لاشا ہے لاشا ہے لاشا ہے لاشا ہے لاشا ہے لاشا ہے لاشا ہے لاشا</p>
<p>گو کہ سب بے سرو سے جاں تھے کہ جان لیا تن کی خوشبو سے ہر اک پھول کو پچان لیا</p>	<p>نام اس گلے دلاہر و محبت یہ ہے مجلس شام کی مشہور روایت یہ ہے</p>

<p>ہوا اہم آئی ہی مہر کے سر حضرت سر مید سجا د اہم متناز ایک دن دیکھتے ہیں کہ بھیر بونب پرتی ہیں صحیح ہوئی زینب علیہا السلام</p>	<p>ان میں تھیب ہون والا ہے نہ ہوا پانی خاک پر گرتے ہی اکسیر سعادت پانی سچ عوفوں سے کہتے ہیں اداوت پانی ارادہ جو میں دی جان اور است پانی</p>
<p>غالب اول میں صاحب آزار ہوں یا الہی بچو مچی اماں کہیں بیمار ہوں</p>	<p>خدمت جید رکرا میں غازی پہونچا ظہر کے وقت جناس میں وہ نمازی پہونچا</p>
<p>دو ہوا پوچھا ہوں سے ہو تھیب تر تیا ایک جا توں سے رو کر گیا لے لیم بہت تھیب ہے جو سر شام غازی شام کسی بچے کو بھی ملا نہیں تار وہ لیم</p>	<p>تھیب اور ان سے ہو دیکھتے ہیں شام ایک شام ہے اس شام غازی شام کہے گھور ہے اس کی جھانم غازی شام اب گھور کا ستا سول میں حال چا</p>
<p>شان ایشا پر پیر کی دیکھا دیتی ہیں اپنا کھانا یہ پتیچوں کو کھلا دیتی ہیں</p>	<p>کو فہ و شام کی تہا پہ گھٹ چھانی ہے برق تابندہ لئے شاہ کا شیدائی ہے</p>
<p>ہوا انست زینب و تھیب سے تھوڑیاں تھیب شام سے تھوڑیاں تھوڑیاں تھیب و کھلا نا ہے تھیب و کھلا نا اور تھیبوں سے تھیبوں میں تھیبوں</p>	<p>قاب متعرت میں تھیب سے تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب سے تھیب تھیب سے تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب تھیب</p>
<p>کو فہ و شام کی گھٹ گھٹ چھانی ہے برق تابندہ لئے شاہ کا شیدائی ہے</p>	<p>حق سے کرتا ہوں شکایت میں ستمگاروں کی تم جفا کاروں کی بدکاروں کی مکاروں کی</p>

<p>وہاں غور باطن ہوا یہ اسے خود جو رک عظمت کفر سے اسلام کی بھی نہیں اشتہاروں سے کو ایسا بے ضرورت سنا تھا سادات کے قرآن کو بھی چھوڑا</p>	<p>اور اسی کی یہ بیباکی لا تو جھلکے ہم تو سن یہ نہیں سے کوئی اور کے جس کی شکر یہ گئی تھی وہ تیرے قرآن کی دھارا دھی سر کو وہ تیرے</p>
<p>کفر و بدعت سے عرض رکھتے ہو عیسائے کلم تمکو تنزیل سے مطلب نہ قرآن سے کام</p>	<p>موت کا حکم تھا لے کار جواز آنکھوں سے دیکھ دینا کانشیب اور فرزا آنکھوں سے</p>
<p>پتہ کس دیکھا اور تیرے بچتی سے پتہ کہ روز سر دھریں تو اور کوڑی پتہ کی ہم تیرے پتہ کے دو بخت نہ کیا پتہ پتہ پتہ سے اور تیرے پتہ کی سر</p>	<p>انکے بچنے کا ہم چند یہ تیری ہم اسی تو اور کا پتہ چھوٹا پتہ تیری ہم اور پتہ تیری رہا قرآن اور پتہ تیری ہم ریش سر سوڑیوں کے ہم سے پتہ تیری</p>
<p>شمع رو تھی وہ پری پرتوہ پروانہ تھا جس پہ سایہ بھی پڑا اس کا وہ دیوانہ تھا</p>	<p>نعل کا دار تھا یا برق شہر بار کا دار کم نہ تھا ضرب میں تلوار سے رہو بار کا دار</p>
<p>اشک کس کے میدان میں ہے کہ ہم ہوئے تو کس کے کس کی تواریں ہمیں کہ نہ تو بجز کس کے بجز پتہ اس نے کے شایہ کس کے</p>	<p>وہی ہمیں کہ وہ بھول گئے ہوئی تو کہ ہمیں جہان کا فن بھول گئے کھو رہے وہ حشر کے فن بھول گئے کس شش نار بھول گئے وہ بھول گئے</p>
<p>دیکھتے قدرت حق شمع بھی صرصر بھی رہ گئے پیکے دل نون بھی اور تیر بھی</p>	<p>وہن پھی بندہ کی دنیا سے سفر بہتر ہے یخ کی اینخ سے پھر نار سفر بہتر ہے</p>

<p>۱۰۰ جگہ سے لگتی گزرا وہ منہ سے میں تھکا اس سے تارک صوم سوار اس در تکرار با مجبور سے تا وقت اخیر</p>	<p>۱۰۱ شتی کی این رخ سے در چھینک کر تو دروز و ہوش کس مل خون تھے پیسے تھکا تو دروز بھلا مال کے</p>
<p>۱۰۲ کبہ ویں سے جو با الطبع منہ پھرا لے ہوئے قبلے گرا تھا سرکش</p>	<p>۱۰۳ بزدلی کہتی تھی کیوں ننگ ناموس چھپایا ہے نئے پردے میں</p>
<p>۱۰۳ شتی تھی جو بو نامہ یہاں شکرست خیر نصرت تھی نہیں لاسے نصف میرا تھی کسی ہے</p>	<p>۱۰۴ دراز سے دیتا تھا آواز سیکڑوں تم تو اور ایک تیار کر رہے ہو دیکھو ہاشمی سے تو ہو۔</p>
<p>۱۰۴ میں نے مقل میں بہانے سے خون خون اس میں مرا حصہ ہے دم تیرا ہے</p>	<p>۱۰۵ بھوک اور پیاس میں ایک افسر نے کہا کس کا جگر بتر یہ</p>
<p>۱۰۵ کہ کہ اور دل کا دم تھکا تھکا تھکا تھکا خون میں اپنے تیرا علم سب کو تھا کہ</p>	<p>۱۰۶ تہ جری بھرا لگا ہے سحر قاصد تیرا پتہ جگہ جوں کے سبب اس سے لڑا ہے تیری</p>
<p>۱۰۶ اتفاقاً چونچے اون کے تینیں ہاتوں سے چھین جنگ سے جی چھوٹ گئے</p>	<p>۱۰۷ تو ہی کہدے کہ عرب کا بولا وہ سچ ہے مگر منظور نہیں</p>

<p>۱۰۰ ہوں ہے انگریزوں سے اس کا ہونا بس اسی بات پر عزت کا دعویٰ کرتی ہیں یہ بڑی نہ سمجھنے والی ہوں انگریزوں کو کہنا نہیں زیب ہونا</p>	<p>۱۰۰ نام گمنام ہی کا نہیں تو کم کتاب روتے یا ہے خود سے کہہ کر ناز اس لئے دیتا ہوں بہانے اور جس حد ہوں میں رزم کا اختیار کریں یہ جیسا</p>
<p>۱۰۰ کیا حکومت وہ کریگا جو ہونوار میں بند ہر کہ شمشیر زد سکے بناشس خوانہ</p>	<p>۱۰۰ دیکھا غصے میں سوئے عالم بالا اوس نے ایزدی گھوڑے کو بچالے کو کہنا لا اوس نے</p>
<p>۱۰۰ ہر جہاں ہوں عزت اور شرف دیکھتے ہو تو ہے متعجب کے تقابل کہ حکمت ہوتی ہے تو ہے ہر حکم شام کو کہیں سفارش تری ہم</p>	<p>۱۰۰ شہزادے اور بیگانوں کی محکم کیا دہری بی بی پر اور عزت کا جہا تیا لیں اسے یہ جام ہے بہر جام جوں حال نام ہے کہتے ہیں اس کو</p>
<p>۱۰۰ خلعت و دولت و جاگیر ملے گی تجھ کو نام ہو جائے گا تو قیر ملے گی تجھ کو</p>	<p>۱۰۰ جام دیدیتے ہیں قاتل کو وہ پیاسے ہیں کیوں ہوساتی کو تر کے نوا سے ہیں</p>
<p>۱۰۰ کر اور زری کے لئے بھی ہیں کیے ایک ہی ہے پہلنے سے اور چھلنے دونوں کے پرستیں جیسے کہ چھلنے پھر چھلنے نہیں میں انسان ہے یا کر</p>	<p>۱۰۰ سہ قیامت برپا ہوا ہوں میں سزا میں بلاؤش ہوں ہی جہاں پھر چھو قون برسے گائے الا اسے دینا جام سرشاروں نوز زہلہ دینا</p>
<p>۱۰۰ یہی انجام اس افسر کا ہوا مقتل میں سامنے آگیا غازی کے عین اک پل میں</p>	<p>۱۰۰ صاحب الامر دو عالم کا خداوند ہے تو گیارہواں ساتھی کو تر کا جگر بند ہے تو</p>

<p>۱۲۱ حاکم کی اذیت میں براہ راست بیچاروں کا جھڑپ دیکھنا ہوں دور سے میرا ہونا کوئی حق ادا نہیں کرتے اور افرادوں کا پیارا سوز دیکھتا ہے جس سے دل آزاروں کا</p>	<p>۱۲۲ اگر صورت ادب کتنے ہیں تو کونسا وہ پتھر ہے کہ تو کافر سے خدا پرست یہ مخالفت ہے اکت یہ شرافت ہے اگر شرف کتب اور جو صوم گناہ کا رشتہ</p>
<p>۱۲۳ ظلم سے بھر گیا دنیا کا پیلا ساقی عدل کا کوئی نہیں پوچھنے والا ساقی</p>	<p>۱۲۴ ہاتھی ہے نہ قریشی نہ عرب کچھ بھی نہیں جتنی شرطیں ہیں مخالفت کی وہ اب کچھ نہیں</p>
<p>۱۲۵ وہ دل بچتا ہے مصدق خدا اور رسول بجز ان سے تقیہ کی رسول بقول وہی دیتے ہیں خطاب اور کچھ بھی نہیں تاکہ صوم اور صلہ قابل دروغ ہوں</p>	<p>۱۲۶ اگر منہ نہیں بچ سارا ان دعا پر کس ہیبت اور کس پر بھی نازل ہے ایسا کس کہتا ہے یہ بھی اعدا میں کھڑا کس خوب بر سے گئی یہ کئی کئی کس</p>
<p>۱۲۷ باعث خانہ خرابی کو دلی کہتے ہیں سرکبابی کو شرابی کو دلی کہتے ہیں</p>	<p>۱۲۸ رفع شر کا ترے میخواروں کو مقدم نہیں نذایاں خون کی بدجائیں تو کچھ دور نہیں</p>
<p>۱۲۹ حاکم کی تازہ توجیہ ہے اور کچھ بھی نہیں ہے وہی ان کا فیض دہی ان کا ایمان جسے تجھ میں اور دم و مور کی ذوق کفر سے طالب اور ہے ان کا اسلام</p>	<p>۱۳۰ ہاتھ کا بل سے سر اٹھو کچھ نہیں نہیں صوم یہ حرکت کئی کبھی نہیں پھرتی ہے شرافت اعمال تو کچھ نہیں لالہ ہے ذوق و لالہ لالہ کچھ نہیں</p>
<p>۱۳۱ دل بگڑاتے ہیں یہ قرآن کے معنی ساقی ایچ بنتا نہیں یہی ایمان کے معنی ساقی</p>	<p>۱۳۲ اب تو کبیرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے مر کے بھی چین نہ پایا تو کد ہر جائیں گے</p>

<p>۲۲۲ تہم کہیں ہو سلمان چونکنا ہمیں بیان نہیں ہوگا کیوں کہ ہر قسم سے یوں نہ کہہ دو کہ اگر اسلام کے فروع میں سے</p>	<p>۲۲۱ ہر قسم سے یوں نہ کہہ دو کہ اگر اسلام کے فروع میں سے</p>
<p>۲۲۳ انہی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں تو میخوار ترے قابل دار میں نا دار طرف دار ترے</p>	<p>۲۲۰ ہائے زوار غریبوں پہ جو ایذا گزری تجھ کو معلوم ہے یا جانے خدا کیا گزری</p>
<p>۲۲۴ بڑا بجا بڑے ہو کر میں بھلا کے ہو کر بڑے اور بھیت ارباب صفا کے ہو کر میں سزا دار سزا دار و جزا کے ہو کر بڑے قابل میں گوں سے خدا کے ہو کر</p>	<p>۲۲۵ تجھے نہ پڑے سہ سہا تو ہی سہا تو ہی ایک ظلم کی عزت کے کیاں پہ جو پڑے جو بظلم ہے ترے یہ کیا ہے ارشاد جس کی اپنے سر فخر کی سو تو تم اور وار</p>
<p>۲۲۶ چار سو چھا گئی ہے کفن کی ظلمت اب تو ابر نصیبت سے نکل مہر امامت اب تو</p>	<p>۲۲۷ میرے شیوہ امری عزت نہ بھلا نادل سے یاد کرنا مجھے اور اشک بھلا نادل سے</p>
<p>۲۲۷ جو بڑا بڑا سوکے شاہ نہ رساں کو جو بڑا تہم کہہ بنا یہ نام آپ پر تو ان کو بڑا یہ تھا کہ آپ کی یہ تہم پریشانی بھلا کس کا کس ہی ایدان کھولیں جو بڑا</p>	<p>۲۲۸ اس وجہ سے ہمیں کہہ کر تہم پریشانی سنا تیرا ہی تھا نامت میں میں آرا تیرا دل میں رکھے میں ہوا نہ خواہ تہم پریشانی یہاں کو حسین اور سب نصیب تہم پریشانی</p>
<p>۲۲۸ ظلم ان باشتو کیوں کے ہمیں گے کب تک اہل دین قبضہ باطل میں رہیں گے کب تک</p>	<p>۲۲۹ اون میں سے ایک مجا ہدکا بیابان منم ہے دیکھ بھیرا ہوا وہ نیزہ بگن جیمنم ہے</p>

<p>۱۲۱ دوا دوا ہر بل سے تازگی کو لایا گیا اور کلا وہ دیکھتا تھا میں نے کھو ہوا وہ سہل ہوا میرا جس بل گیا ہے کھو ہوا وہ دل تھا اور سکھو اگر میں تو کھو ہوا</p>	<p>۱۲۲ زور بازو سے مجھ پر شجاعت ہو تیار پانی کی بجائے تو شجاعت کو اور تیار پتھر پتھر اتارنا ہوا مجھے پتھر پتھر تیار پتھر پتھر پتھر سے پتھر پتھر تیار</p>
<p>دیکھتا ہی رہا وہ نیزہ کے زو کا پہلو سوچتا ہی رہا ہر وار کے رو کا پہلو</p>	<p>طاف ت انکو یہ قدرت سے عطا آج ہوئی زور بازو کے جھک کو کھلی معراج ہوئی</p>
<p>۱۲۳ کئی وقت سے کبھی میں پرتا تھا شتی شتی تازہ سے کبھی میں پرتا تھا شتی اتار کر کبھی کبھی میں پرتا تھا شتی جب میں زور لگاتا تھا تازہ شتی</p>	<p>۱۲۴ گود رو کر برفانی آتے اور برفیں نہیں سیکڑوں بھینوں سے ہوا پتھر کٹر نہیں گھم گیا ایک پتھر پتھر میں ختم نام نہیں</p>
<p>انہی ہیشاری دجرات سے وہ حیران رہا ہات میں نیزہ دل بخش میں ارمان رہا</p>	<p>دھوپ پور پیاس وہ غنچہ دہن نہی تھا سر سے ساتاف ہر اک عضو بدن زخمی تھا</p>
<p>۱۲۵ دیکھو ہر صدمہ بس تم آؤ گے اب بچاؤ اس کے نہیں ہے تم آؤ گے موت کی تم سب ہے یہ وار ہوا آؤ گے ساقھان کی اب سب سے تھا آؤ گے</p>	<p>۱۲۶ ہر جانب الام کے رشتہ سے یہ پتھر ہر جگہ کھینچے ہوا تھی یہ حق کا نام کہتے ہیں اس کا تھی بنی بنش نام ہنست آتے کی اوس پر کہ بچ تھا نام</p>
<p>یہ صدمہ اسکے نہ قابو دل ناپاک پو تھا دل میں برجھی کی انی اور وئی خاک پو تھا</p>	<p>چار جانب سے جو گھیرا سپہ باطل نے وار مظلوم محمد پر کیا بزدل نے</p>

<p>تسکین میں دریافت ہے ابھی نہیں کھانسی جیسے تو بچی تو ہوا دل ہوتا اس کے گھوڑے سے یہی مٹا دیا خانہ زاد اسے بھرتی ہے اور شہزاد</p>	<p>لاش تقص سے محمد کی دھلا کر تار پتال کیوں گھوڑے سے ادا کر واہ کیا خبر سنا گیا ہے تارا کہے تو ہنواب دروے کہ ہوا میں</p>
<p>دل میں ہے چہرہ اقدس کی زیارت کروں بیسی میں شہ نیکس کی زیارت کروں</p>	<p>کون تھا آپ کی سمیت کا اوٹھنا لالا رن میں سوتا تھا ہراک لاش کا لانیوالا</p>
<p>تصویر سے ہی شہ پہاڑ آلا اس کو بچوں سے لے لیا مریز یہ بولے میرا دل کوڑا بیخ تو ہے بولے بھارت بوری براہ</p>	<p>میرزا زور بچی جس کے شہزاد کجی خوش کجی ایشیت رکھ لیا عطا ہی جمعی ہوئی ریت پانا لاش لاش اوٹھا جس کے لاش سے کجی</p>
<p>ان واحد میں ٹھوکر کے سرانے آئے بولی تقدیر فقط لاش اوٹھانے آئے</p>	<p>ایک وارث تھا جو موجودہ بیمار بھی تھا رسن و طوق و سلاسل میں گردنار بھی تھا</p>
<p>دیکھو تختہ شہزادہ زینب کی جہنم سے سوئے ہیں یا کر مٹیا شہزادہ زینب کی لاش کا تختہ کوٹا دل میں سرور اور گلہا کے تازہ ہوا</p>	<p>یہ تصویر تیار ہے سب ان اخبار ہوتے آفاق میں پیر اور امام اخبار شکر تھا میرا کہ آپس کا شکر اور اخبار اور اسے تھے دم صبح زمین اخبار</p>
<p>گو دین لاش دلاور کی اوٹھا کر لائے حشر یہ پاسو اجیب چنے کے در پر لائے</p>	<p>اپنے سینے سے لگاتے تھے دل حیدر کو اور چسپاتے تھے زباں خاطر کے دلبر کو</p>

<p>۱۰۱ اس زبان پر انشائیہ سے کلمہ جاری پتھر پتھر کر کے گرا رہا تھا تو راجہ جاری خون بکرا لگا دوڑتے تھے وہ دوسری تھی کہ وہ صحنہ سیدہ کی بیماری</p>	<p>۱۰۲ اتنا انشا نہیں کے تھے بہتر ہو کر اس لئے خون کی بارش ہوئی وہ انشا دشمن تھے انشا کے لئے خون خوش میں آگیا جو غضب اتنا بڑا پاک</p>
<p>۱۰۳ خون شہید لینے ہے پیمبر کا لہو رکبت ہے خاص اثر شافعہ شہر کا لہو</p>	<p>۱۰۴ ابر رحمت اسی باعث سے نہ گھر گھر برسا پھولی گردوں پہ شفق خون زمیں پر برسسا</p>
<p>۱۰۵ عوام بزرگ کی ہے تہمت صحت انشا میں بھی تہمت روئے شہر اور دم بھر تہمت تھی جیسے ہی خون مقدس پورا تہمت اور</p>	<p>۱۰۶ دوسری وجہ یہ کہ تہمت ہے انشا عوام اپنی اتنا کی زیارت سے بہت تہمت زنج کے وقت بھی ہے تہمت اتنا کہ سزا سے بھلا تہمت اور</p>
<p>۱۰۷ برکت اور حکمی عالم زیر ہو چھائی ظلمت کہ جہاں آنکھوں میں نہ رہے</p>	<p>۱۰۸ سزا دیکھا سکتا نہیں سوز شہیدانی سے صبح دم دیکھلو اوکھتا ہے وہاں پانی سے</p>
<p>۱۰۹ اتنا ہے تہمتوں کا مجموعہ اتنا ہے تہمتوں کا مجموعہ میں جیسے ایک کہ ہر تہمت تہمت لازمی ہے کہ ہر تہمت تہمت</p>	<p>۱۱۰ حال تہمتوں کا مجموعہ ہے تہمت تہمتوں کے ہونے سے تہمتوں کا حال تہمتوں کے ہونے سے تہمتوں کا حال تہمتوں کے ہونے سے تہمتوں کا حال</p>
<p>۱۱۱ خون نشانی ہے روا اشک نشانی کی جگہ خون چالیسوں تک برس ہے پانی کی جگہ</p>	<p>۱۱۲ کس قیامت کا اثر تھا غم پیغمبر میں پھرتے تھے خاک اڑتے ہوئے دشت ڈریں</p>

مناقب عالم کارنامہ شہیدانہ صوفیہ عالم امام حسن علی

<p>۱۱۱ اقران شہرہ و شہزادان از رسول مقبول سب شرف تھے ہاں میں پروردگار بین تھے کہ اہل سے زبردیں بھوار ہیں خود سر پاک سے قرآن پر پاؤں پہنچا</p>	<p>۱۱۰ اکران جو نہ کی شخص میں کھی تھا میر جس کے جو بھی ہمیں علی اللہ تھا و زردناں تھے خود اور زرداں ہوں قرآن کے تھکے تو تھکے سے لڑا تھے</p>
<p>۱۱۲ و فن ظاہر میں ہوئے سبط سمیرا فوس لگرا دس روز بھی تن سے نہ ملا سرا فوس</p>	<p>۱۱۰ اوسکو تفسیر کہوں سورہ الرحمہ کی صاف تسبیح نظر آ رہی تھی مرجاں کی</p>
<p>۱۱۳ توں صفا میں خیراں سے صدق میں شیخان سر شہرہ کہ جب تک نہ ملا اور کون قرآن کے آسوں سے روزاں پہنچا</p>	<p>۱۱۱ کر دین تم کے یہ زیناں سے تیرا اور تھکوں و سلاسل میں سنسلیاں تم کو تھک کر رکھی زرداں زرداں بات میں یہ تھا اور در طیب سے تھک گیا</p>
<p>۱۱۴ بیت مقدس کا جو پتھر کوئی ہٹ جاتا تھا جوش زن تازہ لہو سب کو نظر آتا تھا</p>	<p>۱۱۲ ایسا دنیا میں کوئی سرکش و سفاک نہ تھا بید لرزاں تھا گرا و سکو ذرا پاک نہ تھا</p>
<p>۱۱۵ سرفروش پیرہ گروں کے انجمن سبھی تو تیریں تھیں اور بھی صفت میں نہ خن تر یہ کبھی پوچھ سناں پر تھانہ کبھی فرما تے تھے ایسے اور کون تھانہ</p>	<p>۱۱۳ ہونو ابا بیدار نہ لے لایا تھوں کون نہ جانے میں یہ تو میں پوچھتا تھا سخت تیر سے تھک چھوٹے ہاں کون کبھی زمین میں نہ ہوا تو وہ شہرہ قارون</p>
<p>۱۱۶ راہ حق پائی سرا پاک سے بھی عالم نے سورہ کہف سنا زید بن ارقم نے</p>	<p>۱۱۴ بید سے تازہ ستم دشمن رب کرتا تھا لب و دندان پہ لگاتا تھا غضب کرتا تھا</p>

<p>۱۰۱ فنا ہوا تھا ہر وہ کہ تھا لاکھوں کہ ہزاروں کو بہت سے کیا ہے بے جان تم کو وہ ہے کیا ایک ہو سب جان کہ اس وقت بھی موت سے بچ کر ان</p>	<p>۱۰۲ خون ملائیں مجھ بوش بوش اللہ سنا کر کہیں تھا یہی یوں کہ ہے ہونہر توڑوں کا حال تھا کوئی نہ بات ہم میں تو دین تھی حال جاننا</p>
<p>۱۰۳ ہائے باقی رھا اسلام اور ایماں اب تک سر شیر پڑھے جاتا ہے سزاں اب تک</p>	<p>۱۰۴ پیاس میں ذبح ہوئے سبھ پیر ہے سر زینب پہ نہ باقی رہی چادر ہے</p>
<p>۱۰۵ ہر شے میں تو تھا جو ہے سے ہزار خون مارنا ہوا اور وہی ہر شے ہزار وہ کہہ دو ہم کو ہم ہونے سب ہزار</p>	<p>۱۰۶ اپنے سبب اور ان سے یہی کہ تھا کھینچ کر ہاتھ ہوا ان کے کھانچ کہ ایساں وہ تھا کہ تیس آئیں کہیں ہم ایک قاتل کھلی اجکتا کیا تھا ہم</p>
<p>۱۰۷ دل لڑتے تھے جب قہر کا مضمون یہ تھا آسمان سے جو برستا تھا وہی خون یہ تھا</p>	<p>۱۰۸ خون سادات کو برباد بنانے دیں گے تم طرح دو گے تو پھر ان سے خوش ہم لینے</p>
<p>۱۰۹ یہ نیک تو کچھ ایسا بہت ان زیاد کہ میں اور کچھ کیا سہرا یہ خصیوں کہ اس پر بھی نہ بار آیا جھان سے جلا کہ دل تھا پوچھیں کہ نہ اور اور زیاد</p>	<p>۱۱۰ بھلی وہی ہے یہ کیا ہے کر خون مظلوم نے دکھائی یہ کرتا تم سچو کہو نے میں غلامان نہ جانتے انتقام شہداء کے لئے نکلے کہو</p>
<p>۱۱۱ کچھ ہوتی تو شرف حق کا دکھائی دیتا قید سے آل ہمیں سہر کو رصافی دیتا</p>	<p>۱۱۲ جس برس قتل جفا سے شہ ابراہ ہوئے لڑنے مرنے پہ اسی سال یہ تیار ہوئے</p>

<p>۱۱۱ وہاں سے تارکینِ وطن کے ہونے سے تارکینِ وطن کے ہونے سے تارکینِ وطن کے ہونے سے تارکینِ وطن</p>	<p>۱۱۱ ان کے انعام سے یوں کیا ان کے انعام سے یوں کیا ان کے انعام سے یوں کیا ان کے انعام سے یوں کیا</p>
<p>۱۱۲ گھر میں آرام نہ لگیوں میں جس طرف جاتے تھے موت اور نکلوانے کی</p>	<p>۱۱۲ کیوں نئی سبب پمپ کی حمایت میں نے قرشی ہونے کی بھی نہ رعایت میں نے</p>
<p>۱۱۳ میں نے تھکا ہوا ہونے سے دراز انعام نہ دیا اور نہ ہی</p>	<p>۱۱۳ نظر آتی ہے یہاں قدرت کے ہونے سے یوں کیا ان کے انعام سے یوں کیا</p>
<p>۱۱۴ وہ شقی کہتا تھا پچھتانی سے خط وہ گم ہو گیا کیوں مجھ پر نفا ہوتا ہے</p>	<p>۱۱۴ آگہ ہونی تو شرف حق کا دکھانی دیتا قید سے آل پمپ کو رہانی دیتا</p>
<p>۱۱۵ بھائی سہم کیلئے ہو بھائی سہم کیلئے ہو بھائی سہم کیلئے ہو</p>	<p>۱۱۵ بھائی سہم کیلئے ہو بھائی سہم کیلئے ہو بھائی سہم کیلئے ہو</p>
<p>۱۱۶ حشر تک کی یہ اسیری قتلِ فرزندِ اللہ نے مارا اہم کو</p>	<p>۱۱۶ سر نہیں دوں کے نہ اونکے رفقا بھائی میں قید سے آل بنی کو نہ چھڑا بھائی میں</p>

<p>ایک خوش نصیبی ہوئی تھی جس کی ایک بین دن قید رہے۔ شام کو چھ بجے تک پھر بیکہ زندان میں سادات کو جھٹکنا بجائے سے ہر اک شخص کو ہوا دینا</p>	<p>زین خیرت زدہ کہتا ہے زین جان زندگی تیرے سبب سخت پریشان تس باجان علی اور زین جان تو ان صدمے کو برداشت کرنا ہوا</p>
<p>ایک ادنیٰ سی یہ تکلیف ہوئی زندان میں مرگئی دختر شیر اسی زنداں میں</p>	<p>ہائے جیتا رہا میں اور معاصر نہ ہے مشکل عمو سچہ و ابن مظاہر نہ ہے</p>
<p>تیرے چھوٹے سبب ایک جوان سید سہبتا اور سہبتا شہزادہ ساتھ اس واقعے کے تھے جنھوں نے شہر شہیدوں کے لئے اور کھلے</p>	<p>اپنی ناک کی قسمت پر کیا کیا افسوس بن دن تک رہا یہ سہبتا شہزادہ تیرے سبب ہے سبھی جانتے تھے چھوٹی سیدائیوں کو قیدیوں کا زانو</p>
<p>راہ کی گرد سے آلودہ کئے کیوں حرم دل زخمی کی طرح دکھتے تھے بازوئے حرم</p>	<p>ہوسکی جیسے نہ سہبتا کسی کی نصرت فرض ہے مثل سزا آل بی کی نصرت</p>
<p>بہت بدمعاش کو ہوا ہے نصرت چھوٹے شخص کے قریبی نصرت دور سے نصرت سہبتا کو آیا یہ نظر قریب سے نصرت ہے ایک نصرت والا</p>	<p>آپ جانتے کہ نصرت سہبتا سے لوچھو ڈیرا شرف جابر انصاری سے ظالموں کو وہ بڑا زانا جابر انصاری سے نصرت ہے دل پر کلک ختم زاری سے</p>
<p>کھجور پاک پتھر بان کبھی ہوتا ہے کبھی پتھر ہے زیارت کو کبھی روتا ہے</p>	<p>منقبت کہنے کو مولانا شہادت کے لئے جابر آیا ہے فقط عذر و سماجت کے لئے</p>

<p>آپ کا توں پر شہنشاہی ہے شہنشاہوں اپنے غلاموں کہتے ہیں خیر ازلی وقت ہی اتنا تو خدمت ہوتا تیرے کی شہادتوں سے بنا ہے ہوتا</p>	<p>۲۰ اور تیرے اور دن سے تیرے فرائض اور بڑے پاکوں اور اجاب برافضاری اور اور پورے شہنشاہ کا دنیا کو اور فوض فوجوں سے اور تیرے اور ہوشوں کو</p>
<p>حشر تک ہونوں میں ذکر نقش ہوتا لحد اصغر کی بنا کر میں نصدا فی ہوتا</p>	<p>۱۹ اور سرف بی بیوں کو شغل غم و زاری تھا اور پردے کے ادھر جا بر انصاری تھا</p>
<p>۱۸ دی تھی حضرت نبی اکرم بیف صدیق کہ در میں مجی بنایا حضرت سید میں سے رہا میں تھم آج چالیسویں دن اپنے اور آج</p>	<p>۱۷ تو دعا ہے شریب از آج کہ بہ دنیا میں ہوئی ایسی بجا تین دن آپ کو پانی نہ ملا ہے ان تک سر جی رہا توں سے عیا ہے</p>
<p>آپ بلو ایں تو ار مان نکل جائے ابھی یا حسین ابن علی جان نکل جائے ابھی</p>	<p>۱۶ کھو دی جاتی ہے لحد عرش خدا ہتا ہے سر سے تن آپ کا چالیسویں دن ملتا ہے</p>
<p>۱۵ بوسے گل سے ہوم کوں مس فریستے تو نہیں کجا تو اس وقت جباریستے ار کے بجا دے تو ما یا کہہ باریستے سب سے پہلے خود پاک کلا از باریستے</p>	<p>۱۴ قربت اور دن بی بویک ہون میں توں اسماں آفتوں کا ٹوٹے پرتو ہون تختہ ہے ملا جسم سے فرق انور یوں صوفیوں بہر شہنشاہ کے بوسے</p>
<p>ناصر دین خدہ اخیسہ بشر کا عاشق جد امجد کا صحابی ہے پردہ کا عاشق</p>	<p>۱۳ نہ اگر زیر زمیں فرقہ مبارک ہوتا بعد چہلم بھی یو ہیں چہر نہ ابد تک دتا</p>

<p>یہ کیا ہے جس نے اسے مسلمان دیا طاقت دی عقل بخش دیا تقویٰ پر اس کو تیار کیا اسے اس نے تیرا کلا ہے نہ اس کا دیا</p>	<p>رباعی</p>	<p>منہیب کی زبان باشاد وادی نخلی بہر آن کہیں نخلی ایسے ہادی نخلی منہر تھے زر زمین زین و ہر فزا ان سب سے ہوا زبان فری نخلی</p>	<p>رباعی</p>	<p>بہشت و دل رفتی تو رو دیا بنے نخلی اور بھلائے اور لو دیا بس وقت مکان کو کہ تیرا دیکھا اک کو کسا تھا تیرے چھو رو دیا</p>	<p>تمام شد</p>
<p>کلمہ بزرگ دنیا میں نہ کہ رباعی کبھی بیانی ہے نوزدشت ان اردو ثابت ہو گئی وہی ہے کہ ہوا کل دیا کب منہ کا نوالہ ہے زبان اردو</p>	<p>رباعی</p>	<p>مہبت ہے کہیں کہیں سخن چینی ہے نخل و حب کے کسے تھوڑی ہے اسلام ہے کجے کس حرف پر اور ادا چھائی ہوئی کہیں جہاں میں بیہوش ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>پھل پائیں گے پھول بو دیا مرقہ میں یہ پھول ہے تو بیوی کے جن کے گلچھوڑا ہے ان کے منہ مر سب سے وہ بھی نہ چھوڑیں گے</p>	<p>تمام شد</p>

۲۳۵

ترجمہ

مطلع

خدا کی دین ہے اولاد اور نعمت ہے

بند ۱۸۴

درحال حضرت علی اکبرؑ

<p>۴۱ خدا کی دین سے اور اولاد و فرست سے پسیر بپا کی تویراں کی ہونے سے وہ تازہ ہو س بھولیں وہ گہمت بشرا کی روح کو راحت بجا کرتے</p>	<p>۴۰ جہاں وہ جا ہوا تو ہے میراں سے پسیر نیر انرا کہ میں حقروں سے ایسے کہ میں سہل میں حقروں سے ہو کر کہ فرستیں بدتر میں وہ میراں سے</p>
<p>۴۲ اندھیرے گھر کا اسے سب چراغ کہتے ہیں یہ لال وہ ہے جسے شب چراغ کہتے ہیں</p>	<p>۴۱ جگر تر پتا ہے جب دل کی بات کہتے ہیں خود پائی زلیست کو قید حیات کہتے ہیں</p>
<p>۴۳ ایک رنج میں راحت اس کی تھی ضیف بپا کو راحت اس کی تھی بقائے نس کی دولت اس کی تھی میراں سے و زینت اس کی تھی</p>	<p>۴۲ پھر زانہ و رنگ کہیں ہیں اور پھول میرے ہونے کے سب بڑے بے رحمیوں اد میں اس کی تو ہونے کو ان کی ہر ایک گل سے بھرا ہے میں نے ہوں</p>
<p>۴۴ پسیر چونیک ہے مگر بھی کام آئے گا کہ والدین کو خوشتر میں بخشو آئے گا</p>	<p>۴۳ یہ پھول وہ ہے کلی دل کی جس سے کھلتی ہے گلے لگانے سے گویا سہرا دہتی ہے</p>
<p>۴۵ بہتوں کا ہے پھول نونوں کا بالاجی پسیر سینک تو ہے نفس حق تو بالاجی جہاں میں نام بھی رہتا ہے اول بالاجی چراغ گم کا بھی ہے گورا اور بالاجی</p>	<p>۴۴ تو کی ہے پھول ہی پھول ہی بھلا بھی ہے بشرا کی قدر بھی ہے اس سے اعتبار بھی ہے کہ تو بات نہ لے تو دل سے باہر بھی ہے خدا اس کی باعث آیتا اور نیر بھی ہے</p>
<p>۴۶ پسیر کا عمل خیر باپ ماں کے لئے خدا کے فضل سے پروانہ تو جہاں کے لئے</p>	<p>۴۵ جو ماہتا نہیں ماں اور باپ کا فرماں تو ایسے پھول کو کہتے ہیں لوگ نافرماں</p>

<p>۷ بہا تو از بند ز جا جو تو بچو ستم کی زریا سول کو من سمور ہم نیت کو انی نظر سنجی حور دکھی رہے تاکہ ہر لاف کو تو کی زور</p>	<p>۷ بہا نیت فرزند ماں کی نہ سمجھتے سوزن کو دن وہ سمجھتی کو اور سزات کرت تو اپنی جان بچنا در سے ان کی سزات ہر ایک سے بچھٹتی ہیں بچھٹات</p>
<p>نکالی ظلمت عمر آفتاب شادی نے کنارہ دل سے کب رنج نام ادبی نے</p>	<p>نظر جمائے ہوئے چشم دلر با پر ہے جو دل کی آنکھ کو دیکھو نظر خدا پر ہے</p>
<p>۸ ہزار سربل ہوا دل انسان جو دو دہ پیٹ سے بچو نہ بھو قبا کیوں خدا سے ڈرنا ہے کہ بوسے ہوا دل چلے تو گھٹیں بچوں کہ نکلے چاروں</p>	<p>۸ ہر ایک پانی تو محنت خدا خدا کر کے شے سوکے سے بوسے نہ وہ پانی کے ہماری جان بھرقربان شان دار کے عجیب لطف میں بندوں پر بندہ اور کے</p>
<p>تو ہی بنا تا ہے سب کام کم نصیبوں کے پھوسے یہ گھر میں تو پھر جائیں دن غریبوں کے</p>	<p>ہر ایک روز نئی شان وہ دکھاتا ہے جو مصلحت ہو تو مردے کو بھی جلاتا ہے</p>
<p>۹ جو بولا ہے حرف ہر ایک کی تو ایسے ہی سب تصویر کا کوئی بندہ ایک دم ہی جو جی تو اسکو پھوٹے مرنے ہو تو روکھے پھوسے ہو سدا تندر</p>	<p>۹ اگر نہ موت کا دنیا میں کچھ حال نہیں صلاح کیا ہو کوئی عارف من ان نہیں کسی کے جس میں عناصر کا اسرار نہیں وہ کہ ان ہے جسے فنا کی کو تیرا نہیں</p>
<p>دوا دے کے سوا اور کوئی کام نہیں رجوں دل ہیں سوئے حق ریاکانام نہیں</p>	<p>پکارتے ہیں اوسے کو بلاؤں میں کھو کے اوسے کے در پہ رگڑتے ہیں ناک ہر بچو کے</p>

<p>۱۰ حجاب و انحصار عجب ہے جو دولت الہیہ بہت کموں سے لاجب تک فرست دیتا وہ اپنے ماں کو یہ روح پرانہ کھلا کر</p>	<p>۱۱ کہاں وہ ان سے بھیتیں کھینچتے ہیں وہ ان کے توڑتے ہیں ان کو صاف کھینچتے خدا پرست کے بوجھ میں وہ کج پرست نہایت عداوت بزرگ سمجھتے ہیں</p>
<p>۱۲ یہو کائے قدم گھر میں اور پوتا ہو مکروہ کیا کرے جس کا نصیب سوتا ہو</p>	<p>۱۲ چراغ علم و ہنر سے دل انکے جلتے ہیں جو دست کار کوئی ہو۔ یہ بات ملتے ہیں</p>
<p>۱۳ ہزاروں سے ہیں انشاؤں اور ان کے ساتھ وہ ہے پیدا تو کیا کیا کوئی پرست اور ہوا شکار ہیں کسی پرست اور وہ جہاں کے وہی ہیں</p>	<p>۱۳ اور ہے کاش وہ ہوا میں جہاں سے یہ بھی کہاں سے کہ ہے غریب وہ وہی ہے جس نے غنیمت کہے ہر اک کہتا ہے وہی سال کی توقع</p>
<p>۱۴ کسی بیچ کے ماں باپ مر گئے دونو اکیلا رہ گیا بچہ گزر گئے دونو</p>	<p>۱۴ بدلتی رہتی ہے رنگ زمانہ کی صورت تغیران میں بھی ہے آب و دانہ کی صورت</p>
<p>۱۵ جو خوش نصیب ملاں ہے ان میں جو مری ہے تو وہ سخن چکشیں ہوا کہاں اگر اس کو علم یا فن میں تو صرف دیکر کہے ہوا کہ دوست نہیں</p>	<p>۱۵ معلوم ہیں کہ پڑھتے ہیں ان لوگوں بڑے نام خدا کے ہیں مستعد گویا حدیث و اہم قرآن کا ان کا کیا کوئی لوگ ہے یہاں کوئی نہیں</p>
<p>۱۶ کوئی نثار کہیں رشک کا شکار وہ ہے کسی کی آنکھ میں گل ہے کسی میں خار وہ ہے</p>	<p>۱۶ جو فلسفہ سے مطابق ہوا دتنا مانتے ہیں فضول و طول امل مابقی کو جانتے ہیں</p>

<p>۱۳۴ نماز اور روزہ کا جو حکم ہے وہ یہ سب تو ہمیں سب سے پہلے بنایا گیا ہے اور بعد میں وہ لوگوں کو پڑھنے سے اور نیکو اعمال سے</p>	<p>۱۳۳ جو شریعت جو یہی ہے کہ یہ سب یہاں پر ہے کہ یہ سب ان کے لئے ہے اور ان کے لئے ان کے لئے ہے اور ان کے لئے</p>
<p>ترقیاں ہیں بظاہر تنزل اصل میں ہے جوانی آنکھ میں ہے خار وہ گل میں ہے</p>	<p>اور ہی جو پھول سے خوشبو گرا دے کھار کے لیا زمین نے آغوش اپنی پھیلا کے</p>
<p>۱۳۵ ہے دونوں کا حکم ایسا ہی ہے کہ اگر کسی نے اس میں سے شریعت سے کوئی چیز بھی ہٹا دی تو وہ روزہ کے پانچوں ارکان سے</p>	<p>۱۳۶ اور اگر کسی نے اس میں سے کوئی چیز بھی ہٹا دی تو وہ روزہ کے پانچوں ارکان سے</p>
<p>حقوق بندوں کے بھی حق کے ساتھ جانتے ہیں ہر ایک حکم شریعت کا دل سے ملتے ہیں</p>	<p>اجل نے دم جو دیام نکل گیا ہے ہے مٹا وہ نقش تو نقشہ بدل گیا ہے ہے</p>
<p>۱۳۷ انہیں وہی کہیں کہیں ہے کہ انہیں وہی کہیں ہے کہ انہیں وہی کہیں ہے کہ انہیں وہی کہیں ہے</p>	<p>۱۳۸ وہاں ہے جہاں ہے یہاں ہے یہاں ہے جہاں ہے وہاں ہے یہاں ہے جہاں ہے وہاں ہے یہاں ہے جہاں ہے وہاں ہے</p>
<p>دراختوں سے کھٹے ہیں پہ پھول مدت میں حسین کی گل حکمت ہے انہی طینت میں</p>	<p>نظر کے سامنے ہے نور عین کا مرنا تڑپ تڑپ کے مفضل حسین کا مرنا</p>

<p>تمام است در این سخن سے دست آگاہ وہ نہ سنا پڑھا وہ بار بار وہ کجا کجا وہ اتنا یاد رکھتا ہے کہ وہ تم کو وہ وہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ یہ</p>	<p>کی نصیب علی کہ ہے اس کی بندھا ہے مانتے پہ پہناتا ہے پہنوں کھ کھ کی خاک میں اس دن اول کے کھ رہتوں کے یہ ہیں تھے شہدوں کے</p>
<p>جہاں نزع کی کیا کیا ہی ہل نکھوں میں وہ اس نکھیں مٹی ہوئی پھر رہی ہیں آنکھوں میں</p>	<p>وہ گل کہ سینچا تھا آب حیات سے اس کو ملایا خاک میں خود اپنے ہات سے اس کو</p>
<p>جی کی تیروں تاروں کو تمام عمر زانو میں جو نہیں وہ میں سارا دار ایک پہ پہنوں جو انوک کے اوسے کو وہ ایک نہیں</p>	<p>ازب سے کہتا ہے کیا منہ سے کہتا ہے بجائے شہدوں ہے کہتا ہے شہدوں ازب سے کہتا ہے کہتا ہے شہدوں مجموعہ سے ان نہیں جی نہیں</p>
<p>نہ میرے ماہ کا وقت کال آیا آہ زوال مہر سے پہلے زوال آیا آہ</p>	<p>پسر کا رنج ہے اون کا مگر ملال نہیں شہادت علی اکبر کا بھی خیال نہیں</p>
<p>سبب غم نہیں سبب سے جو کجا نہ زانو سے کا پائے نہ شہدوں نہ زانو سے کا پائے نہ شہدوں نہ زانو سے کا پائے نہ شہدوں</p>	<p>جناب جو حضور کا چہرہ نہیں حضور کے خوف اللہ تھے جو نہیں وہ تھے زین کے ہنار اب جو نہیں پیر کے باغ زوال بڑی حسین نہیں</p>
<p>کہیں نہ ہم سے جو کہہ آرزو نہیں ہیں ل میں تمام حسرتیں گھٹ گھٹ کے رہ گئیں دل میں</p>	<p>بڑے پسر تھے نہ کیوں باب کے وہی ہوتے جو زندہ رہتے امام زمان و ہی ہوتے</p>

۳۱
مگر حضور نے مطلق نہ آہ و زاری کی
دل کو ملاؤں غم چھپ گیا وہ
پیارے دل کو ملاؤں غم چھپ گیا وہ
اندھ بھیا گیا دنیا بومی نظر میں سیاہ

۳۲
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۳۳
مگر حضور نے مطلق نہ آہ و زاری کی
دل کو ملاؤں غم چھپ گیا وہ
پیارے دل کو ملاؤں غم چھپ گیا وہ
اندھ بھیا گیا دنیا بومی نظر میں سیاہ

۳۴
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۳۵
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۳۶
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۳۷
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۳۸
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۳۹
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۴۰
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۴۱
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

۴۲
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں
مگر اس کے بچنے سے جو غم میں

<p>بہاں میں یوسف شہید کا جواہر نہیں نوال جبکہ یو ایسا یہ افسانہ نہیں جی کی شکل کہ نشان ایو تاز نہیں خدا کے فضل سے کیا کو بر نہیں</p>	<p>یہ گھر کے ہیں با جس میں سید العباس زید بن سہل سے تھی ارشاد دار الی پہلو چلی وہ حضرت سید کی ماں کو کہتا یہ حکم آیا تھا کہ نئے میں اس بدست کا</p>
<p>یہی ہے خاص مرقع حبیب داور کا حسین صبح کو منہ دیکھتے ہیں اکبر کا</p>	<p>امان دو علی اکبر کو شیخ و خنجر سے ہیں عرض ہے فقط ایک حسین کے سر سے</p>
<p>شہداء کہتے ہیں یہ بعض ممالک میں کہ حضرت علی اکبر جوں کہ بتاویں امام حضرت ہوتے اگر نہ ہوتے تو ہیں بہاں بہاں ہوا واقعہ نشان اکبر ہیں</p>	<p>کہ وہ ایک شہید ہی ہے ہر شہداء سنا آیا کہ نبی م اہل جس ان و ابواب کہ ہاں ہے جہت شہداء سے رنگ ان کو تو اہل موت اور</p>
<p>فروں شرف میں شہیدوں سے کم ہیں حضرت امامت ان کی ببدل ہوئی شہادت سے</p>	<p>میں حق شناس ہوں قبلہ سے منہ نہ مڑوں گا نہ مر کے بھی شہ والا کا ساتھ چھوڑوں گا</p>
<p>عزیزان کو چھوٹی ہی بی بیوں کا تمام بی بیوں اور وراں بی بیوں تو بارہ کہ نسبت کو اور بی بیوں کہ باجوب شرف مندوں کا بی بیوں</p>	<p>یہاں سے ہو کہ داد کھل دیا مر کے خدا کے دین کو کیا جلا دیا مر کے عقل و فہم کا در نہیں دیا مر کے پیر کے پادشہ کو چھوڑ دیا مر کے</p>
<p>عجیب حال تھا الفت سے ام لیلے کا مکابہ کرتی تھیں منہ اپنے ماہیسا کا</p>	<p>عجب ادب سے قریب حسین اکبر ہیں پدر سر صانے کو ہیں پائینی کو دلبر ہیں</p>

<p>خدا کا نام کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ توحید والہ بہت شکر اور امتیاز ہے یہ بڑی بڑی کمال اور عظمت ہے خدا کے بندوں سے فطرت میں بہت</p>	<p>تو کہتے ہیں کہ اللہ ہی ہے وہ کہتے ہیں قدرت کا خلق ہے جیسے حق ہی ہے اگر کوئی اور اللہ سے جھٹلے گا خدا کے بندوں سے</p>
<p>یہ کہتے ہیں کہ بڑے معنی ہے دل حسین بنیہ بنی نے بیعت کی</p>	<p>تریب رہا تھا خدا کی میں اس قدر کہتے ہیں کہ ایسا صاحب کو شر کے ہات پر کو</p>
<p>انہی ناموں سے اب اللہ کے توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید</p>	<p>اب اللہ ہی ہے وہ توحید اور توحید اللہ ہی ہے اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید</p>
<p>تمہاری جعفر صادق نے کی یہ عظمت بھی کہ سب شہیدوں سے پہلے پڑھی زیارت بھی</p>	<p>بتائے تو یہ کوئی نام ہیں حق پر کہ خاد مان امام امام ہیں حق پر</p>
<p>خدا کے بندوں سے توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید</p>	<p>توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید توحید اور توحید اور توحید</p>
<p>کہ یہ تھا علی اکبر یہ رب اکبر کا پلایا نزلت میں ساغری نے کو شرکا</p>	<p>ہم اہل حق ہیں امام ہدای کی جانب میں خدا کی اک طرف ہم خدا کی جانب میں</p>

<p>تو کہ اسطرح پیدا ہوئی ہے سر میں چھوٹا لکھو میں ملک و پیمو بھی سمون حضور کے رفا سستی نہیں انصاف کہا جمعی سے لے کر شکر بیان کیا انصاف</p>	<p>زنی ہو چکا جب شاہ کہ بلا بیزار اٹھکے ہاتھوں سے وہ خار ہوا چھا اور ان خانہ داروں کی خاطر اسیر حوس ہوئے بیخ و بن کھنڈا</p>
<p>یہ سنے آگے سرفی سی ہنہ پیروں کے برصا دے گئی اکبر نے دل دلبروں کے</p>	<p>قصا پار رہی تھی قیامت آئی ہے ہر ایک کوئی و شامی کی شامت آئی ہے</p>
<p>کہ انہی کی اور کوشش ہے کہ انہی کی اور کوشش ہے کہ انہی کی اور کوشش ہے کہ انہی کی اور کوشش ہے</p>	<p>تو رزم گاہ میں جنگ از نوہ تمام بالافاق یہ کہتے تھے قتل جہانم یہ بھوک پیاس میں طاقت کی قدرت علی و کرمہ و جمعہ کا زور سب کا</p>
<p>بزرگ جھکے خین واحد میں بھاگے تھے فراریوں میں وہی لوگ آگے آگے تھے</p>	<p>بجا ہیں دیکھتے ہوش و حواس لڑنے میں یہ لوگ بھول گئے بھوک پیاس لڑنے میں</p>
<p>وفا و صفت و صف و شجاعت و شہادت جہاد و علم و دلاور شہادت و شہادت کہ ان مصنفوں سے تھے شاکر ہوس سبک دلائے بیعتن یہ شہادت</p>	<p>بالا اسطرح میں خاص کہ لڑا داس وفاق کو بیعتن یہ کہ یہ لڑا داس کہ یہ گزینہ عالم میں بھٹکے داس صدر سے ان کا ہونے کا یہ قصدا داس</p>
<p>ہذا ان کے سامنے خون بنی بہار ان میں یہ سرخ رو گئے خلد بویں کے گلشن میں</p>	<p>خدا فی بھر سے خدا نے خود انکو چھا شاپے یہ سب ہیں پھول نہیں ان میں کی کا شاپے</p>

<p>یہی ان میں سے ہے جو ان کو نوزائیدگار برایا داشتند بلکہ ان کے گھر کے آوارہ بہادر سے کیا دل دشمنوں کا صہ پارہ پکا جو عرب سے ان میں آوارہ بنا کر</p>	<p>وہی کی حدیث میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حسین کی باتوں سے پورا ہے جو بجلا ہے کہ ہر شکل کے گھٹنے اور اور اس و بال میں اور تو تیار کر</p>
<p>رہنم پہلے ہوسے صدمے آبل طلے پر عزیز پھر ہوسے قربان شاہ نہا پر</p>	<p>اور حضرت مالک میں کچھ نہ چارہ تھا دل حسین کا قرآن پارہ پارہ تھا</p>
<p>تہمہ ہو چکا جس وقت سر ہضم ہو کہ یوسف اس باب سے علی اکبر نشا کہچے تا دم کہ دست چھو بیب درد سے زینا شاہ نے اور</p>	<p>بج کراش اور دم تو جان سے پتا اور تم کو جان ہذا کہ رہیں کہتے نہ کس تو جان اور شہید ہو کے بیت کا وارداں</p>
<p>مگر حسین کی کوئی ہے بھائی کے غم سے پھر ایسے وقت جدا تم بھی ہوتے ہو ہم سے</p>	<p>مخدرات حرم کے غم و الم کا خیال خصوص زینب مفضل کے رخ و غم کا خیال</p>
<p>کہو باتوں سے تمہوں کو اب جا گیا تم آیت ہو کہ کی وقت ہو گیا وہ کہتے ہیں کہ کرا کہ ہو گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کرا کہ ہو گیا</p>	<p>وہ کہتے ہیں کہ کرا کہ ہو گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کرا کہ ہو گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کرا کہ ہو گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کرا کہ ہو گیا</p>
<p>کہا پسرنے یہ کس طرح غم ہے کہ شہر حضور قتل ہوں اور خلق میں رہو کہ شہر</p>	<p>پھر اس پر صدمہ یہ پھونچا تو مرنے لگی خدا کو علم ہے کس کس کی موت آئے گی</p>

<p>۱۰۰ زانہ بھول گیا ہے غیفین کی دغا خیز خیر خیر کہ اگر ایک یہ عورت دستور محض خیر کو بھیجتے تھے ظہور اگر آپ جانتے تھے ہم جبرائیل اور</p>	<p>۱۰۰ زانہ بھول گیا ہے غیفین کی دغا خیز خیر خیر کہ اگر ایک یہ عورت دستور محض خیر کو بھیجتے تھے ظہور اگر آپ جانتے تھے ہم جبرائیل اور</p>
<p>۱۰۱ حاکم حسین کو جنگاہ سے بچاتے تھے سبب جو پوچھتا تھا کوئی یہ بتاتے تھے</p>	<p>۱۰۱ کوئی لفظ کہتی تھیں اس توڑتے ہو پدر کو لے علی اکبر اکیلا چھوڑتے ہو</p>
<p>۱۰۲ حاکم حسین کا حاکم حسین کا حاکم حسین کا حاکم حسین کا</p>	<p>۱۰۲ حاکم حسین کا حاکم حسین کا حاکم حسین کا حاکم حسین کا</p>
<p>۱۰۳ بنی کی شکل و شمائل جوان میں پاتے تھے ہر اک بلا سے بنی زادوں کو بچاتے تھے</p>	<p>۱۰۳ تمہارا خوف یہ طاری ہے اہل بدعت پر کہ بات اٹھانیں سکتا ہو کوئی حضرت پر</p>
<p>۱۰۴ حاکم حسین کی ملاوت زری بے غم اگر اپنے والد امجد کے ہیں قدم غم عجیب درد سے دل کا سناں ہر کہے ہوئے کے بھیجیل شہ عالم</p>	<p>۱۰۴ حاکم حسین کی ملاوت زری بے غم اگر اپنے والد امجد کے ہیں قدم غم عجیب درد سے دل کا سناں ہر کہے ہوئے کے بھیجیل شہ عالم</p>
<p>۱۰۵ محمد حنفیہ سا کون ہے گھسریں خدا کا نام ہے یا قی خدا کے لشکریں</p>	<p>۱۰۵ کوئی تو چاہئے نصرت کے واسطے پیارے کہو نہ باپ سے رخصت کے واسطے پیارے</p>

<p>۱۰۰ کی آتی ہے اور زور دیا کہ خوش ہلا کی ہوئی ہے یا عام خوش رہوں تو حرف ہے بہت ہا کہ جس دیکھے گا سے اذکار اور کس</p>	<p>۱۰۰ کہ جس کو سنتے ہی عام خوش تھی اور کس سکتا ایسا کہ نہیں زبان تھی تو کیا زہم پہ بیچے گئے دل کو وہ عام کے ہوا</p>
<p>۱۰۰ جو اپنے خون میں یہ نوجوان نہاے گا درق زمانے کا ہے ہے اولٹ بجائے گا</p>	<p>۱۰۰ بیٹھا یا سامنے الکر کو اور پسا رکیا بی کی شکل پہ قلب و جگر نشا رکیا</p>
<p>۱۰۰ کوئی یہ کہتی ہے یا والی دوئی او چھوئی او و یا علی او تیرا رب یہ مہجہ تی ہے علی او نہیں بہشت سے یا فانی ہوا او</p>	<p>۱۰۰ خوش نام تیرت میں تھی علی او عباد کا دل و ریا پوچھتے اور او عام بانہہ کے پھر زور اور کس او امام زور سے تیرہ کو بچا کس</p>
<p>۱۰۰ فلک نے تازہ مصیبت یہ ہمہ والی ہے شیبہ احمد مختار سننے والی ہے</p>	<p>۱۰۰ قضا پکاری کہ اے باخورد ہو زندہ شہید راہ خدا تا ابد رہو زندہ</p>
<p>۱۰۰ حضور نبی ہوئی کی آہ و فغان جو کہ ہاتھوں سے تھا سگلا شفا قبول کر چکا موت اپنی کسرت و فغان تو اپنی جان بچا تم دو تو ہو گاہی جان</p>	<p>۱۰۰ زور حضور نبی ہوئی کے جو کبریا پہلاں بیک بچے کس نوریا لاگو متعجب تھے صبر کرو یہ کہ احتیاج کیا یہ قلب متفکر یہ</p>
<p>۱۰۰ اجل جلوس ہے خلد بریں کا عازم ہے تم اہلیت پیسہ ہو مسبر لازم ہے</p>	<p>۱۰۰ نرالی شان سے دو لہا انہیں بنا تھیں خوشی ہے موت کی پھولے نہیں ساتھیں</p>

<p>۱۰۰ اور فرمایا یہ تھا کہ بیت علی صلا پر گزرا کہ شہادت کا جیتا ہوا شاہ پر صفا وہ ایک اور محنت حضور سزا شرف یہ کہ بنی کے تو ہے سر مل گیا وہ</p>	<p>۱۰۱ بنی کا ہجرت پر شکل و خلق و خلق سب اس جوان کو تجھے یوں یاد ہے زیارت بعد ہجرت ہے واجب التعمیر اسے بھی اسے مانتا ہے اب گروہ</p>
<p>۱۰۲ پھر گران اولی العزم کے بیان میں ہے بنی امی و آل بنی کی شان میں ہے</p>	<p>۱۰۲ حسین ہوتا تھا مشاق جب زیارت کا تو دیکھ لیتا تھا منہ اپنے ماہ طلعت کا</p>
<p>۱۰۳ کہوں خدا سے معصوموں کو سزا نہیں معنی دونوں بنی و بنیوں اور ان اور ان حضرت علم الہیہ میں حضرت خدا نے دیا ان کو اور توحید</p>	<p>۱۰۳ اچھا اچھا الی شقاوت کو سزا نہیں حضرت برکات نہیں سے ہوں انھیں ہوا نہیں ہوں پریشان اور ہم پر ہے آہن ہوں حکمت ہو چکا وہ ہم</p>
<p>۱۰۴ تمام خلقت خالق میں برکزیدہ ہیں خدا کے خاص یہ بندے خدا رسیدہ ہیں</p>	<p>۱۰۴ بلا کے گھر سے مجھے ہات اورٹھاپا نصرت سے یہ بیٹوانی ہے پیش آئے ظلم و بدعت سے</p>
<p>۱۰۵ نشان خالق کو اور بنیوں سے نشان نشان خالق کو اور بنیوں سے نشان بنیوں میں یہ کہ روز کے فرس پانچ ان شہادت کی شقاوت یہ کہ بنیوں کو گواہ</p>	<p>۱۰۵ بنان کے ظلم کو حد ہے بیچاری سید اور حکم کی آفت سے بھلائی کی بنیوں کی اس سے راست ہے وہ فانی کی علی صفا وہ کہ گھر کی یوں صفا کی</p>
<p>۱۰۶ جو ظم کی جان ہے وہ دل ملول جانا ہے پیسے جہاد شبیہ رسول جساتا ہے</p>	<p>۱۰۶ بوردش ہے سیکوں پر ظلم بیہانوں پر بنی ہوئی ہے بنی فاطمہ کی جانوں پر</p>

<p>۱۰۱ اسی کے جوہر اول پر حساب ہو گیا چلا کر پسر سو سے یہ فرمایا یہ کیا بتوں ہے تو سدا بتی تو تھا خدا نے برکت تجھ کو فروجا</p>	<p>۱۰۲ ہر آن صحت ہے دل میں نشا ہو گیا نژاد رحمت آموز لکے اس پر شہید خاص پیکر عوار سب اس پر تمام گھری موادوں کا بار ہے اس پر</p>
<p>۱۰۳ مراد دل کی نہ پائے نہ قلب نشا در ہے ہر ایک کام میں تا کام و نامرادر ہے</p>	<p>۱۰۴ فرس کے ماتھے پہ سہا سنا پھانہ فارس کے کشاکشی میں سب ارمان رہ گئے بس کے</p>
<p>۱۰۵ دراز تیری رعایت کریں جو زوریں کر تیرے علم سے منظم ہو جی زوریں نہ بھگا ہو جو زور و سب جو بھگتیں سنا کی اس کی ہو کے رہے تجزیر</p>	<p>۱۰۶ کراں کلاب بہت زوش و زوم ہزار وہ ایسے دی جی ہوئی غول کے ہوا ہزار اردوں سے ان کی حرکتوں میں کراں کلاب کر کے تیرے ہمتی ہے جیسے سر سے تھار</p>
<p>۱۰۷ مسطایسے کوچھ پر خدائے پاک کرے جو فرس خواب پنہا لم تجھے ہلاک کرے</p>	<p>۱۰۸ یہ بڑھتا جاتا ہے چھپے پرے سر کرتے ہیں فرس بھڑکتے ہیں اعدا کتل دہرتے ہیں</p>
<p>۱۰۹ اردو بہاد کو تیب دراز نام ہوا اردو سے پہلا تیب ہے سلا نام ہوا لاہور کے گلے زیب تو شخرا م ہوا اردو نران کو خطاب سبک نام ہوا</p>	<p>۱۱۰ حوخاب تویش میں جہا ہے اور کھیا سران فوج میں دوا اول موچھیا سبھوں کے جہاں ہوئی اس کا ہوا کراں کلاب سے انیس تے یہی کھیا</p>
<p>۱۱۱ مراد تو شبہ ہوا لکہ سحاب یہ ہے اور اتو سب نے کہا کیوں نہ ہو عقاب ہے</p>	<p>۱۱۲ درو و پڑھتے ہیں بعضے جو سن رسیدہ ہیں جو درو رکھتے ہیں دل میں وہ ابیدہ ہیں</p>

<p>جیب اس کا ایک نمونہ بناؤ وہ صفت اس کا ہے ان کا نام جوان جوان پاک کی توصیف کر کے بالاجمال بنی شکل تقدس میں ہو مالا کمال</p>	<p>پیر جی وہ تو ہیں عزیزان و مکیں خنوم امام مفسرین اطاعت الی تو صوم منکران شان میں ہے ہونہ نظر ملامت ذرا سی دیر میں اکوہے کا تیر ملامت</p>
<p>چو پکنے میں یہ شکل و جیب دیکھی ہے نشانے حسن جناب امیٹرنے کی ہے</p>	<p>شجاع بیشہ رحید ر کے شیر ہوتے ہیں جوان ہاشمی ایسے دلیر ہوتے ہیں</p>
<p>نہا کہ صفت لائق ہے اس کا حضور ہے جس میں اکھٹا ہے کمال نظموں یا کوئی ادھر کہ جسے ایسا بہتر نہ پاؤ پتا وہ کہ ہے اکوہر</p>	<p>اس کا تیسرا نمونہ ہے جلا نازارہ بنی کی جوان کے لیے ہے تم کو ارادہ دکھاؤں شش سناں سے جاہل یہ ہو گی ہے میں اور تم میں یہ تو</p>
<p>غرض یہ ہے کوئی یہ شکل پا نہیں سکتا جیب حق کی شبہا بہت بنا نہیں سکتا</p>	<p>پکارے دل جو یہ نیزہ فرینے سے نکلا بہت سے کینہ دیرینہ سینے سے نکلا</p>
<p>نہا کہ صفت کہ زندہ نہیں مگر وگرنہ کہتے وہ نشان رب کمزوری ادھر وہ تم کو اتنی کی دو تیر کی ادھر ہاں ہے اور تیر ہے کہیں کچھ اور</p>	<p>صفتوں میں جیب گیسٹا یافتہ نکلا وہ شہزاد ہوئی اتنی دو دو نکلا ہر کسی نے نہ مچا توہ کے پیر کی ہونا تیر کی سیاہی میں سناں کی</p>
<p>کروں گا دل سے غریب الدیار کی نصرت کہ فرض ہے پھر ہا موار کی نصرت</p>	<p>نگاہیں خوف سے اعدائے دین کی پھر لگیں ہزاروں جلیلیاں پر تو سے ن میں گرنے لگیں</p>

<p>۴۴۴ شکست نیریز اور جب تو نے ہوا کر اور اور جو ہوا اور دھوا اس کا اور ہوا کر اور اگر ظاہر ہے اس سے ان میں تو بظاہر اور</p>	<p>۴۴۵ ہر میں علی نہ اول اس کے وہ وہ ہر میں زور میں کو کیا نہ ہو نہ حق نہ کہ ہر میں سبھوں کو جھڑ کے باقی ہی سبھوں پر ہے ہو سکتے ہو گمراہ کے ہر میں</p>
<p>۴۴۶ مرگ کے مرکب زخمی نے غیر حال کیا کہ لوٹ پوٹ کے راکب کو پائمال کیا</p>	<p>۴۴۷ بدن میں رعشہ تھا لیکن زباں نہ ملی تھی نہ بھاگنے کی جگہ کش مکش میں ملتی تھی</p>
<p>۴۴۷ زخم زخم سے تون میں تھکا زخم سے تھکا زخموں میں تھکا فقیرانہ زخم زخم سے تھکا ان میں تھکا زخم زخم سے تھکا</p>	<p>۴۴۸ دل اشتیاق کے سنوں کے تھکا اہل کے ذائقہ تھکا تھکا زور کے تھکا تھکا تھکا بدن یہ تھکا تھکا تھکا</p>
<p>۴۴۸ یہ چھو بھی جانی تھی جسکو گڑھی وہ جھیلتا تھا نہ منہ سے بولتا تھا پھر نہ سر سے جھیلتا تھا</p>	<p>۴۴۹ اجازت کر چن شرع پھل یہ پایا تھا خدا کے عاشقوں کا خون رنگ لایا تھا</p>
<p>۴۴۹ قاف کے جو میں کی کے سر میں تھی کسی کے دل کی بہتیں کی تھی تھی کسی کی یہ تھک ساقوں اہل تھی تھی سوال برقی ایک اس کی دشت تھی تھی</p>	<p>۴۵۰ وہ اس کے ہر ہزار کی خدایا کی قدرت تھی جانی کی صورت و نسبت کی تھی تھی جہاد میں ہر ہزار کی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۴۵۰ نہ سوچتا تھا کسی رو سیاہ کو رستہ دکھا رہی تھی سفر کا سیاہ کو رستہ</p>	<p>۴۵۱ لڑا نہ چھوٹ کوئی اسی سبھوں کے چھوٹ گئے ارادے اس سے بیضویے عہدہ ٹوٹ گئے</p>

۱۰۰
دانا تو بے قیمت ہے بیجا ہوا کے
پہاڑے پر سے سوار ان سے وہ بجا کے
پہاڑے سبجان پر اگر اترتا بجا کے
سوس کے وقت سے اترتا بجا کے

۱۰۰
اے بیٹے دل کی صدای پوچھو جس سے
وہی میں اے بھر خضر باوی السلس
اے نہیں کے شربت دیدار ہے بجا کے
اگر نہیں بیدست حضرت جبرائیل

۱۰۰
گر جب بھرنے کسر پر اجل سوار رہی
شکت کمانے کی ذلت گلے کا ہاری

۱۰۰
وہاں گئے تو غم و رنج وہم سوا ہو گا
جگر کی آگ جو بھڑکے گی پھر تو کیا ہو گا

۱۰۰
اے نواز سے اچھی تو ہے سروساں
کڑوا غم سے خالی اور تیرک سبیاں
از بجا اچھی بھئی تو بچی ہے خورشید
دو دو وہ دھوپ دھورن وہ آگ بھیاں

۱۰۰
تو بھئی پھیری عوان نرس بو سخاں
سب ترام عقاب تر کی بیاں سخاں
اچھے چنے کے در پر نہیں آکر سخاں
نرس سے کو سے اچھے بے لہاں

۱۰۰
عطش سے قلب میں شعلے پلندہ ہونے لگے
فلک کو دیکھ کے بے اختیار رونے لگے

۱۰۰
بنور آپ نے اوس نور عین کو دیکھا
حسین نے اوسے اوس نے حسین کو دیکھا

۱۰۰
اے بھوکے تھے ہر سے تو فنا تر ناب
دیکھ کر دیکھنے کا حق ہے جاہر یاب
اگر تیر پیاں کی شدت ہے تو تیر یاب
تو تیر پیاں کے حق سے تیر ناب

۱۰۰
منا کی کو نہ دکھلا ہے یوں کس بھول
تو تو تیر کا سبب ہے تو کو بھول
وہ تیر پیاں کا سبب ہے تو کو بھول
تو تیر پیاں کے سبب ہے تو کو بھول

۱۰۰
بھرا یاد لب خشک امام یاد آئے
اجم غم میں نہ ٹھنڈا کام یاد آئے

۱۰۰
کھا حضور نے اے میرے مہ لقا اکبر
بتاؤ تو مجھے کیا حال ہو گیا اکبر

<p>مذہب دیکھ کر پہلے یہ سوال ہے کہ وہ روئے ہے بہن پہ میرے زور ہے کہ وہ خوش ہے ہر ایک جان کا خواہاں کشتہ دار ہے</p>	<p>مذہب تسلیں اروسے کہ اسی کا نام ہے بچے زہد پورا پورا ہے تہذیبی پیمانے پر دل چاہا ہے گزشتہ حقائق میں کس چھارے</p>
<p>غلام کو عجم و اندوہ پیاس نے مارا طیش نے اور جوانی کی پیاس نے مارا</p>	<p>تمہارے دل کی لگی من بجا نہیں سکتا ہزار حیف کہ پانی پلا نہیں سکتا</p>
<p>مذہب بڑا شکر ہے تو ہوں اس پر تو زبان تو ہم شکر دل کی تلخ چھین لیاں کو کس ایک رہا جاتا ہے اس کی زبان کہہ کر ہوں کھو کر رہ گیا</p>	<p>مذہب میری زبان تو ہوتی ہے تم پر یہ سنے نہ کہے قریب آگے آگے تو زبان سمجھاتی ہے زبان دی زبان مگر حال کے فورا ہوا ہوتے لفظ</p>
<p>یہ کیفیت زلیت کی مچھارہ ہی ہے بے پانی جو ہو سکے تو پلا دیجئے مجھے پانی</p>	<p>کھا حضور پر بے حد عطش کی شدت ہے کہ مجھ سے خشک زیادہ زبان حضرت ہے</p>
<p>مذہب ہزاروں کے دشمن ہیں اس کا حال تو مجھے جس باتوں اور تناؤ اب جو ہوا کو بہاؤ کی حالت عطش سے کراؤں تربیب رہا ہے اس کی شوقیوں ہیں</p>	<p>مذہب بلا سبب نہ تھا تو غم سرور کو نہیں زبان رسول کی چھین میں تو ہے چھین یہ شہزادہ شہرہ بی بی تھی جین جین وہی زبان میں نصرت تھی زینت زبان</p>
<p>دو بارہ جا کے سزاؤں جفا شعاروں کو پلاؤں اب دم تیغ بادہ خواروں کو</p>	<p>یہ دل نے چاہا کہ راحت لب وہاں کو ملے قریب مرگ وہی ذائقہ زبان کو ملے</p>

<p>۱۰۱ اسی بھجے سوا حق تہ نام تو کہہ سکتے تھے خود کو مبتلا پھر کے درد سے چھین ہو گئے دوسرا ادا داری کا پتی ادا کی سے پ نہ نام</p>	<p>۱۰۱ دو بار جب جی اکبر ہے جی اگھو جی تو ہے توں دفا میں شہ جی دفا میں شہ کو سوسے شہ فرنا ہے جی پھاری موت جسے ہو دما ہے جی</p>
<p>۱۰۲ کس کو دیکے کہا اسکو چوستے جاؤ جہاد کے لئے میدان میں چلے جاؤ</p>	<p>۱۰۲ یہ حوصلہ یہ جگر کس کے نور عین کا ہے مصیبتوں میں نیکیوں خوش ہوں حسین کا ہے</p>
<p>۱۰۳ تڑھنے پلا گیا دن نہ ہو پلا گیا کہ سب لادوں سے دنیا کے پلا گیا پلا میں گئے پلا پلا پلا پلا کہ جسے بوجھ جی میں کلا پلا پلا</p>	<p>۱۰۳ پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا پڑھنا</p>
<p>۱۰۴ ضعیف باپ بھی پا در رکاب ہے بیٹا تنہا را کو ج مرا پا تراب ہے بیٹا</p>	<p>۱۰۴ کروں گا قتل ابھی پاؤں گا جہاں تم کو چھپنا دھمیاں میں تیغیں تو ہے اماں تم کو</p>
<p>۱۰۵ یہ علم ہے شجاعت کی پھر اسکا جلاؤں پہ سوئے فوسق کلا شہر کی پلا دی نیچے کے در سے کوئی پلا شہر کی پلا جی حسین کی بین جی و تو پلا شہر کی</p>	<p>۱۰۵ ادھر جڑی تو سفی زبان سے ادھر کو ضعیف ہر گن میں ان سے جب سکوہ تھنہ ان بان سے میان دن سہزہ کی شان سے</p>
<p>۱۰۶ یہ حوصلہ یہ جگر کس کے نور عین کا ہے مصیبتوں میں نیکیوں خوش ہوں حسین کا ہے</p>	<p>۱۰۶ کبھی ہے جو ہروں کی زلف دو سن گروں پر چمک سے برق گراتی تھی فوج دشمن پر</p>

بہارِ عینِ ادوار

<p>اللہ ایک سب سے نہیں ہے سب سے پہلے وہ نہ سیر کا نام اگر کہتا ہے نہ کہے اور سے کہی خدا نال بڑھو اور ان کے قطار کا</p>	<p>اللہ نہیں کہے تو پھر ہی نہیں بنجالتا ہی رہا تو کہو کہ وہ تو کلام و سخن و سخن و صدر تا اور ان کے ساتھ رہا پھر اپنے</p>
<p>دلوں کو گردیا مر وہ ستیز سے پہلے حسام رجب چلی تیغ تیز سے پہلے</p>	<p>گرے یہ خاک پر کٹ کے فرس ہلاک ہوا گہوں کے ساتھ پسے گھن بھی قصہ پاک ہوا</p>
<p>اللہ چکے کہ بن منصفیت سب سے پہلے ستر کی کست سے تم شہزاد چل کے گئی ہیں کی تو تھوڑی گھسی کی بھی اسی جوتی باربری</p>	<p>اللہ ترش ترش کے تیغ کی بھی تیغ تم کی شکل تھے تیرے تم سنال تھا تھے گز کے بھی وہ شمشیر اور اسے تیرے بریسے دل کا</p>
<p>اہل سے تیغ شہزاد نے شہزاد ہی تھی خدا کے قہر و غضب کی یہ سرخ آندی تھی</p>	<p>مسلح بھی ڈھیر ہوئے کٹ کے اور اعدا بھی لہو کے ساتھ برستا تھارن میں لوبا بھی</p>
<p>اللہ غلام حق کی یہ اہل شہزاد ہی کلام باہر ہوئی موت شہزاد ہی سروں پہاڑ سے بات یہ کم ہی دویم دل کے آتر سے تو کور ہی</p>	<p>اللہ ہر خوف و خوف سے اگر کور ہی ہوا کہ کیا کوئی راہ اور گشت تھا دونوں میں وہ فقط باہر اور گشت تھا ہوا گلے کے بہا را غبار اور گشت تھا</p>
<p>جگر کو کاٹ کے لیل کو چھوڑ دیتی تھی یہ اوٹھکے جانی تھی جب موت جان لیتی تھی</p>	<p>اشارہ تھا کہ مناسب ہے ہمہاں نہیں جہاں پر خاک ہے اگر سے جب جوان نہیں</p>

<p>ہم کو یہ سیتا کر تھی تیری جانی تیرا خیال تھے تیرا اور خاک پر کشت موت زار سزا تھی جس در کشت بڑی تو پاپ نوس کی میں ایک ہفتی</p>	<p>یہ زمانہ کہ دیکھتے ہی دل کی تیرے جو میں شوق تھا دل بھی تو اب پہ تو طلب خسروں سے فغانی زاریا کہ ایک پر ہے پر شکر زنجیر</p>
<p>بدن سے روح نکلے ہی چھانی تاریکی عشی کے پردے میں آئی تھی موت تاریکی</p>	<p>یہ بزدلی ہے کہ گویا کسی میں جان نہیں تمام فوج میں کیا کوئی پہلوان نہیں</p>
<p>یہ بزدلی کی پوری اور سن پہلوانوں پر تیرے گراہ کے ہوا تھی تیرے سچ یہ تھا کہ زار زار زار زار زار زار کہا وہ جو میں ہفتی ہے کہ میں گراہوں</p>	<p>اور جو میں تیرے زار زار وہ اور تیرا دل وہ جو میری تیرے دل کا خیال تو اور میں یہ بھوک کی تھی تیرے سچ ہے ایک کہ میں دور دور اور تیرا</p>
<p>تیرے بھی گرز بھی ناوک بھی تیغ و خنجر بھی ہیں تو جسم پر بیسر بھی بار ہے سر بھی</p>	<p>ادھر ہے پانی کی افراط شکل راحت کی تمہارے صبن کی حد ہے نہ اسکی جزأت کی</p>
<p>تو ابن سعد کو آیا نظیر ان کا رنگ کہ ان لوگوں کے ہو سے وہ وقت ملا رنگ تیرے بچے بچوں کا اور بھی ہے جو رنگ خبر ہے اور اجا ہے ہم پر رنگ</p>	<p>یہ جو میں تیرے صبر شامی اور رنگ تھا کہ تیرے رگڑوں میں ایک رنگ لفظ تھی علم کی زاریا زانہ رنگ تو جینے ہے سب فوج جہان جو رنگ</p>
<p>جینیں یہ جن تیرے نیا دکھاتا ہے کہ رنج پاتا ہے اک رنگ یک جاتا ہے</p>	<p>یہ لازمی ہے کہ بزدل دلیر سے بھاگیں ہزار ہوں بزدلوں کو ہی تو شیر سے بھاگیں</p>

<p>۱۲۱ تیرا زبانی بھی تیرا سہ اور شجاعت بھی تیرا کی زبان ہے طاقت بھی اور ہمت بھی سپہ گری کے لئے تیرا ہے ہیست بھی اور تک دل میں اگر ہے تو گویا راجھی</p>	<p>۱۲۱ تیرے شکر و شکر کا ہے وہ سہارا ہوا تمناں کی کردار ان کو دارا ہوا ہوا مقام از پر تو پہنچا تو افسوس ہوا ہوا جہاں تیرا کا قیام ہے شکر ہوا ہوا</p>
<p>زباں دراز کا پر جوش دیکھنے کا ہے جو دل نہیں ہے تن و توش دیکھنے کا ہے</p>	<p>رجز کے شعر جو موزوں کئے تھے بھول گئے دماغ ہو گیا سن بات پاؤں پھول گئے</p>
<p>۱۲۲ تیرے زانہ میں نہ لکھی جا سکتی کسی تو تو صدمہ منی ہو گئی سے کوئی آگاہ ایک شخص کو برائے ہوئے کسی آگاہ میں کہ وہ ہیں ایساں کھانہ کبھی آگاہ</p>	<p>۱۲۲ ابین کاروں میں کھینٹے لگا دو دھوکا اور صحت سے باہر تھوڑا کے شہرے آگاہ ہمارے بیخ سے بیکار لاف کا چھوڑا اور اسکے ساتھ ہی رہو لکھی جو آگاہ</p>
<p>اجل سمجھے رخ رزم گاہ دیکھتے ہیں یہ بھاگنے کی ہراک وقت راہ دیکھتے ہیں</p>	<p>سخت و اپنی شجاعت میں بھی نمایاں ہو یہ کھیت باغیوں کے خون سے گلستاں ہو</p>
<p>۱۲۳ کہا شکر سے سب زون ہے اسان ہر ایک شکر ہی کوئی تو پوچھا جان یہ ہمت و بنا ہے ہر ایک کا نشان دو دیکھتے ہی زون چھوڑ کر میدان</p>	<p>۱۲۳ کہا شکر سے اسان میں زون کوئی نہیں میں وہ ہوں سیکھتے ہیں ہر ایک کو وہ دن وہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو کیا ہے تو صدمہ وہ دن لکھی سے تو زون</p>
<p>بس اب مقابلہ کے واسطے روانہ ہو کہ ہر زباں پہ تری جنگ کا فسانہ ہو</p>	<p>حواق و شام میں مصراع نام میرا ہے نظر کینز تہور غلام میرا ہے</p>

<p>اس کا حضور نہیں ہو گا غلام و کنیز خورد و کربے بڑا کر بڑی نہیں کو بی بی ختم الملکوت کے تھا فلک پہ ہونے وہیں ہو گیا نوبت کس کے بدتر</p>	<p>اس کا ہاں شہید ہو گیا دارا کو مقام کو وہاں نہیں ہے متقی کہ عمر گیا وہ تڑپوش وہ تو جس وہاں جی کے لئے بنتے تھے گائیکوں</p>
<p>اوٹھائیں سر تو کیوں دیکھیں اہل شرنیچا مثل یہ پتہ ہے بڑے بول کا ہے سرنیچا</p>	<p>بٹھایا رعب کا کہ قریش پر ہم نے بتوں کو پھینکا ہے کبے سے توڑ کر ہم نے</p>
<p>ازبان متی کا تیرے زبان بدی نام اگر سر تو دیکھا دیکھو تو ہم یہ سب سے کیا ہے کہ تیری سانیس بچے جاوے دل و تیرا وقت وہیں تمام</p>	<p>یہ سب اورا کے شکر بہت پاس تیرا زبان کا لے لکھا کہ اروا ادھار علی سبگ تیرا کون روایا</p>
<p>اوٹھایا شور سے باجون نے سر یہ مقتل کو عوس مرگ کا دولہا بنایا اس یل کو</p>	<p>رہ خطا کو طریق تو اب سمجھا ہے کہ اب تیغ کو دریاے آب سمجھا ہے</p>
<p>شہر بہت کا صلہ دی اگر چہ خوف نثار مگر خشت نثار اور دست سر سوار وہ کچھ نہیں دیکھا میں کس سر سوار بڑا تھا کبھی بچے بہا تھا تھا بوار</p>	<p>کہاں ہے اس سر سے سنی سے ہوا یہ حق لاجتہاد با ہم رو بہ رو رہے میں اس کا اہل نہیں تو نہ اپنا سوار مخ حذیر سے کا سر فیر کا بھروسہ</p>
<p>غضب کا غیظ میں تھا اضطراب سرکش کو نہ وار کرنے کی ماتی تھی بار سہر کش کو</p>	<p>تمام پیاسوں کی جان حزیں بولوں پر ہی شکستہ ہے خم گردوں زمانہ ابتر ہی</p>

<p>۵۱۱ جہوں میں تجھے کہوں صحرانہاں تو تیرا ترجمہ کی صورت سے نزل ابرار تو جب اپنے بچوں کی کہ باغبان تو دکھائیں دھونڈتی ہیں تو کہاں تو</p>	<p>۵۱۲ تو اپنے بچوں کے لئے نہیں اچھوتوں ہوا میں ادا کی تو ہر وقت ہر بچوں شہید تو م کوئی کہتا ہے کہ تو پراس شرف کے بھی تو بن نہیں لے</p>
<p>ہمارے پھیر دن لے رشک فتاب نکل سحاب غنیت کر لے سے اب شتاب نکل</p>	<p>یہ کوششیں ہیں نہ عزت کی یاد گار رہی نہ کوئی شخص عزا دار و سو گوار رہی</p>
<p>۵۱۳ نہ انکو علم و نہ خبر ہے نہ دین و نہ دین کا وہاں ہے کہ کو گویا یہ ہوتے ہیں اہم برتے قہر ہے اس اسلام کے تمام اہم</p>	<p>۵۱۴ یہ دین ہے وہی تو ہوا کار و خاتم شہید تو م گریہ ہے واجب الام کہ حسین کو روئیں نہ بھون و سک فقط عداوت ای بی ہے اسکا</p>
<p>نخل ہے رونے کا ہنستے ہیں اہل ایمان نماز روزے کو رکھا ہے طاق نسیاں پر</p>	<p>نیا ستم کیا عشرے میں اشکباروں پر کہ بند کر دیا پانی بھی سو گواروں پر</p>
<p>۵۱۵ زمانہ سازنی وہ کارنی و ذفا بازی تعلق و حسد و کمروتی و رازی فراق و غیبت و ہستان تو قرسانی زین و فوغنی و ریا و غازی</p>	<p>۵۱۶ اگرچہ ہر گھو کو گویا نہیں معمول کہ ہو خالیف و کہ ہوں اداں معمول کہ تم ہوئے لاہور میں خلیفہ معمول نہ انکار کے لئے تو ہوں کی تو معمول</p>
<p>یہ سب صفات رذیل انکی آج کل میں ہیں زباں پر نہیں لاتے جو باتیں دل میں ہیں</p>	<p>جو پائے رتبہ معراج پشت اصحاب پر چڑھا میں پھول نہ اوسکی شبیہ مرقد پر</p>

<p>۱۰۱ ہرگز نہیں ہے میں تو ہوں اسے تر عیب عجب نہیں کہ او نہیں قاتلوں کی اولاد ہے پر وہ پوچھی ظلم تیرا وہ ان زیاد کہہ جاتے ہیں مذکور علم کی اور دودار</p>	<p>۱۰۲ یہ کھڑکیوں کی ان بن ابی نصر سے کہ جیسے سخن جہاں اور تو ان پیک سے بے خبر کہ یہ مستحق ہے لکھ سے ہر اس ملک کے بے خبر جہاں میں نہیں</p>
<p>بیان ظلم میں ظالم کی ہتک عوت ہے غلط یہ کہتے ہیں مظلوم کی اہانت ہے</p>	<p>مواظت کو چھوڑ دینے حکم ان کا ہے اور اس کا ترک موالات نام رکھا ہے</p>
<p>۱۰۳ خدا کے بہت سے پروردگاراں جن میں جن پر تو ہیں بے شمار پروردگاراں خدا اس کی سے زیادہ نہیں ظلم سے حد نہیں سزا میں سزا دہاؤ اور ان</p>	<p>۱۰۴ کہاں ہے کہ ان میں پہنچ گیا ساقی یہ تو شمع حق میری آتی خضرا ترس فراق میں سب جہاں میں پائی ذرا شیر عجب خضرا دکھ ساقی</p>
<p>جو ذکر ظلم سے تو ہن انبیاء ہوتی زباں خدا و نبی کی نہ آشنا ہوتی</p>	<p>جہاں پاک کے پر تو سے بزم دیں چلے ظہور مہر سے ہر ذرہ ز میں چلے</p>
<p>۱۰۵ وہ ہاں تو کتنا کنناں جناب کی اور وہ بیان کرتا ہے سب جہاں ظلم جہاں وہاں تیرا وہ جہاں تو کتا اور کتا</p>	<p>۱۰۶ خدا کے حضرت عیسیٰ کو جہاں لاساقی جہاں کو دل سے شکر لگے لاساقی یقین معرفت کر پیا لاساقی</p>
<p>کلام پاک خزانہ ہے علم و حکمت کا دلیل عصمت مریم ہے ذکر تہمت کا</p>	<p>ہر ایک قلب میں توحید کا تجلا ہو بس ایک دین ہو اور ایک رنگ نیا ہو</p>

<p>تسبب از آنکه سستی ہو کر کمر بولے غصے شیبہ بی جیندہ وی اہمیں تری دی کرا وہی ہے فلج بنجوت ہی ہی</p>	<p>وہ ذوالفقار کی ہوم سے دراق کاٹ کے سر میں کھلے بھڑو پوسا کہ قطع سے وہ اجلی پاری ہی تھو بار نصیب</p>
<p>ہوئے شہید وہ چھپیں سال کے سن میں ظہور ہو گا ترائیں سال کے سن میں</p>	<p>خود اپنے آپ پہ لنت یہ بولت جائے سقر کی راہ میں ناری ٹولت جائے</p>
<p>دیا جیتا کہ اپنے بونے سے شہید کی ہیں سیاہیوں میں پر شاہ کمال ہوا حسین کمال ہمارے مصر میں سستی کو اور</p>	<p>یلا سے شاہ زری کہ اسے بھجری پراں نشہ تھا م سالی اور بھجری یہاں بہت کا دشمن کہوں تو ہوتی ہوئے کہیں صراہ ہوں کب تھری</p>
<p>عطا تجھے بھی وہی شکل بے مثال ہوئی دو آتشہ سے لحم خانہ جمال ہوئی</p>	<p>جو اس موت نے کھوئے دماغ نخل ہے نہ اسکو مصرع موزوں کہو کہ بھل ہے</p>
<p>ظفر و شہ کے ذرا در میں کھینچ حبل مصطفوی میں جلال تھوی وہ ذرا گل چلا دار اپنے پر کھان موزی دو ذرا بیخ میں ہو توں کو چاہتا ہے</p>	<p>دو دم ہوئے ارکانک پر دم نورنگ دو دم تو پیکے کو اکتھو کب تھو حسام سے علی اکبر نے کروا پو تو ہر ایک تروا پیکر کس مخالفین کھینچ</p>
<p>عناط جو ہو گی تشکیل سست مصرع ہے ہلال تیغ سے اک دم میں صاف مطلع ہے</p>	<p>عروضیوں لے کہا یہ عود ض سنی ہے کہ چار رکن کی قطع تیغ نے کی ہے</p>

<p>پہلا کر علی البر جب کی تیر تمام فرق کا ہرشت سے حال تیر سرور پیر ترقی تیر تیر چوکے جہاں سے تھے لاغیر تیر</p>	<p>یہ تھے اداں سے کیا بد بخل تیر یہ بیوں کہے کیا حال تیر بہا اداں سے دولت والی تیر کہنے تیں شیبہ ریحل تیر</p>
<p>توت ہوتا تھا آئی شکست کی نوبت سپہ نے آپ بجائی شکست کی نوبت</p>	<p>بیزید مستحق دولت و خلافت ہے او سے کے بندے ہیں جس سے ہماری بیعت ہے</p>
<p>جب غموں سے بھر کر سید کی صورت کہ میں بھی میں بی بی تارہ کی صورت نہاں ہے حال میں اور میرا ہی صورت پہنچے تیر اک یہاں کہ صورت</p>	<p>ابان جہاں علی اکبر شیبہ تیر کی تو اب سے کی بہ کف شکل مصطفوی ہماری رائے کی کوئی سید ہر تیر تو فتح ہوگی تو پادشاہت و زاری</p>
<p>ہر ایک شخص لڑائی سے جی چراتا ہے بگڑ کر کے یہ باتیں کوئی سناتا ہے</p>	<p>لڑا دو جان لڑائی میں تو بھلائی ہے دگر نہ موت ہے یا عیش سے جدائی ہے</p>
<p>ہر شہر میں بھی اسکو بھجوری کران میں خدا کے بھی مرضی کرتیں تو پیمان بچا جو کو نہ تمام ہوائے گایان بجا کر تیں دوران دراز سے نران</p>	<p>تھے فرقہ ہونی پھر تم کو راہ کہ سپاہ میں پھیل گئی کا شہزادہ اداں ہوا تو سنوں کا اب ستادہ دکھا یا تیرا اکہلے فتح کا جاوہ</p>
<p>گناہ شکل پیر کا بھی مٹانا ہے ہمارا دو نوجواں میں نہیں ٹھکانا ہے</p>	<p>کشش سے موت کی اشرار سوئے نار کچھے بہت سے دار پہ نیزہ کی نیزہ دار کچھے</p>

<p>سنان اگر تھاری ملامت تو تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری</p>	<p>یہ کچھ بیویاں ہیں تمہاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری</p>
<p>جلال میں علی اکبر جگر کو پھرتے ہیں پیادے ہوتے ہیں لپسا سوار کرتے ہیں</p>	<p>کسی کی دوش یہ تلوار پر گئی ہے ہے بنی بنائی لڑائی بگڑ گئی ہے ہے</p>
<p>وہ ایک زمانہ تھا کہ ایک زمانہ تھا کہ ایک زمانہ تھا کہ ایک زمانہ تھا کہ</p>	<p>یہ کچھ بیویاں ہیں تمہاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری</p>
<p>بڑا گناہ ہے ہمشکل مصطفیٰ کا قتل تمام ملک عرب کا یہی ہو گیا قتل</p>	<p>غضب کا گرز لگا ایک فرقہ اقدس پر تمام فوج نے تیغیں لگا پس بکس پر</p>
<p>یہ کچھ بیویاں ہیں تمہاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری</p>	<p>یہ کچھ بیویاں ہیں تمہاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری تھاری ملامت کی تھاری ملامت تو تھاری</p>
<p>ہجیبہ ورد سے میداں میں رونے آئے تھے حسین داغ پسر اور لاش ہو گھٹائیں گے</p>	<p>فرس سے گر کے نداوی کر ائے بابا اخیر وقت بہ صورت دکھائے بابا</p>

<p>شاہ خوش اسے تو مہیا کہ جسوں شاہ عزیز ہو گیا وہ بیٹا تو وقت آ گیا کہ تیر پہا راہ سرور مجری اور کہا کہ اور اسے نصیب</p>	<p>شاہ تیرا بیٹا ہے اسے اس کے لیے لولہ شہزادہ سے اس کے لیے لولہ یہوں سے تھے زیادہ موزوں تیرے کہ ہے یہی وہ پاسی کا اور بظاہر</p>
<p>رنگول پاک کا جامہ طلب کیا شہ نے سحاب نام عمار طلب کیا شہ نے</p>	<p>نہ لشکرے نہ سپاہ نہ کثرت الناس نہ قاسمے نہ علی اکبرے نہ عباسے</p>
<p>شاہ تیرا بیٹا ہے جو عروس بواہ زینت زورہ رسول کی بیٹی کسی شکر لگا کی دایہ میں محمد شہزاد شہزادے کے لیے کیوں چلا در</p>	<p>شاہ ایسے بھانے ہیں کہ ہر ایک پر حجاب سپر گلہ دار جو بیٹے کے لیے سب تو ہے اسے اس کے لیے خدا کے یہاں میں دنیا دہا</p>
<p>نکل کے چمنے سے رہوار پر سوار ہوئے روانہ جانب میدان کارزار ہوئے</p>	<p>حسب حق کی جو خوشبوندہ سے آتی ہے پسر کے بچر میں لشکین روح پاتی ہے</p>
<p>شاہ کہاں تیرے سامنے صحت شکر شاہزادہ تھا راہ خدا میں تو خوار تو داد کی لاش کو لائے تھے خوار مزا ہم آسے پورے میں ہوئے خوار</p>	<p>شاہ تیرا ہم ہے آگاہ اس سے کوئی بہاں سے وہ کھنجر جس شخص کو تو دوس بیٹے کو دشمن کھنجر کی مگر شہزادے سے نہیں کے ادا</p>
<p>تو خافلوں کی خبر ذوالفقار یعنی تھی مزار حمت کی سزا موت انکو دیتی تھی</p>	<p>کہاں کا پرسانہ دی راہ دن میں جلد نہ کی بجھلا وہی شرع بھی اور رسم بھی مانے کی</p>

<p>بے لالہ لالہ البرکات لڑ سے تیرا علی کے شہسواروں میں یہ اپنے نہیں بچے پوچھے باقی زمین میں اب طاقت بہا نہیں</p>	<p>یقین ہو گیا مولانا کو بجا تھا خون بوا دانی میں ہوں یہ زکھڑا ہے اب صورت بہت سے لے چھو کہ میں</p>
<p>مگر توت ہوا وہ خیال باطل تھا جگر علی کا محمد کا سینے میں دل تھا</p>	<p>عجیب ظالم بیباک تیرا قاتل تھا شہریرہ و سرکش و سفاک تیرا قاتل تھا</p>
<p>تو ہوا کہ زمین دوزخوں میں بڑھو جو مہر بڑا کے نظر یہ دیکھا ہے ہم میں کت زمین گرم یہ ہو سے ہیں پیمان</p>	<p>صدا کی سن ہوا دس پر بڑی جھڑکی دلازق سے نہ اپنے بی کی چکھتا تھا بھی ہے اس تو وہ تیرا خاص کی خاتمہ ارٹھ</p>
<p>نہ پیاس ہے نہ تڑپ ہے نہ پیڑاری جگر کے خون سے اک نہر ہے کہ جاری</p>	<p>یہ لکے غم ہوا طاری جو قلب حضرت پر بھرنے لگے آنکھوں میں آنسو سپر کی غبت پر</p>
<p>کہ قہر سے جو تیرا تھا ابھی تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>کہ تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>
<p>فرس سے اد ترے لیا گو د میں سر اکر خدا ہی جانے جو عالم تھا قلب مضطر کا</p>	<p>پسند آئی پیاسے کو موت غبت کی کسی نے آنکے نہ انوس تیری نصرت کی</p>

<p>میں کا مشق کے دن ہوتی ہے بائیں نہ کبھی ہمیں یوں قس ہوئے ہیں مرادوں اور اسے کھرب ہو گیا ہیں سزا ظلم کا کھیل اور کھیل سہیں</p>	<p>تو کہ وہ میں لائے کہ پھر کیا ہو گا کچھ نہیں کی اور ہے تم کو لگا کہ حسین کہ بچنے میں صدمہ والا خدا نے چاہا تو اب اسے خیر ہو جائیگا</p>
<p>گیموں میں ہو گی پیوند خاک لے اکبر شہید تم ہونے میں ہوں ہلاک لے اکبر</p>	<p>نہیں ہے زلیست گوارا تمہاری فرقت میں تمہارے ساتھ ہوں گاریاضِ حشر میں</p>
<p>تو پھر سے ہی کی بھارت خیمہ تو کبھی آئی ہیں زینبؓ جو کجا اور اگر تو سے اکبر کا سر در ہے اور اور اس خطہ کو ہمیں لکھتے ہو</p>	<p>شاہدت والا ہے یہ اشعار اور کھلے گئے تینوں میں لائے لایا گیا کہ عجب ملک کہہ سکتے تھے اس اب تو توشہ بہ نسبت سے لائے</p>
<p>ترپ رہا تھا دل شہ فغانِ زینب پر رواں تھے آنکھوں سے السویانِ زینب پر</p>	<p>جنال میں میرے بفضل حسینؑ کو گم وے اور اس حسینؑ کا لعم البل عطا کرے</p>
<p>دکھائے پیر نے یہ نالہ کہ کس میں صفو راستے ہی پاؤں لچکے تھیں اسی طرح نظر آیا وہ شہرِ حجل میں بڑی تھی کہ وہ دن کہ زینبؓ باران</p>	<p>تو کہ نشان کہی تری نہایاں جہی سے پوچھوں میری تو عقل پر لگا کہ لاکھوں بوی پوچھیں حسینؑ کو کہ پھر اس کو تو لے یہ بھگت شایاں</p>
<p>اوٹھا یا جلتی ہوئی ریت سے سر لکڑ کا عنبر پاک کیا چشم پاک دلبر کا</p>	<p>یوں ہی تھی مصلحت وقت تو مناسب ہے مگر ابلوں کا بدل بخشا بھی واجب ہے</p>

حضرت علی اکبرؑ کی عمر

حضرت علی اکبرؑ کی عمر کے باب میں علماء میں اختلاف ہے بخارالانوار سے پایا جاتا ہے کہ بعض نے ۲۰ سال اور بعض نے اٹھارہ سال عمر لکھی ہے۔ ابو الفرج اصفہانی اور صاحب کشف الغمہ کی یہ تحقیق ہے کہ حضرت علی اکبرؑ سب اپنے بھائیوں سے سن میں بڑے تھے ان سے چھوٹے امام زین العابدینؑ تھے صاحب مناقب قدیمہ و ریشخ مفید علیؑ کے نزدیک امام زین العابدینؑ سب سے بڑے فرزند تھے اور حضرت علی اکبرؑ کا نام مشہور ہے وہ منجھلے تھے اور علامہ ابن سنیہر آشوب علیہ الرحمہ نے کتاب مناقب میں عمر کے باب میں دونوں قول لکھ دیے ہیں یعنی اٹھارہ اور پچیس سال۔ میں جب زیارت عتبات عالیات سے مشرف ہوا تھا تو وہاں کے بعض علماء میں یہ ذکر سنا تھا کہ حضرت علی اکبرؑ اور دادا امام حسینؑ تھے اگر وہ حضرت شہید نہوتے تو امام زماں ہوتے ایسی صورت میں ادن کے واسطے بنا واقع ہوا۔ اسکی دلیل میں وہ علمایان فرماتے تھے کہ بعض تبرکات رسولی اصلہ مثل خاتم امام حسینؑ نے علی اکبرؑ کو بخشے حالانکہ معصوم کی چیز معصوم ہی کو دیتے ہیں۔ حقیقہ میں کرتا ہے کہ حضرت علی اکبرؑ کے بعض خصائص نظر آتے ہیں مثلاً ۱۱، حالت نزع علی اکبرؑ میں جناب رسول خدا صلعم کا آب کو شردو کا سول میں بچ کر لانا ایک علی اکبرؑ کو پلانا دوسرا امام حسینؑ کے واسطے ہونا یہ بات اور شہداء کے واسطے منقول و ماثور نہیں ہے (۲) زیارت مبسوط یا وارث میں امام جعفر صادقؑ کا پہلے تو زیارت امام حسینؑ پڑھنا پھر حضرت علی اکبرؑ کی ایک خاص زیارت پڑھنا پھر پائی شہداء کی کیجانی زیارت پڑھنا (۳) علامہ کنزوری علیہ الرحمہ نے ماتین میں علامہ ابن ادریس علیؑ کے حوالہ سے جناب امیر کا ایک شعر لکھا ہے کہ وہ حضرت نے جناب علی اکبرؑ کی مدح میں فرمایا تھا وہ شعر یہ ہے۔
لم تر عین نظرت فیہ من محف بمشی ونا علی۔ جبکا ما حصل حیر نے اس مرثیے کے بندہ ۱۰ میں نظم کیا ہے اس سے ثابت ہے کہ جناب علی اکبرؑ اپنے جدا جدا ہونے کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے جب تو حضرت نے حسن و جمال دیکھ کر مدح نظم فرمائی جناب امیرؑ کی شہادت بالاتفاق سنہ ۴۰ ہجری میں ۵ اور سنہ ۴۱ ہجری میں واقعہ کربلا ہوا اگر یہ فرض کریں یا مانے کہ سنہ ۴۰ ہجری میں حضرت علی اکبرؑ پیدا ہوئے تو بھی ۲۱ سال کی عمر فرمائی ہے۔ ابو الفرج اصفہانی نے تصریح کی ہے کہ عہد سلطنت عثمانی میں حضرت علی اکبرؑ پیدا ہوئے تھے اور عہد عثمانی سنہ ۴۰ ہجری میں تمام ہوا ہے اس حساب سے وہی عمر ۲۰ سال کی قائم ہوتی ہے

جو علامہ ابن شہر آشوب نے تحریر فرمائی ہے (۴۶) علامہ مجلسی نے زاو المعاد میں حنان ابن سید کی روایت سے حضرت امام جعفر صادق سے ایک زیارت لکھی ہے اس میں حسب ذیل کلمات بھی ہیں

۱۱، السلام علیک یا مولائی و ابن مولائی ۲۷، السلام علیک یا وارث آدم صفوة اللہ۔ امام ششم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام حسین کو مخاطب کر کے تو یہ زیارت پڑھے تو تھوڑا سا بائیں ہاتھ کی طرف پھرا اور علی ابن الحسین کی قبر کی طرف منہ کر کے کہہ دیا میں اپنے والد ماجد کے مدفن میں، مثل اس سلام کے اون پر بھی سلام کر۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ حضرت علی اکبر کے واسطے ہی زیارت پڑھو مگر اونکی (علی ابن الحسین کی) زیارت میں بجائے یا وارث ہر جگہ یا ابن وارث پڑھے یا لفظ وارث سے قصد وراثت امامت و خلافت کا کرے کہ وہ حضرت امام نہ تھے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جو علامہ حضرت علی اکبر کو اکبر اولاد امام حسین سمجھتے ہیں اور بدعا کے قائل ہیں اون کے نزدیک اس جگہ نہ تاویل کی ضرورت ہے نہ بجائے یا وارث یا ابن وارث پڑھنے کی حاجت ہے۔ حضرت علی اکبر اگر قتل نہ ہوتے تو امام ہوتے پس اون کی ذات اقدس میں وہ قابلیت موجود تھی جو امام میں ہوتی ہے یعنی وہ جناب بھی مثل اپنے ابا طاہرین کے وارث انبیاء و وارث پیغمبر پاک تھے اور جناب امام زین العابدین کی عمر سو کہہ کر بلا میں ۲۳ یا ۲۴ سال کی پائی جاتی ہے اگر جناب علی اکبر پندرہ سال کے شہید ہوئے تو ضرور اکبر اولاد امام حسین تھے انہیں باتوں کا خیال اس مرثیہ کی تصنیف کے وقت حقیقہ کو تھا۔ صاحب مناقب قدیمہ جو کوئی زید سی شیعہ عالم معلوم ہوتے ہیں یہ لکھنا کہ معرکہ کربلا میں امام زین العابدین تیس برس کے اور امام محمد باقر گیارہ سال کے اور حضرت علی اکبر بارہ یا سائے یا چار برس کے بعض زیدیہ کے نزدیک تھے حقیقہ کو راست نہیں معلوم ہوتا۔ وہ صاحبزادہ جعفر ابن الحسین تھے جو معرکہ کربلا میں ۱۰ برس کے قریب تھے اور شہید ہوئے ۵۶، جناب علی اکبر کی زبان امام حسین نے اپنے منہ میں لی اور فرمایا میری زبان تم جو سو۔ مولوی سیار تقنی صاحب جو بنوری نے اپنی کتاب الکلام الحسن کے صفحہ ستائیس پر جہاں امام کے حصول علم کے طریقہ احادیث شیعہ سے لکھے ہیں وہیں ایک یہ حدیث بھی کتاب خراج سے امام رضا سے لکھی ہے کہ وقت رحلت جناب رسول خدا نے جناب امیر سے فرمایا۔ یا علی اجعل لسانی۔ تمک فمعدۃ قابلۃ عنی کلما تجر فان اللہ یقولک و یقرک بالقرنی و اعطاک

مَنْ عَلَّمَ نَا عَطَا فِي الْاَلْبَنِيَّةِ فَانْزَلَا فِي لِحْيَتِي ثُمَّ كَذَلِكَ اِنَّمَا بَعْدَ اِمَامٍ فَلَمَّا قَضَا سَوْجِي عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيَّ كَلَّمَ
 لِسَانِ وَاكَلِ كِتَابٍ وَا مَا كَانَ وَا مَا يَكُونُ بَعْدَ تَعْلَمُ - اے علی میری زبان اپنے وہاں میں لیکر چوسو اور نگل جاؤ
 جو پاؤ ہر رستیکہ خدا نے تمہیں فہم دیا ہے جس قدر کہ مجھ کو فہم دیا ہے۔ اور بصارت وہی نہیں مثل میری
 بصارت کے اور علم چھلایا تمہیں مثل میرے علم کے۔ سوانہوت کے کدیرے لحد کو نبی نہیں ہے پھر
 اسی طرح ہر امام کا حال ہوا بعد دوسرے امام کے پس جب انتقال فرمایا سوئی کاظم علیہ السلام نے
 تو میں آگاہ ہوا۔ ہر زبان اور ہر کتاب درماکان ویاکون سے بغیر کسی سے سکینے کے اور یہی خصوصیت
 ہے کہ جناب امام حسین نے علی اصغر (رضع) سے بھی ایسا نہیں کیا۔ حالانکہ وہ شیر خوار بھی بہت
 پیاسا تھا۔ مگر اپنی زبان اوس بچے کو نہیں چوسائی صرف علی اکبری کو اس شرف خاص سے مشرف
 فرمایا شاید اسکی یہی وجہ ہو کہ ان میں مادۂ امامت کا تھا۔ پس ایسی شہادت کی کیا مدح ہو سکے
 جو امامت کا بدلہ واقع ہوئی ہو۔ اگر یہ خیال ہو کہ امام زماں صرف اپنی وفات و احتضا ہی میں ہاں
 مبارک اپنے جانشین کی وہاں اقدس میں دیتے ہیں نہ اور کسی وقت۔ تو اور احادیث سے دوسرے
 وقت بھی ایسا فعل ثابت ہے چنانچہ الکلام الحسن کے صفحہ ۲۸۰ پر بحوالہ مینتہ المعاجز و دلائل الامامہ
 یہ حدیث موجود ہے کہ بروایت حکیمہ خاتون امام حسن عسکری نے بعد ولادت صاحب الزماں کو
 طلب کیا میں لے گئی پس حضرت (امام حسن عسکری) نے صاحب الزماں کے سزا دہاتوں اور
 دونوں پاؤں پر بوسہ دیا اور زبان دہن شریف میں دیدی۔ بہر حال یہ بلا کا مسئلہ حضرت علی اکبر
 کے واسطے ثابت ہوا بہنوجوب مختلف روایات معجز کتابوں میں ہیں تو ہر روایت کو شاعر نظم
 کر سکتا ہے۔ ۱۲ بے بصاحت ثابت رضوی۔

رباعیات حضرت ثابتؓ

<p>دیگر نشان عطا اور نام خدا پڑا ہے علیؑ نے اسحق نام خدا بنام خدا کی سے شہادت کا اثر وہ رمضان ہو گیا ہنس نام خدا</p>	<p>رباعی</p>	<p>تو ہاں کب دال و شہر سے کلاہ لول عثمان فیر کا زین میں شاہ کا بول یارب ہے اپنے یہ قدرت کی تم ہوں درست بلکہ بھی تو یاد لکھوں</p>	<p>رباعی</p>	<p>دینا سے علیؑ خدا کا شاہ اوٹھا صیوقی لقب بجز صدق اوٹھا پہلے تو تائب قدیر میں تو راں اورا افاق سے پھر بھٹھ ناطق اوٹھا</p>	<p>رباعی</p>
<p>گنہ ہے صفت اور اور سکے گنہ علیؑ ایمان بوق ہے اور دوجہ ہر علیؑ تو ان ہے یہ علیؑ کا ہمسر جدا پانا علیؑ کے ہمسر و شوہر میں علیؑ</p>	<p>رباعی</p>	<p>کیا تم تیر سلطان والا یت کا ہو ظلم بچا خدا کی قدرت کا ہو رکھا جو تیر دم و دوش بجا کیر علیؑ سلجور نہیں مہم نبوت کا ہو</p>	<p>رباعی</p>	<p>التا کو علم ہے علیؑ کیسے ہیں واقف ہیں محاکمہ دلی ایسے ہیں ہیں نفس نفس بھٹھنے کے حیدر جیسے ہیں بنی اودن کے وحیٰ ایسے ہیں</p>	<p>رباعی</p>

<p>نام تھے علی سارہی خدائی کے لئے اس لئے تھے بہاؤ میں وہ منہائی کے لئے مٹا کر سے بجایا بلکہ تم مردوں کو تھنا تھنا یا عقیدہ کثافتی کے لئے</p>		<p>صہا ہر تھے علی رسول والا کی طرح تھے تارک لذات بیٹھا کی طرح قانع رہے ان کو یہ تادمست عمر گنہگار کو نہ سزا دینا کی طرح</p>		<p>بجراں کہہ تھے میں ہر اوانا ہے بس بید خدا ہی نے بچانا ہے تبارت جو نصیری پہ تھا ہوتا ہے کیا تو نے علی کا مرتبہ جاننا ہے</p>	<p>رباعی</p>
<p>پہلے دنیا حق سے گمراہی کے لئے پھر نام علی میں حسادت کے لئے جسے میں دلالت سے یہ بھیجا تم نے بیجا ہوئے تھے جنھن عبادت کے لئے</p>	<p>رباعی</p>	<p>تو شخص کہ باطل کو بھی حق مانتا ہے کے نفس رسول حق کو بھی شائبے یہی عار حق محمدؐ کا ہے کہ یہ قول حق جانے کا جو ہے وہ حق جاننا ہی</p>	<p>رباعی</p>	<p>تو بھوکا علی سے بھرنی کبھی ہے بھلا دھو رہا ہے جس کبھی ہے کے میں گرا جیسا کہ اراکھان یہ وجہ ہے تو نافرمانی کبھی ہے</p>	<p>رباعی</p>

<p>اچھے کو برکات سے کم اور اچھے بچے پھر علی ہے اور اچھا پھیلے نادان میں دون کی کمر تیرے میں ادنیٰ کو بھی جو علی سے اعلیٰ تھے</p>	<p>رباعی</p>	<p>میں کو کھنسا ہے کھلا جاتا ہے سزا ب نہ دوست سے ڈرا جاتا ہے کیا وعدہ دل کا بابت تیرے بچے سے نام علی ابھی کھلا جاتا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>اگر ان کو کھنسا ہے اور صاف نہیں منہ ان کا نہیں قاتل سے قاتل نہیں جس دل میں پو کھنسا جاتا ہے انصاف یہ کہتا ہے وہ دل صاف نہیں</p>	<p>رباعی</p>
<p>سخت ترین میں ہے وہ بہتر تر و درندہ نہیں دشمن کہیہا دوست اور سخت تر نہیں امید و فائسہ وعدہ اس سے تو ہے جو شخص کہ اوقات کا پابند نہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>کہہ ہے وہ دل حس ہے جو ظالم کو غافل آدب قیب سے باہر ہو مثل آب روان ہوں کپال جھنک بیسیا باطن ہوں ویسا ہی ظاہر ہو</p>	<p>رباعی</p>	<p>عادت بھی نہیں ہوئی کون سے بچے شخصیت پید ہے بھی کون سے بچے منہ کی کسے نے مینا ہے تو اسے تبارت ملکہ کو تو دشمنوں سے بھی کر بھی</p>	<p>رباعی</p>

<p>آرام سے حواس کو زخمی نہ ہو گا جن جان کے تو اور پناہ تو ان میں ہو گا مں جا بجا دوزخ کا ذوق اور کھمبھیں سینہ وہ ستر ہے جس میں کہینے ہو گا</p>	<p>رباعی</p>	<p>عقیدت جس کی عقیدت کا بھی برا ہو تا ہے پھر نیشہ سے بھی سوا ہو تا ہے پھرتی ہی نہیں ہنر سے کلمہ تو لگی کیا گوشت میں انسان خورہ ہو تا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>وہی علم اگر ہو پیرا علم ہے فاضل وہ نہیں میں کھوسے افسانہ میں صنیریوں کا اجتماع مختلف ہے حال ورنہ کہتا لکھے پڑھے بجا ہی میں</p>	<p>رباعی</p>
<p>پیر کی نثر کراں ہے عزت میں گراں نہیں تو قابل نثر صحیح میں ثابت ہر شے کا محتاج توانی میں ذرا پیری میں گنہ گار بھی تو سب لڑتے ہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>طنقی ہو گی دل بواہو اور امیرا پھر قلب شباب ہے بھی تو اور امیرا سمون بڑا ہے کالوں میں تو ثابت رستہ تے نرس کھچھو اور امیرا</p>	<p>رباعی</p>	<p>دل تو رگن ہوں کی گراں با رہی میرنگ دکھائے پیر خزنای ہی نے پوشیدہ نہیں کہ سیاہ بالوں میں سفید بنی کہ چھپایا ہے سیاہ کاری نے</p>	<p>رباعی</p>

<p>پتھرا میں انجانم کھانے کا نام اندازہ کر کے پتھر سے نکال دیا پتھرا نہیں بار بار باؤں میں پھنس جہاں وہ ہے نہ پتھر رنگ سے کاری کا</p>	<p>رباعی</p>	<p>پتھر کی جوتی کا پلوسٹ مسکوم پتھریلی جوتی دھوپ کا سمناسکوم نہ پتھر میں جو بہت ترسنا ہے پتھر کی تھی اہل کا اس کا گھٹنا مسکوم</p>	<p>رباعی</p>	<p>گھٹت سے لول کیوں لڑتے ہو پتھر میں ریاضت کا اثر ہوتا ہے پتھر ہے جو اتنی تپ میں ہر تپک اگر تپکوں وہی تپ ہو تا ہے</p>	<p>رباعی</p>
<p>کیا کیا تھے حق نے اسے مسلمان بنا طاقت دی عقل بخشا ایمان دیا تقدیر پر اسکو توڑنا اسے کمال اسے تہذیب کا ہے زمان دیا</p>	<p>رباعی</p>	<p>مذہب کی زبان باقی وہی کہی ہزار کہیں کئی کہیں باہی کئی سنہو رتے زور زمین دن پر کئی ان سب سے سوا زبان نہدی کئی</p>	<p>رباعی</p>	<p>جب پیشتر دل رفیق سے توڑ دیا بہنے لگی اودھ سے نوا اور توڑ دیا بس وقت کہاں آکر شہ پہنچا اگر کلاس تھتہ تہذیب سے چھوڑ دیا</p>	<p>رباعی</p>

<p>کہا میں دینا میں کہتے دان اردو کہتی باقی ہے غور نشان اردو ثابت کوئی دیکھی ہے کہ ہوں ان اردو کہ نہ ملے گا ذوالا ہے زبان اردو</p>	<p>رباعی</p>	<p>تہیت ہے کہیں کہیں انگریز تو وہاں سے کہیں کہیں سخن چینی ہے اسلام پر تلے ہیں خدا پر انعام چھاتی ہوئی کیا ہے ان لوگوں نے دینی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>بھول پائیں گے جو تم غل بھولیں گے مرید ہیں یہ بھول لینے کو بندوقوں کے ہن کے لئے پھولتے ہیں سال لے منعم مرنے پہ وہ بھی نہیں بھولیں گے</p>	<p>رباعی</p>
<p>پابند تصدیق نہیں و غلط جہول اجاب میں قابل گفت خرد ہے رومی نہیں تو ان دوسرے کا نہیں غصے کہ بچو فی جانے بہا اردو ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>بہا نے سے کہ تم جھلادی اچھا لہجی کہو گے تو برا لہجے کا نفسانیت او سکے تم کو مانع ہے کہو نکر وہ نفس مدعا لہجے کا</p>	<p>رباعی</p>	<p>صنیر بھی ہے تو خاک جہاں لہجے کا جب تم کی طاقت نہیں کیا لہجے کا جہانادہ بخت ہے کہ در جہر و سکوت باطل پہ تو ہے اس سے خدا لہجے کا</p>	<p>رباعی</p>

<p>تقریباً بیخ شخ ہر صحبت سے و اعلا بوق نش میاں ہوا تو فریقت سے دم بھریں بیخالات بہل بہل جانیں تقریباً کیر کی مفاہمت سے</p>	<p>رباعی</p>	<p>تو بھر سے یا حساب کیا بھجھا وزہ ہے کہ امتحان کیا بھجھا ہے دینا نہیں کہوں اب ظاہر و مخدود تو آپ کو اب جواب کیا بھجھا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>ہاں اگر تازہ صدق و صداقت چھوڑ ہاں ظالم تو ہیں قابل نفرت چھوڑ تم تمہاری اگر سارے زمانے کے نہیں چھوڑ جائیں گے بیخوات کی لادارت چھوڑ</p>	<p>رباعی</p>
<p>اسے دل الازم ہے کہ الیمنت العفت نہ بھی ہو اسے محبت تو ہو انسان کی شکل میں ہوا تو یہ کچھ اور ہنہ تو ادریت تو یہ</p>	<p>رباعی</p>	<p>یہ سچی ہیں تجھ نہیں شہزادی انہیں میں کہ نظر نہیں محبت ہے جتنے تھے علم کو وہ توڑ دیں گے اب ہم میں کوئی سہ نہیں محبت ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>یاد رہے کہ کیا تو نے احسان کے نعمت بھی لب سوال بھی بھلا کر ادوں سے نظر تیرا اس کی بنوا مانتا بھی کبھی ہی تو ادوں کے لئے</p>	<p>رباعی</p>

<p>عاق ہے وہی حق کا مجھے عورتانے انسان کا نفس قدرت مزاوانے عالم میں عیال برتنوں سے پہنانے حق کہتے ہیں عالم صغیر انسان کی</p>	<p>رباعی</p>	<p>میںوں کے سنجیب بہان کی آبادی سے تو بد ہیں مال اون کا بربادی کی ازاد ہی ہے چھوڑے ہو بد وضعی باہنی وضع عین ازاد کی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>باتوں آؤں میں میٹھا میں طاری کی واغظ یہ ہے وغظی دل ازاد کی کی کہ سنن مجرمی کی ہے شان لو نفعین ناپاک منہ سے کف جاری کی</p>	<p>رباعی</p>
<p>عادی ہے شیب دور ز سیر انسان اس کے دھول ہے بجھو دینداری کا انجام کو سوچوں سے مسلمان بھلا کر عواری ہے بجز تری بجزاری کا</p>	<p>رباعی</p>	<p>بو کھنڈے را بربوری ہونا موت بچھلا ہے بھیننا بھت اروا ہے کوٹھے پہ کھنڈے ہوا میں سو نوالے اک دن مجھے بندہ تیر میں سونا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>انجیب کے کھیلوں کو شیدا کی ہے چھپا دے تجھے تیر کی تمہاری ہے ثابت یہ موت کا تجب کس ہے مرنے جیسے کی موت فانی ہے</p>	<p>رباعی</p>

<p>جب نزع میں موت کا سارا پہلا شیریز نفس بھر کھلا را اچھا انہو بہکا جا نہیں یہ رن پر صغیر شب زندگی کا تارا اچھا</p>	<p>رباعی</p>	<p>پیری کی آہ سے بزا برفانی سے بُری یہ لے کو اہل سراسرے فناقی سے بُری بزدل کے زانے کا ہوا جب سب مدت مرنے کی زندگانی سے بُری</p>	<p>رباعی</p>	<p>دعا بس بجا ہوں سرب او سکھو دیا تم کو فانوش رہا ہوں کوئی ستم نہیں بات اچھے کو برابر سے کو اچھ نہ کہو</p>	<p>رباعی</p>
<p>علا نے گئے بنا پر جیسے کس پر ہو سہا بڑ سبٹا ایسے کے ہیں جھوڑ پر سچے کھلیے اسلام پتا اب ہوتے ہیں بلا کیے</p>	<p>رباعی</p>	<p>آزاد ہوں تو شوق کا می نزاری میرا فکروں سے جب غلامی نزاری کلاں پو شہر کو اہل آہستگی پوسیدہ شہر ہوا جو غلامی نزاری</p>	<p>رباعی</p>	<p>دینا میں تو دم بھرنے ہی تم سے نجات مانند توئی تو دور رہی تم سے نجات سے تربت پاک تجھ سے مرنے کے سبب بھگوروں سے اداں ہی اتنے سے نجات</p>	<p>رباعی</p>

<p>جس جگہ کو منعم کوئی کیا دیتا ہے جسکو پورا دیتا ہے خدا دیتا ہے یہ ہم ہناک پاک سے ارا رکھوا وہ ہناک کی پیشگی میں شخاوتی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>سے ہناک شخاوتی کر لے لکھو پیر رکھوں تجھے ایتھ نظر اچھوں پیر اچھ سلائے کے خواب سے ظاہر ہے تیری بگنی کے سر اچھوں پیر</p>	<p>رباعی</p>	<p>سرکش دوریا نہیں ہے بد نالی سے پر گھبانے کہیں سر نظام نامالی سے دولت چھین جانے کی نزو تیری بچھا رہے کہوں سہام اسلامی سے</p>	<p>رباعی</p>
<p>عاقلی اچھی نہیں ہے سکتی تیری سے دو ہے مزید نفس پرستی تیری جس پر راتنی اگر ہے اور ادا غور دو بیوقوف میں ہے سکتی تیری</p>	<p>رباعی</p>	<p>سرکش یہ عذار و عینظ سستی ہے تو اگ نہ بن کر ہناک کا پتلا ہے مٹا ہے اسی ہناک عیالک دن بچو آخر کو برسے نول کا سر بچا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>راحت طلبی سے بندک تہی تیری علام بگوش انشائی تیری پختہ ہو رہا صفت سے تو بگوش تیری خوش دانہ پھل ہو رہا غای تیری</p>	<p>رباعی</p>

<p>مضمون سے فوجیب ہم کو فوجی کوئی یاد دینا ہے دونوں اور ہمیں ہم کو سہاگت ہو زبان ہوتی سہاگتوں کو بھلنے سے یہی شہسہ جو خفا ہوئی</p>		<p>افضات قدرت کی نشانیوں دل صاف ہے بارگاہوں اور بین شہادت سے دو آنکھیں برابر کی افضا ہے دشمنان بھی عیسے ہنر افضا ہے</p>		<p>تعمیر ہاں کہ یہ تو تاسیب جو ہو بھلا ہے اسی کوئی کسر ہے بلارہ ہو بھلا ہے اجاے روئی یہ اگر ملجے رداں آوارہ کا مضمون بھی آمد ہو بھلا ہے</p>	<p>رباعی</p>
<p>عاشق غفلت ہی میں جا ہی گیا تو یہ تو نہ کی تو روز گسٹرا گیا شادی کی تو نہ ہی میں کے نہ ہی یہ عمر دو روزہ پاسے کہ باہر ہی</p>	<p>رباعی</p>	<p>دینا ارے دینا کی ایک دن فانی ہے میراں ہوں کیوں دل کو پریشانی ہے ہے قید عیاشات نام اس کی ہستی کا زندہ ہو شخص ہے وہ زندہ فانی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>تعمیر جو وہ پیشیاں اتنی کجا ہاں کہنے ہیں انہوں نہیں پیر وہ جواں کہنے ہیں ہو فخر سخن بچوم اظہار میں خفا کہ قابو میں نہ دل ہے نر زبان کہنے ہیں</p>	<p>رباعی</p>

<p>ہی سے نہیں دیکھی تھی تیری سب کر رہی ہو گی مر کے پتھر تیری ہنچے جنہوں نے مجھ کو صدمے پہنچے ہر بار وہ ہیں کہوں کی مٹی تیری</p>	<p>رباعی</p>	<p>خندان بوجہاں آئے تو کیا خاک آئے لازم ہے کہ ہوتے ہیں بخشاں آئے کھد کھد کے لے کر آتی ہے دل شکنی تیرا تو آئے مر سے پاس وہ دل پہاں آئے</p>	<p>رباعی</p>	<p>اسان سے زمین کا شکر گیت ہر شیا کہ دور کا سفر کرنا ہے ہو تا نہیں کہوں بخیر کی نسبت تو کیا اگر بچھو بھی ایک دن مرنا ہے</p>	<p>رباعی</p>
<p>یہ حال بوجہاں حسن تر نہیں دیکھی حسرت سے لگوں نے سوئے کھدی دیکھی بلاغ دینا میں کوئی دل شکنی نہیں ارباب نشانت کو بھی ہو گئی بچھی</p>	<p>رباعی</p>	<p>کیا زور کسی عجبہ کا مولہ سے چلے خروج ہوا اس باغ تننا سے چلے افس کہ سرد گرد گرم عالم سے کھمکے جب رہنے کے قابل ہوئے دینا چلے</p>	<p>رباعی</p>	<p>جب فہمیں خان عجبہ ہوتی ہے حالت دل کی نہ پوچھو کیا ہوتی ہے اسے پاس بچے تو نہ پوچھو کیا ہوتی ہے اسید بہت بری بلا ہوتی ہے</p>	<p>رباعی</p>

<p>اسنے کو تو اس جہاں میں دیندار ہے پر بندہ از سے دل میں میرا ہے بخون بھی ہوا تو قہر شہیدانی ہو دوا نہ بگاڑتا میں ہر شہیدانی ہے</p>	<p>دعا</p>	<p>ہر امر میں نیت ہے الگ عام حق خاصان خدا پیدا ہیں در عام الگ حق ہو جس وقت تحقیق و بجا ز آغاز الگ ہے سب کا انجام الگ</p>	<p>دعا</p>	<p>ہم کو تو بھی دینی ہے کہ ہر ان اڑیں سجد کے قریب لے کر اڑیں جب اریہ اڑتے ہیں نہ بندہ بھی ہے پس میں نہ کھڑا حسمان اڑیں</p>	<p>دعا</p>
<p>ہا تو کہیں تو بے خطا ہو تا ہے کوئی جا بوم جہلا ہوتا ہے ہر نئی دنیا کے دنی و کج بخوار کیا چاہے ہو نا اور کیا ہو تاکہ</p>	<p>دعا</p>	<p>تو لوگ شخصان طیبے چھوڈ کر لائوں میں گھس رہے ہوں غلام رکھتے تھے چھوٹے چھوٹے لوگ وہ بھی اب برباد گمراہوں کی طرح</p>	<p>دعا</p>	<p>شکوائے ستم کیوں فالک و غوغا بیب کہتے ہو تم کہ ہے وہ تھا میرے ہے تو سہام کا بگو نا تا بہت چھوٹت چھائی سوا تیرے سے ہے</p>	<p>دعا</p>

<p>دینا میں جو کہتی پھرتا پھرتا ہے حاسد کھنڈا غوسہ بھرتا ہے دل بھاتی ہے جو بڑا بڑا غم کے ساتھ بہتا ہے کوئی تارا جس کا دل بہتا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>چلی گئی اوکھا کی سزا تیری بھگا دشمن کو دوست نادانی سے صنّف پیر کی کی قدر کر اب غبارت قس سے نظری کی بہانہ اسنی سے</p>	<p>رباعی</p>	<p>پتھر کی میں کہاں نشان پتھر کی ہے پتھر دن میں تمام عمر کی تری ہے رخصت نہ کچھ موت کا درغاب ہے اعدا ملک موت بہت در کی ہے</p>	<p>رباعی</p>
<p>تہ مخروڑ دروزہ کھرا روزی میں کی یاتو دھنسی کہ مینہ توڑی میں کی لے نفس سر میں اتھو تو دم کے دم صبح شنب بھر تہ سے ماغ سوزی میں کی</p>	<p>رباعی</p>	<p>از در دل پہ ہے صنّف تارا تو افی دھوکا مرنے تک سزا ز زندگانی دیکھو اب تم ہو فی س گھڑ بس کی ثابت اچھوں سے بڑا ہے کی جوانی دیکھو</p>	<p>رباعی</p>	<p>دنیا میں پتھر کی میں حسب معمول گے موم کا یا سزا کا پھیل پھول گے غائب ہوا طشت کھمبہ سہو و نسیاں سب سے بڑا جوائی کے ضرب بھول گے</p>	<p>رباعی</p>

<p>اور غمخوشی کی دو پیمیاں تو نہیں ہے ذہن میں جتنا اچھا خبریہ نہیں پیر کی بھی یہی بنیاب اور کھینچا شیر کی بنا بہت خوب گمراہ نہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>دل تو تاکہ دردمند اور محض حسن انہوں نے پہلے کا سبب لانا دیا اکلوتے پیر کو اور غمخوش کو لا بھوئی ہوئی اچھے کا بھی تارا نہ دیا</p>	<p>رباعی</p>	<p>اگر کسی کو پھرنے کو نکلنا ہوتا ہوں دل روکتا ہے پھر تم پر کچھ آتا ہوں وزندہ جوان مرگ یاد آتا ہے باغوں میں ہوا کے بندے کچھ آتا ہوں</p>	<p>رباعی</p>
<p>کھانے کا مزہ ادا نہ پائی کا مزہ سبب قح ہے ہوئی دوزخ کا مانی کا مزہ بہت بجے تے تے ہے یہ ارہ کے خیال چھانڈ دھنسنے جو اتنی کا مزہ</p>	<p>رباعی</p>	<p>راحت کا خیال اب تو زیادہ کام غم نہیں تو نہیں تنہا کام روز سہ ہوتا کہ اکلوتے کوئی قح جس دن کے کام کا نہ دینا کام</p>	<p>رباعی</p>	<p>مٹی بچو بچو پھولیں غمزدست تیری پہنناں ہوئی زیر خاک غمزدست تیری ایسا بھی کوئی نظر نہیں آتا ہے جس سے اتنی ہوئی اور غمزدست تیری</p>	<p>رباعی</p>

<p>تیرا ہی کے نہیں ضعیف ہیں بے تیر مومنوں یہ زندگی کے ہونش کی ہے پیر جتنی شباب کم سخن اور سب خواہ اوس خواب پریشاں کی کوئی تیری تم</p>	<p>بنا</p>	<p>فوجید کا زور مر سنا یز اول بگڑے ہوئے کام کا بنا یز اول رجعت کا خلاصیت ہے نئے ملک جو مارنے وال وہ بجلا یز اول</p>	<p>بنا</p>	<p>کلن کو بھی وہ چاہے تو کلن کو زندہ رہنے کو بعد مردن کو اس شخص کے کی کرے گا ہم کو ہو ڈارے اپنے پھر بھی روشن کرے</p>	<p>بنا</p>
<p>اگر قرنی کی کیا منزلت وہا کہوں نیکو وہ تو میں رجعت اللہ کہوں ہے خواب اگر کسٹہ سستی ڈوالا بہتر ہے اسے نوری درگاہ کہوں</p>	<p>بنا</p>	<p>مرد ہے یہ بیٹا ر کے تو لا ہے سہا کی میں خون حق کے شہانی کا بینا یہاں ا کے یہ کیوں یا میں شہا ار ڈرتے میں ہے اثر سچائی کا</p>	<p>بنا</p>	<p>شبابش ہے اس فیم بر ا بھی الہام کی باتوں کو رستی سے روحانیت سے ادا ہو ر و سائیں کو نہ شب کی کوئی بجھ</p>	<p>بنا</p>

<p>اہل قوم کا مرتبہ عالمی ہے ہر قوم میں صدر اعلیٰ کے خلاف ہے اہل سکریٹریٹ اور انجمنیہ ان کی اور زبان ملک کی ہے</p>		<p>جو صراط راستہ ہے برتر ہے جل سکتا نہیں خیریتہ وہ راستہ پہلے پھول ہزار رنگ و خوشبو کی ہر مٹیہ دیر گلہ کرتی ہے</p>		<p>بناخت الفت کا قدر دان ایک نہیں کی ہیں تو ہزار زبان ایک نہیں اور وہی اور صحت ہے اور ہمتی کہ جو کردار ایک ہو زبان ایک نہیں</p>	<p>رباعی</p>
<p>ادکچو خوش سے گزارنے والے اور اپنی ادا پر آپ مہمان والے تعمیر بلا خوف کو بڑھ کر کہہ لے بیٹے ہیں احوال میں کرنے والے</p>	<p>رباعی</p>	<p>جو لوگ اہل زبان ہوئے ہیں انہا تک ہے جو ہر میں کہہ جاتے ہیں تاریت اور ان کو سزا بھی ملتی ہے مناستے میں قیبت نہ کرنا بھی نہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>تو دام ہی راستی تھی تو داری باغ خوقان حق کا گلہ نکل پہلے ہی باجوہ اپنا نفس حق کو جان تو زمین انجام میں خدا میں نکل</p>	<p>رباعی</p>

<p>تو آنک دیر کے سب ان میں دیکھ گلشن تو ہے کیا زکھشتاں میں دیکھ ہر طرز میں کامل اور ہر رنگ میں ایسے عمدہ داں کہاں کہاں میں دیکھ</p>		<p>ستاروں میں چاند کو بڑھ گننا جس سے کلا چوڑی ہے وہ ہے رنگ ترا ہر رنگ میں ہے کلام رنگی ہو جو اور بچھراک سے ہے جدا رنگ ترا</p>		<p>جیسوں نما کو کئی آفت زہری تیرے کشت و خلافت شہابی ترکوں کی ہوئی تمام ترک شہابی وہ نام نہاد بھی خلافت زہری</p>	<p>رباعی</p>
<p>صد سحر بھی حق نے عنایت حاصل کیا ہاں اگر سبھا شہزادہ لاک گیا لے جس علی تربت شاہ شہنا اس خاک سے خاک ہے یہ کیا کیا</p>	<p>رباعی</p>	<p>سامۃ بخت ہے بہر و نینا درخت ہے صاغر و کلا یکن ہے خار درخت دنیا ہے کوزہ آخرت کا ناریت ہاں آگہ بختوں کی وہیں کیا درخت</p>	<p>رباعی</p>	<p>تیرے دروغی ہے درگاہوں میں ہیں بندہ در شہزادہ شہابیوں میں ہستہ ہوا ناریت بھی بخت میں ہے ہاں میں ہی گلشن کے ہوا آقا ہوں میں</p>	<p>رباعی</p>

<p>راہم قرآن پہ لایا تلخ یا در اسیرت جو کہتے در امید کی سب در اپنا بجز وہ کہ یا باب علم حق کے ذریعہ سیرھا ہوا سو کس مقصد را اپنا</p>	<p>رباعی</p>	<p>گروہ کی سے اعوان میں بڑا کہو ہے در گاہ در علم تیرا ہے جو وہ ہے نرات کا لطف کے نزل کی جو دیکھو ہیبت وہ ہے کہ نزل ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>میں وہ حضرت شاہ مینوا دیکھا ہے دنیا ہی میں نرہوں علا دیکھا ہے ثابت یہ غور غیب پروری تھی وہی جس مفسر بھی کہ پہلا دیکھا ہے</p>	<p>رباعی</p>
<p>جس دن سے میں خاک در پیمنا تخت تیری علم کی تصویر بن دل سے قافلے ہوں قلب کا پیمنا کشتہ ہوئے تھے ای قلب اگر کسیرنا</p>	<p>رباعی</p>	<p>سے تو تیرے نرنا آیا مجھ الہا ہے ملامت تیرا کی دوجاے پیمنا حبیب قلب ہے ہوئی طلعو انوار شاہ پھر دل کو بھی دیکھ سکتا ہوا پیمنا</p>	<p>رباعی</p>	<p>سے حاجب جبین کب سے اسم اورست آغاز اورست ہے نہ انجام اورست انشا اللہ اس نورا نے لے لے چاند سے میں ہو اجاتا ہے سب ظم اورست</p>	<p>رباعی</p>

<p>اے دوستوں! میں تم سے نہیں نفروں سے تشریح کے صدمے میں باقی میں نہ کروں گے بھول چھوٹے نورا ہے الٹی کے در پھر نہیں</p>		<p>نک نیر اہم بنی بی بی کب و پیر وہی ہوئی تھی بی بی نورا کا دن ہے شان پیوئے سے اور نگ خلافت پر علی بی بی</p>		<p>اے نہیں کے سر میں تھی سب میں گل سے ناز کے پھنڈے والے یہ کوئی نہ سے واد سخن سب مراد اب تک سخن شناس سے والے</p>	
<p>سادات کی قوم بھی بوجہ قوم اکبر واد پہلے کہ ہو سے میر کے ہاتھوں سے تباہ اب اپنے ہی ہاتھوں پر ہم کہتے ہیں لاول والا قوتہ الہا با است</p>	<p>رباعی</p>	<p>اے غلام زبیر نا منورہ زین اسلام کے دو سو بھی زبانی نکل یہ تو کلمہ سنیں کہ اور ہن اردے اندھلا ہو گواں تو تک باقی نکل</p>	<p>رباعی</p>	<p>یعنی آباد کے بغض مجموعہ لا بلخ شرا سے حق کا مجموعہ لا کج سے اہم ہے اپنے پاپا مونی سحر سے در تعصیب و لا</p>	<p>رباعی</p>

<p>ذکر شو کہ خدیو بار بار سی ہے گلزار بہشت کی گلباری ہے اس قدر کہہ گا نام ہے درجین جو خاک و ہوا ہے درباری ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>بلوغت و شہوت و اشتداد اعمال کی پریشانی سے قطع ہوا جو پانی سے بادلوں سے گرہا</p>	<p>رباعی</p>	<p>بہر باہر کرتی ہے اور طوفان ہوا ہے ہر تلائش ابو جبران ہوا دل اور پریشان ہوئے ہوا رہا وہ نے جو جی ہے پریشان ہوا</p>	<p>رباعی</p>
<p>تو پتھی ہے گناہوں سے فیر پتھی تا پتھریل رہی ہے رکت پتھی بادل یہ نہیں ہیں گلے گلے نہایت چھائی ہوئی سر پہ ہے فلاکت پتھی</p>	<p>رباعی</p>	<p>او بچوں دل کو سے اروس گھر پتھی بارش نہیں اور گرم ہوا پتھی بھولے سے بھی جو آکھتا ہے ادھم بادل کو ہوا اور اڑکے سے بھاتی پتھی</p>	<p>رباعی</p>	<p>مہر کو لے گھٹا بہا اور کھلاتی ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہو اچھی آتی ہے دشا نہیں میرا علم کرنے کا جو علم بھی تیرے تیرے ہے کہ وہ جاتی ہے</p>	<p>رباعی</p>

<p>جیسا ہے جو گھٹا کر بات گیری رہ گیا اوجھل اوجھل کے پیرا بار آ رہا ہے گرسنا کا اسے علم جو تیری رحمت کہو کہو نہ تو یہ تو یہ کیجا رہا ہے</p>		<p>یار رب رحیم جو بارش ہو جبالے ہنسی ہو دغ و درخشاں ہے گل کے برسے برابر رحمت ترا بیکار کے حق میں وہ جو ارش ہو گیا</p>		<p>گھنڈی آئیں گے نہ بھرے ہیں دریاؤں کو گھنڈیا پر گرم بھرے ہیں ضابطی دل کس کا تیری الفت ہے بادل بھی تری پیاہ کا دم جو ہیں</p>	<p>رباعی</p>
<p>رحمت تری عام ہے خدائی کے تو ہم خطا تو ہم گدائی کے بادل وہ بھرتا پھلا آتا ہے بجی ہے جو میں رہ نہائی کے</p>	<p>رباعی</p>	<p>دل شربت کیسے تری شہ عاشق اور غم ہے ہم نشی کھول کر ہے بار بار اسے اماں ذوق میں گھسے ہوئے ہیں تجھ</p>	<p>رباعی</p>	<p>راوی کو پیر نشان ہوا آتی ہے سناٹا ہے مگر پینٹا دی بہا تی ہے بادل کے ترقی میں یہ ہے صدر سر پینٹا ہوا - ہوا سے نکلتی ہے</p>	<p>رباعی</p>

<p>اگر اب فوج کے قیام سے اس میں تخصیر جو ان غم سے بے بیار ہیں انکھیں میں ٹھہریں گویا ہوا کب رات میں پھٹے ہوئے پتھر تو کب</p>	<p>برہ</p>	<p>سپہریں یہ کی تیری بندر دی تیروں پہ اوداسی ہے کہیں دی میرا خیال سرور دم عالم دیکھو دن بھر گری ہے رات بھر دی</p>	<p>برہ</p>	<p>سپہریں تو غم تھا تو بوسے کا لاکھوں کی مستعار زندگی کھو گیا ظاہر و باہر میں نہ کھینچے ہو کہ کیا دن پہ بھی سنگ دل نہ تو رہا</p>	<p>برہ</p>
<p>یار بک تک مدت غم تھکتے تھے بارش ہو جاکے زور سے ہنر ہوئے اروینو اسے بھی اب نہیں میں ایسے میرسا دیل تو بیچھو کہ اپنی بزم ترسے</p>	<p>برہ</p>	<p>ماتے ہیں اشک بار ہونے کے اور زنگنہ اپنی دھونے کے پہا سے کی یہ ہے بزم عواک مالک تو بیچھوے بار کو بھی ادا کرنے کے</p>	<p>برہ</p>	<p>گر دوں نے لاسر پہی ڈالی ہے باول کا پتہ نہیں زبان حالی ہے کہتے ہیں یہ ہنر و ہنر حال ہاکم سردان کا ہمیشہ ہے گریختالی ہے</p>	<p>برہ</p>

<p>آندھی میں نہ ہو چھوٹا پنہاں کہ ہو چھوٹا رات آئی تو بچے شرفِ محرابی ایجا ہوئے سے نئے از بچوں گاہ دھرتی جی لباس نو بیدار آئی</p>	<p>بہا</p>	<p>جب سرد ہو اگھر کی طالب آئی جان تازہ میران قاب آئی گرمی تھی غضب کی کھلے ابریلوں دھرتی تری غضب پہ تاب آئی</p>	<p>بہا</p>	<p>نشان میں سب صاحبِ تقدیر ہو مگر نہیں جہاں زون وہ نور ہے تو دل دیتا ہے تجھ اورا کہیں گمروم ہوئے نزدیک آیتا کی دور ہے تو</p>	<p>بہا</p>
<p>بارش میں بہا ز زندگان دیوچکا پتے سے زمیں لباس دھن دیوچکا رگ رگ میں اوراں ہو تو ان جیسے پتے اہتا ہو اچھوڑوں سے پانی دیوچکا</p>	<p>بہا</p>	<p>مگر کول سے پیلک کے جوہت ڈرتا ہوا ہوتا اُن سے پتلے خوف سے مڑتا ہوا دوق سے لگا کر کئی ہو شخصیات عاشق ہو کر تاب خدا کرتا ہے</p>	<p>بہا</p>	<p>ظاہر میں دل م وہ ہوا فاخت ہوا نہی اُنھی کی کیوں نہ حالت اہولت دیکھو پتے تو زبردست یہ نشتر قلم ہر گھوڑی قلمت اہولت</p>	<p>بہا</p>

<p>کے گوش میں مثل گم رنگ آتھیں ہر سہیل کے ذوق ہا سے ہر ایک سہیل ہے ڈاکروں کی آئے آئے ہون ہست جاؤ کہ ذوق ہر ایک کی ہستیں</p>	<p>بہی</p>	<p>پوچھو میں طالعون میں کو شغل پھوڑا لکھو میں تجھ با محسن غلام اب کیا نہیں آرائی ہر شہنشاہی طالعون سب آفتوں سے براہ نکلا</p>	<p>بہی</p>	<p>یار بکس جناب اہل عالم ہیں کس ہمت کو سلطان جمع بھائی طالعون سے بھگتے ہیں جیسے کاش اپنے گناہوں سے بچیں</p>	<p>بہی</p>
<p>طالعون میں ڈاکر بھی لاجل کے سہوت بو تھے وہ سبے بھول کے بھولیں تھے ہوں کی جان میں اپنی تم ان کے بھی تو بات یاد ہیں بھول کے</p>	<p>بہی</p>	<p>طالعون کوئی دولت حا کوئی نا امل پتھر کوئی اپنی ہوئی تمام عالم اپنی اپنی خوفن کے بند ہیں سب کام سے تو دوسرے کے وہ کلام</p>	<p>بہی</p>	<p>دل میں تو نہیں درد بھلاں اور نہیں ہر حال ہے پورے پر نفس سر نہیں قوی بہر دوری اور میت کا ہے نام انسان نہیں کسی کا جو بھدر نہیں</p>	<p>بہی</p>

<p>رنگ و خم دوست سے اگر اظہار قرار دینی کہ وہ دل مند لاکھ ہے دیکھا دل سے نہ پیر سے بڑا اگر انسان کا دل نہیں ہے وہ پتھر ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>وہ قابل روح ہیں تو دیکھا رہ ہیں دور اپنے وطن سے رہنے لگے ہیں انسان کا ذکر کیا کہ تیرا ان پر بھی لکھتے ہیں ترس خدا کے جو یہاں ہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>نہیں کی اگر تم نے پرستاری کی سمجھو کہ بڑی عیب پرست باری کی جتنی کہ رو پا چہرہ باری کی نشان اس میں ہے ازرقی درستی کی</p>	<p>رباعی</p>
<p>گو دم غلامی سے نہ آزاد ہوئی ہنصہہ گو چرخ کی بنیٹ دہوئی کشت ہوئی تو آنگ دھور سے چلی اوپر سے چنگ نہ بھرا باد ہوئی</p>	<p>رباعی</p>	<p>ان روزوں خود غم ہے یہ غلامی کو جیسے نہیں غم کی پرستاری کو بھول کر نہ رہیں سے چھوٹی ہو کر زاہد بھی تو ہیں چھوڑی مٹا دی کو</p>	<p>رباعی</p>	<p>جب دشمن قہم ایل و من ہوئے ہیں اسان جو کام میں کوشش ہوئے ہیں منتہی منتہی جگہ سے ہیں جو بہت اگر وہی لوگ منتہی زمان ہوئے ہیں</p>	<p>رباعی</p>

<p>کرم پور لائے تو دریا پل کو وصل نہیں کی سندا پل کو فنی تھی ہے زمانے میں پل لازم ہے کھپتی مدد آپ کو</p>	<p>رباعی</p>	<p>ظہور میں کس درجہ میں تو جان چین ہے لاریہ کی زمین کس ان چین دیا گیا دھند رشتہ اسے چین اس سال ہونے لگا ہے چین چین</p>	<p>رباعی</p>	<p>ہتھوں تو دل سے تو ہے تو کہیں رک ڈاک کے ہر عز میں کہیں دل کہتا ہے غم کی بھی کوئی حد ہو کہیں یہاں غم خوف غم کہیں</p>	<p>رباعی</p>
<p>میں بچو کہا کن کی سخت آنھی ہو پیرا پلا فلک رنگ ہی کلندھی ہو وہ بوسے کر تینا رہو آئی میں بہا ہو قہار ہوں نے جو ہوا بانڈھی ہو</p>	<p>رباعی</p>	<p>مختار خزانہ واضطر ابی ہوں میں امین لباس سسترو آئی ہوں میں یہ کوئی نہ آواز اول تھا کسے میں اشد غم تری ہوں بو تر تری ہوں میں</p>	<p>رباعی</p>	<p>لازم ہے کہ شغ اشک باری کھو شے آسوی شے تیرا ری کھو اعدائے کہا ہے بہن پانی تیرا ہم شہم کے پھٹے آجوب ری کھو</p>	<p>رباعی</p>

<p>عشق مجبور کی ترقی و ترقی ممنوع میں نشانِ عاشقی کا پیکر اس عشق کی منزلت اگر چھینیں اسے اہل نظر صدیقہ قدسی بچھیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>گزرے ہیں خدا کیوں صلہ عاشق یہ کیسی بیخبر سا نہ پایا عاشق یہ سدا عشق ابھی ہے عجیب ممنوع ہے نانا تو اس عاشق</p>	<p>رباعی</p>	<p>دل کو صبرت ہے کہ بولیں بولنا مشال میں گروہ شہدائے بولنا ہوتے جو زلف تم ایشیوں آج ان سب کا شرف را بنیہ میں ہوتا</p>	<p>رباعی</p>
<p>پہا سہوا عشق امام عادل میرا بچی ہے تریب میں دل بسجلی میرا اس غم کا زمین واسمائی میں کواثر روتا ہے ادھر ادھر اور دل میرا</p>	<p>رباعی</p>	<p>اگر تجھے پیر کی رشتہ بہت بنا لیا بالجی وہی صورت وہی رشتہ بنا لیا مجموع ہو اگر تارے شش مجموع اس شکل سے اگر کی ہو مصیبت</p>	<p>رباعی</p>	<p>یہ کیا زہا اموس کی نشانی قائم اندر رکھے سخن جو اتنی قائم بمنزل حبیب حق میں دیوانوں کے یہیں بوسیف بشیر کے نشانی قائم</p>	<p>رباعی</p>

<p>اگر ہے کہاں خیر کے بلانہ ہو گئے مجرب خدا کی جو نشانی ہوں گے سنے ہیں یہ صاحبِ آرزوں کی اور وہ وہوسفِ بہتر کے ثانی ہوں گے</p>	<p>بہی</p>	<p>وزنِ دلگت محض بھیر بابا با کیا سحر دیا ہے تشریب بابا با ایک پانی اگر آؤ سرھانے شیر ہے بعد فنا بھی یہ ادب بابا با</p>	<p>بہی</p>	<p>جب تفسیح علیٰ کتب سحر ہو وزنِ نبی یہ کلمے جو زبوا دنیا پہ ہے خاک اہ سوجھے کیا خاک اسٹھوں رہی سے جب نور لگا دو</p>	<p>بہی</p>
<p>گر کہہ بقتل میں یہ کہتے تھے حسین دنیا ہے خاک دل کا آہو کون ہنسل بی صبر کی صورت تیار انھیں بجے دہرہ دنیوی اور حوسن</p>	<p>بہی</p>	<p>اگر ہے نترت شہرِ گلہ شیدا سو بہان سے شاہِ بحرِ دہر کا شیدا بیوں کے پیر اور پیر سے یہاں شیدا وزنِ مگر یہ ہے پیدار شیدا</p>	<p>بہی</p>	<p>ناشا زہن کا علیٰ کتب سحر مظلوم کوئی نہیں سحر سے زیاد ہو ہے بھی نہ سحر سے کہ لاکھ تیر مظلوم و بیست ان کی ہے بہتر سے زیاد</p>	<p>بہی</p>

<p>سارے شہد سے ہواں تو ہوت پانی اصرے نے کو زیادہ وقت پانی جھوم کے ہات پہ ہوس پیدائ بہتر سے سوائے شہادت پانی</p>	<p>رباعی</p>	<p>ران میں اصرے پہ ماضی طالب محبوب تھا حق بی طالب صدمت ہوئے شہادت و عبد اللہ فرزند علی ابن ابی طالب تھے</p>	<p>رباعی</p>	<p>شیر سب سے بڑا ہے ان کو زمین جہاں سے خدا کی برکت کیا ذکر ہو شہادت فراموشی ایسا کسی جھوم کو بھی ہے بڑا</p>	<p>رباعی</p>
<p>ادھ سے عسدا کا نام ہے کھتی ہے کی دل کی تیرہ کھنڈ ہے جہاں سے بھڑوں میں کوستان پروانے سے نام شمع کا روشن ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>لے گا فرزند بزم شہادت خوش قرار کلے کے جہاں کے بازو سب اٹھوں کو دیکھتے ہیں جہاں لازم ہے تم اٹھا کھڑا اور وہ</p>	<p>رباعی</p>	<p>کہوں کہ تو کہتا ہے ان کو زمین انہاں شہدوں کی جہاں شہادت ہے جعفر خلیفہ الصدق علی کی تعریف تو جمعہ صدق کی زبان سے ہے</p>	<p>رباعی</p>

<p>جب لاشی آو اوہ پیکار ہوئے دوزخ کو رواں سیکڑو لاہن آہوئے جھڑان علی جو اعدائے اڑے آہ مرتد جعفر طیب راہوئے</p>	<p>رحم</p>	<p>کس کی عویسیا ان امیر المومنین پورے ایک جہان بنی صدر ہیں عثمان جو اس سنج کلف میں ہیں یا شیر خدا سحر کہ بدیر میں ہیں</p>	<p>رحم</p>	<p>صغیر سے بچا علی ابن ابی طالب افاق کی سرحدوں کے فرزند اک ہون میں سے ہمیں آج بھی جہاں کے بھائی ہیں علی کے فرزند</p>	<p>رحم</p>
<p>مظہوم کی نصرت میں تو سب جہان ہوئے درگاہ الہی میں وہ ذی شان ہوئے شہداء کے جگر بند بائی بکر جری کس شوق سے بیخبر یہ تو تباہ ہوئے</p>	<p>رحم</p>	<p>سے ناصر محمد ابن حسن علیہ السلام فی النار کے اپنے پوہ وہ بیخواب کتے زنجی کے تباہ ہمیں کون دی بچا صحت اور علی غلبہ کی راہ</p>	<p>رحم</p>	<p>جہاں سے جہاں شجاعت کا ہم دوزخ کو بھڑاسے لشکر ظالم سے بٹنا تھا خدا نے اسدا اللہ کا زور اک شیر تھے شیران بنی ہاشم سے</p>	<p>رحم</p>

<p>میراں شادی فاقہ کلایاں غم میں ماٹھی گاڑ کر محکم کے عالم میں ہو محکم بوجہ عالم میں یہ حکم اولیٰ ہے شادی کا شایہ بھی ماتم میں ہو</p>		<p>نور ان اور محمد رسول وہ جان زینب تھے باعیت فرزند شان زینب لاشوں پر توپ کے گلا دل پہنچ انوس سے نام و نشان زینب</p>		<p>زینب کے پسروران ہیں جان بے ذی مرتبہ تھے اور بقی ایشان بے والد تھے وطن میں والدہ پر کسی مال یا پ کے بعد سے شہرہ آفاق ہے</p>	<p>باجی</p>
<p>بھرا بن محکمؑ بھی صفرِ تھے ہے نام و نشان سے وہ نامِ حرم اس پر میں میں پندارہ نگارے تھے مسلم کا گلے دل و دلیں پر اور تھے</p>	<p>باجی</p>	<p>جان و بکر عیسیٰ عبد الرحمن بن محکم تھے شیر ذول و سخی قوی تھا ایسا فی اللہ ابورستہ سواروں کو کیا ان بول ادا تھا یہ نرسید پر اور</p>	<p>باجی</p>	<p>بجہ اللہ سر عبد اللہ ابن محمد محکم جن سے ارتضیٰ بہرہاں میں کوا تھے اچھے نوس قتل تین عکرموں میں کسی پیچھے بچہ تھے ان میں کوئی زینب</p>	<p>باجی</p>

<p>اسلم علم پر سزا ایک باہمت واد کا قصہ میں لکھی ہوتی ہے ستم میں شجاعت جیتی کی پرستان ان میں ستم کی برائت وادقت</p>	<p>رباعی</p>	<p>بو بعد از غم و غم ستم کے کھربند ابو عبد اللہ ہم کینت بیٹھ رگڑا دی بہا کیا کوئیوں سے کہے میں بھانسن ہرگز ہے سنی ادھر رہتی یہ گواہ</p>	<p>رباعی</p>	<p>مخالفین اور سیدان میں سخن بجز از رب جبریدان جھگڑ ز تجھ کہے ہو سزا میں شہان دو دنیا میں تو زیند ہے دنیا بھوکی فارسی ابن ابوسید ابن جھگڑ</p>	<p>رباعی</p>
<p>آقا یہ سیدان جو تہ بان ہوں اندر بلا نول کے یہ دی شان ستم کے غلام جاہلوں کے ستم ستم کے غم اور سیدان ہوں</p>	<p>رباعی</p>	<p>قاریب جی غلام غم قاریب غم سرور و اول غم ستم کے جہاں شانوں میں غم ستم کے جیسے داخل غم قاریب جی قاریب میں غم</p>	<p>رباعی</p>	<p>سخن میں گل شگفتہ غلام نام ان کا بھی ہے زارت نام ہر قوم ہر غلام اسی سے غم اسی راہ سے بھی لیا غم</p>	<p>رباعی</p>

<p>کے ساتھ جو کچھ کہنا چاہتا تھا وہ سب وہاں لے گیا۔ پھر اس نے وہاں چلا گیا اور اس کے ساتھ چلا اور وہاں کو سب وہاں لے گیا۔</p>	<p>باجی</p>	<p>سے لاکھ ترقی ہوئی۔ یہاں سے وہاں چلا گیا۔ پھر اس نے وہاں چلا گیا اور اس کے ساتھ چلا اور وہاں کو سب وہاں لے گیا۔</p>	<p>باجی</p>	<p>سزا بان عوامی سزا بان عوامی کہتے تھے جس سے کہ اسے سزا بان عوامی بن گیا تھا۔ یہاں وہاں کو سب وہاں لے گیا۔</p>	<p>باجی</p>
<p>۱۶ دی ہیں یہاں یہاں یہاں یہاں دینا کو یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں</p>	<p>باجی</p>	<p>ابراہیم کا نام ہے اور وہاں یہاں ہے اس کے نام ہے اور وہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں یہاں</p>	<p>باجی</p>	<p>دینا سے تو سزا بان عوامی راہی ہوئی ہے اور وہاں یہاں بان عوامی یہاں یہاں یہاں</p>	<p>باجی</p>

<p>دو روز بزم ہے بہاں ماہر ہے بہاوی نماز نش کو یہ فہر ہے ہے جہیز و بن خدا کھسوار بیخوار کا درست راست یہ نام ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>انصار حسینؑ عاقلین تو انصاری دشمن ہیں ہزار ہا گم عاری ہیں عاشر و قربان ہوئے بوغازی اون میں محو و طرا انصاری ہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>بہتر سے جیب ابن مظاہر سری دل سے ہے تری قبر مظاہر ہے ہے میں ہے فرق پاک عاشر میں اتنا کی لاہ حق ہے بعد الم ہے ہوا</p>	<p>رباعی</p>
<p>دل سے ہے جیب موتہ دان جین کفن سے ہوئے تھے ہر ان جین کھلا پاس ہے خود کافی زہرا سے سلام کہ کوئی کہوں میں انکو سجان جین</p>	<p>رباعی</p>	<p>دل پر تھا ترا اہل زندیاں محمش کا تھا نہ خاں بہر بادیاں دوزخ سے نکلے یہ سبھی تیرے کیا اظہت اور ٹھہرا تیرے انواروں کا</p>	<p>رباعی</p>	<p>سک و قم سے شہد اللہ ان عجم کی اگر اڑس نہ انداز میں جہاز ہوگی جہاد اللہ میں جہاد کی کے سبب شہر کی کلب و فوار ہوگی</p>	<p>رباعی</p>

<p>عطاء نیک نافع بن ابان بن علی مروزی حسن سے راہی رہا علی کا فرزند اسکی حضرت سے فتح حضرت کو ہوا نافع تھا ابان بن علی کا فرزند</p>		<p>ابان بن ابان بن علی مروزی داروب بن شکریہ علی بن صفیر ابان بن ابان بن علی مروزی ابن صفیر بن ابان بن ابان مروزی</p>		<p>ابان بن ابان بن علی مروزی ابان بن ابان بن علی مروزی ابان بن ابان بن علی مروزی ابان بن ابان بن علی مروزی</p>	<p>بہی</p>
<p>قراہ بن ابان بن علی مروزی بن سبب ابان بن علی مروزی دو بھائی تھے عبداللہ و عبد الرحمن فتح زمرہ کے وہ دونوں پہلے اور انے پہلے</p>	<p>بہی</p>	<p>سکون بن ابان بن علی مروزی ابو ذر بن ابان بن علی مروزی ابو ذر بن ابان بن علی مروزی ابو ذر بن ابان بن علی مروزی</p>	<p>بہی</p>	<p>سبب بن ابان بن علی مروزی ابان بن ابان بن علی مروزی ابان بن ابان بن علی مروزی ابان بن ابان بن علی مروزی</p>	<p>بہی</p>

<p>کھتا تو ان شہیدوں کے ذی بغاں کو بوزی طرح لال لالیاں ہوئے اقا نے وہاں کی جیب ہو سکتی تھی بوزیوں کے مرتے میں سنا کہ</p>	<p>رباعی</p>	<p>کی مرتے برون دفن پر در سے ناصر میں کا فقیہ داد سے پہلے تھا ابو زرعفہ ای کا غلام شیر کا بترتیبہ بے زرعے</p>	<p>رباعی</p>	<p>یہ تو ان شہید کھوئی کے متعلق اسلام سے جان و دل سے لکھو قزندہ رسول کی دعوت کا مختصر موعظے پر رشک ہو گیا خون کا خون</p>	<p>رباعی</p>
<p>جو شخص ہو اجمان علی پر تو سزا ہم ایسے سعید زلی پر تو سزا کی جان ولی ابن ولی پر تو سزا سب شیخ شیبہ اشجائی پر تو سزا</p>	<p>رباعی</p>	<p>جانان زیندگان ابن زیندہ سوئی زبان ہونے جسمیں پر ارد شہسوار جس قوم سے گزری میں جھلکاوی ادس قوم بنی سعید سے تھے بھگت</p>	<p>رباعی</p>	<p>شیر کے ساتھ قوت کے سب طلب تھے شیر کے علی ابن ابی طالب تھے وہ بھیابی ابن زبیر کا سوا اور شہسوار وہ لاکھ پڑو تھے بقبلی غالب تھے</p>	<p>رباعی</p>

<p>مرازند عتیق ہیں کہ تازان عتیق کہتے ہیں ہمیں سحر از انرا نہ نازی اعدا کو ستمیں کچھ بکورتہ جہاد خود ہو گیا خلد کہ وہ انرا نازی</p>	<p>رباعی</p>	<p>درا بال تم سر شاہ کے یاد رکھو ہر ایری شریازیوں حضور رکھو عرفانہ مالک پہ شجاعت کو ہے ناز شیر کے حق میں مالک انرا رکھو</p>	<p>رباعی</p>	<p>ہر اک غازی تو ان مالک منہج بیزار ہوا اور غنی عورت کا سلام ہے جو ان بن مالک منہجی تم پر قتل کی عورت اور اسکی اجرت کا سلام</p>	<p>رباعی</p>
<p>ہمارا حسینؑ جو انرا منہج غازی و پیور و عاف و وہی ہے فراتے ہیں کچھ صحتیالام ایک دن میں مورا انرا منہجی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>تو چھو میں زبدا ان شہادت عتیق یا انیس کار کن لظفم کہ میں اللہ سے منتخب کے ہیں ہوشید ہیں زبدا بن شہرت قسسی اور انیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>قولہ کہ ہے میں فزیر الایلیت صحیح قرار میں اور پناہاں بایکت اولیٰ منہج الصدوق زبدا بن شہرت</p>	<p>رباعی</p>

<p>القدر کو خوش نما جو علم است اپنے دکھلے ہوئے علم سے کار پڑے ہے عام مسلم کو شرف سرب و دھرم کو اسے پہنچا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>پیشوا کے حسن بن محمد زوی ایمان اگر ہے روی یہ تائب ہے دین پورا دھرم سے ہوا دھرم پہ پورا خوش کو فقہ حسین سے طلب ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>عالم میں محمد امجد اوداد عالم ان ہیں زندہ جاوید جو سب ان کے سالم تھے عالم عام مسلم کے ان کے ساتھ شرف یہ تو ان کے</p>	<p>رباعی</p>
<p>کہا اہل وفاق میں تین ملک زندہ نہ کوئی پھر تاتھا ان کو شیر بہرہ سنیف ابن مالک نے جب ان پہ پڑے اوداد مسلم کے</p>	<p>رباعی</p>	<p>کیا کیا نہ فلاں ان کے تھے خوبیت میں سعید ازلی تھے علامہ کہ تھیں میں زبیر ان کے مانند زبیر ہی تھے ان کے</p>	<p>رباعی</p>	<p>ہے زبیر بن ابی سرفہ تھے ان کے پایا اقبال اور تقیر بہت بجائے موزن سپاہی نے مرا کیا اوازہ کی گونہ</p>	<p>رباعی</p>

<p>ہر ذریعہ شہساز سے خود ان کا جان مگر عبادت و پند و پرہیزگاری بجان کا دریا تھا جو ہر وقت جاری جس کا کہ سعادت شہادت پائی</p>	<p>بہی</p>	<p>کیا کیا بیان از ان مصلحتی خاصہ مخلص وہ طالب کمال تھے کیا بدترین معنی یعنی کی بوجھ سے ہائے کی طرح اگر دوسرے پر اڑتے</p>	<p>بہی</p>	<p>سلام لکھی ہیں یہ شہساز خود ان کا شوق بھی ہیں عاشق مجاہد بھی ہیں ہر جہاد ہے اگر دوسرے سعادت کا جس مسعود کے ساتھ ان مسعود بھی ہیں</p>	<p>بہی</p>
<p>عشق حق جبین کا سر عشق حق سے اہل تقویٰ کا مطہر و پاک عہد اللہ کا رکھنا کہ جس بندہ کو تم فتح ملت اوصاف کا فتح دیکھو</p>	<p>بہی</p>	<p>ہر نامہ شہساز سے ابرار کا خزن ہے ارتکاب نہا جرم کہ فی انصاف کفر علامت ہے ایک یاد کا رحمت ان بہا بہا رتجا عت میں ہو گا کفر</p>	<p>بہی</p>	<p>وقن بہ شہساز کس شان کا محمود بھی سعادت شہساز ہی ہے شہان بن سعادت از وی ہے شہساز سلمان کا ہم شرف یہ سہل ہی ہے</p>	<p>بہی</p>

<p>دینا سے ہو شہر خرم سب ان کو تلافی سیدھے جو بیگ تھی کی گندہ زمین سے بجز بجان جرجان شد شہر ذوق اعجاز سے لڑ کے بہت ہو کر</p>		<p>مراں شہر ان کو لایا و صیدادی اعلیٰ یہ شہر غائب وہاں کی ہیں صیداد ہے بجائی شہر خرم کی ہیں صید ایسے عمر خاندان صیدادی ہیں</p>		<p>الاریب محمد انور کو لایا و صیدادی گو کہ شہر سے یہ کیسا تفت صید گو کہ تھا غلام عمر صیدادی ثابت ہے قول میرا مولا صید</p>	
<p>احسن میند بان زیادہ گندہ زمین عمر لوگ ہو ایمان وہ ذوق کے معنی رحمت ہر ان تم ہم کو صحت کی کیا داد تجا صحت کی گھوڑا دی</p>	<p>رباعی</p>	<p>بانی بزرگوار نے میں مشغول ہے خود کوٹ کے کاہنوں بعد بھول ہے ظالم ان میں خراجی کے ظالم شاہ شہدا کے سائے مستحق لایا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>نطق میں شہیدوں کی شہادتیں ہر ایک راہ صدمت و صفا میں قائم غازی جیلد بان علی شہادتیں ماہ صفتیں رہے وہاں میں قائم</p>	<p>رباعی</p>

<p>کیا تو ان میں ہر جوشی سلام کو لے کر اپنے دل میں کھینچ لیا جو مرگیا لاش او سکی او مٹھا کر لاش لائے سلام تھے کبھی بنی مدینہ کے غلام شیر یہ صدر سے ہوئے ہو لاکھ لاکھ</p>	<p>رباعی</p>	<p>پتھوں سے بھی اس کا کبر از دی اسلام سلاست رہا کبھی دم سے اسلام کبر از دی میں سے ہیں</p>	<p>رباعی</p>	<p>ذات شہداء دین کی سر تاج ہوئی وینا ہر پھر کے ان کی عثمان ہوئی خود لاش زبیر ابن سلمہ ہوئی شاہ شہداء لائے تو سرا ج ہوئی</p>	<p>رباعی</p>
<p>دل سے اسلام کی جو نصرت از دی قد ر شہداء میں خدا عالی ہے شیر کے جہاں شہداء جویں ادان میں قاسم ابن جعیب از دی بھی ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>مگر کبھی نہ جن غازیوں نے ان چھوڑا ایمان کی طرح زبیر کا دامن چھوڑا ادان میں سے ہیں بے شاکہ ابی اسود مقتدر بھی نہ تو بے مدفن چھوڑا</p>	<p>رباعی</p>	<p>راہس الاسلام کا علم اللہ صمدی شیر کا ہے کون سے کون پابند براک نماز کا اول وقت جلا و جزا ابو شامہ سے کون</p>	<p>رباعی</p>

<p>نام جو حسین ^{علیہ السلام} ابن اسعد شامی قرآن کے حافظ اہل کے صحابی ہیں ایمان ابو ذر سے بنا یا ابن جن سے وہ خطبہ ابن اسعد شامی ہیں</p>		<p>عبدالرحمن ابن عجلان سے جو کہ بغدادی پر صلوات پر طالب حق مطلبی پر صلوات بغیر کے ساتھ ان میں یہاں جو صل عبدالرحمن ربی پر صلوات</p>		<p>جب ہونگ کہ ^{علیہ السلام} ابی اسلمہ ہونگ تو سے ہونے رتہ صفہا فی ظلم عمار ابن ابی سلارہ صفہ ر اجمال میں عمار کا ثانی ظلم</p>	
<p>عبدالشاہ کے ہم کلاب صفہ ہونے دلچے نہ فلک نے پھر صفہ ہونے عبد اللہ کے اقربا میں بحصل ہونے عباس کے رتہ رفوق میں لادو ویسے</p>		<p>مخرب شاہ کے جو کہ جو شاہ اعدا سے کہے ہیں جو از افلام زلمے میں صا حویب ان ان یہاں شکر ہے ان کی سعی شاہ اسرام</p>		<p>اصحاب حسین بن علی رضی اللہ عنہم اسلام کے عار سے کہے شاہ حویب جو کہ جو صفہ ہونے ہوں اگر میں ہمتاے حویب ابن مظاہر ہونے</p>	

<p>لشکر میں اسلام کا پھیلنا اور ان کی صلہ کرنے کے لئے ہزاروں سال انصاف حسین نے بچایا لی کہ ایک اور ان میں میں مالک پر عہد لیا</p>	<p>باجی</p>	<p>سواران اللہ بیکر بیٹے کے جمال شام میں سب انصار پر ہوتا ہے درود میں یہ ریت غفار زکی ہو کہ ہو سب ہوا خدا میں اسیر وہ ابن ابی حنیفہ بھی میں سوار</p>	<p>باجی</p>	<p>ان ابن عبد اللہ جو لے کر آپ وہ بعد ہو محمد اللہ زخموں سے بھونچے جو دینا ان جگہ فرما ہے تم ہیں جو خدا تم سے سلام اسلام کا نام کر کے روکن واہ</p>	<p>باجی</p>
<p>یہ اسعد و سعید تھے وہی کے فرزند عازلی تھے بجای ازلی کے فرزند جہاں سے پہلے جو پہلے تھے ہوا عہد اللہ اصغر میں علی کے فرزند</p>	<p>باجی</p>	<p>رہتے تھے بچے ان علی آقا پر رہے سینہ سیر ان علی منکلام و فاع تھے تیرے نزار ان علی پیارے لگے غلہ کہ ہو ان علی</p>	<p>باجی</p>	<p>یہ بھی عہد رخصت کے تھے ان علی یہ بھی ان کے رون میں فزیرہ ذبح ہوا بنا ہوا ہو کہ ہلا میں لے بار تیرے تیرے ہی کو پورا نہ کہتے تیرے</p>	<p>باجی</p>

<p>است پر عقیدوں کے احسان ہوں اسلام کو دی جان یہ ہے جان ہے عبداللہ اکبر و عیسیٰ و جعفر یہ سب پر عقیدت قرآن ہے</p>	<p>ہجرت</p>	<p>بولا اب دیندار تھے تیرا کتھن بجوب خدا کے دل میں تھی پائین اس کا باعث نہیں اچھے بھٹس عورت یہ خدا ہوسے مل اپنے عقیدت</p>	<p>ہجرت</p>	<p>کو نے میں ہو مسلم کے بھیت و کجی کے وہ جو حسین آفت و کجی تہانے کے قتل ہزاروں بیویں بیٹوں کی مسلم میں شجاعت و کجی</p>	<p>ہجرت</p>
<p>جاسے ہیں او دھوسے ہو قدر ان علم ملا ہے سبب میں لٹا ان علم گو یا ہے یہ ان ایک لب ہنر ذات مارے گئے اس جا پیر ان مسلم</p>	<p>ہجرت</p>	<p>ہے قدر سعید کا نشانہ شہر انکا کہ ہے اہل حق کا اقا شہر یہ سینہ بہر تھا ہر جوب شہر نے پوری ہے قید نما سعید قسب لا شہر</p>	<p>ہجرت</p>	<p>کو رنگ بہت ظلم کے باقی لائے دریا سے گمر بربر باقی لائے شہر کے بچوں میں توں شہر تھانہ پامانی یہ بربر سب لائے</p>	<p>ہجرت</p>

<p>بول تو ابھی آقاں میں کیا گیا ہو گا پر تیرے پیسوں کا پیسہ ہو گا سزا دی ہو گئی تیرے پر تو ابھی ہو گیا دینا میں زود تیب سبھی وہی دیکھو</p>	<p>رباعی</p>	<p>تیرا ابھی زینت ہے ابھی تیرا لالچوں پر زبردست ہے تیرا آقا پر ہے سینہ پیر تا دم آخر رخصت ہو گئی برہمن تیرے چہرے</p>	<p>رباعی</p>	<p>اگر چند زانے ہیں بہت حد تک تیرے زبہر اہل آلہ کی قدر ہوئے وہ چند شہادت سے ہو اور وہ وقار مرنے پہ اہل بجلی بد ہوئے</p>	<p>رباعی</p>
<p>تیرے کی نصرت میں جو نہ بنا ہو گیا قاتل تو یہ ہے مجھ ایمان ہو گیا علام بن محروم ہو گیا خدا ازی جس ان یہ قدر یہ سزا ہے تو ابھی ہو گیا</p>	<p>رباعی</p>	<p>قتل کے عالم میں تیرا جھگڑا اون میں سے سینہ نظر میں نہ پڑا انکار کو مار کر ہوئے ان میں تمام شہور تھی ابھی میرا نا لکھ</p>	<p>رباعی</p>	<p>پہلے ہوئے ابھی وہ ان بعد اللہ ہو گیا عباد اللہ ہو گئے جو شہید نام ان کا محروم ہو گیا ان میں تیرے شاہد ہے شرف پہ ان کو ان بچھ</p>	<p>رباعی</p>

<p>میر کے نام و درود میں ہر اکبر کا نام ان سے کیا ہے اہل باطن کا کلام اون میں ہیں سید ابان جو ابان صاحب بیروں آفتاب یہ اس کی خواہ</p>	<p>رباعی</p>	<p>تجلی جو سیم، تجلی ابان سیم زانی عابد زاهد کہ رسم غازی صغیر بیشکی نصرت میں اڑے اعلیٰ ہے جنت کو گئے رحمت حق پر اودان</p>	<p>رباعی</p>	<p>اک بھول ہے گوارا و فاقہ پر بھی ہے نام گوارا ابن صاحب سے بھنی خلاق یہ متاع زندگی سعادت کی پڑتے ہیں درود اس پر اندھو کی</p>	<p>رباعی</p>
<p>انصار حسین کے اللہ ان اسی کا بچا اہل باطن پر احسان ہوئے الک بن اس کی کو اکٹھے بہا کرے اس کی مرضی ہو یا ہی قرآن ہوئے</p>	<p>رباعی</p>	<p>کہا میرے ہونے کا ابان ابی وہ غفاری کہا ان پر کہم یہ زبانی کا ہے بیشکی بد سے اہل باطن کے لئے نام ان سے بہاں میں ہی رضا کا ہے</p>	<p>رباعی</p>	<p>ابن عمارت جنبا وہ انصاری فرما گئے کلام القیامہ صاری تھوڑے کے دریا بہت سے صاری جنت میں گئے یوں رسول باری</p>	<p>رباعی</p>

<p>مشہور عمرا بن جیف وہ یہ ہیں الفتی کلے انزل سے بادہ ہیں ایشان کے معنی ہوئے ان سے ظاہر عالم کے لئے درس افادہ یہ ہیں</p>	<p>ہجی</p>	<p>بھیرا کے نام میں اللہ نیا سے میں سلاب سب حق کام ہے نہیں لائے بھیرا رحمن ابن عروہ یہ سلام دابستہ میں یہ بھی عروہ اولیٰ سے</p>	<p>ہجی</p>	<p>کیا قاری وہاں بدعت غلام کی تھی جس کی حسام میں تھی زور کی ہر محلے میں کور سے پانچ سو برس دھلائی زمانے کو سچا حوت کی</p>	<p>ہجی</p>
<p>بیشتر کا باد فنا غلام تر کی سنت وہ زباں سے دس رہا تھا اعد کی تمام ہو رہی تھی تری تھا شور کہ اس میں ہے بجا موت کی</p>	<p>ہجی</p>	<p>لے واہ زید زید ابن زیاد شمشا تیر دل سے تھا ہے پور بھرا بہ شک یہیں کی دھا کا تھا جو تیرا دل کیا۔ نت نے پیر کا</p>	<p>ہجی</p>	<p>ان پور شمشا رستے تھے پور کی شمشا سے قرانے تھے پہلے ذن کو تھل سے کرتے تھے زیارت ریز سبھرا کرتے تھے جیسا دنگر اہل سے</p>	<p>ہجی</p>

<p>کو ایک بہت رنج و وقت لایا نڈر شدہ دل کو جان و سر سے لایا ہادی بھی ہوا راہ پر لایا جس دم زندگی کو بھی ساتھ بہا د لایا</p>	<p>بہی</p>	<p>سب اہل وطن پر ہونے استقامت ادب و فاسکھا کے انسان کی رکتے تھے فقط ایک پسرونیاموں وہ بھی عزت میں شہرہ تو بان کیا</p>	<p>بہی</p>	<p>تو کا خلف الصمدی جو ایسا ہو دینا اور دیگر نامور ایسا ہو قرج و تر پر ملک کہتے تھے باپ ایسا ہو با دافا پس ایسا ہو</p>	<p>تمام شد</p>
<p>ترستے زینت کو یہ سر بھی نشت عزت بھی بہا کی دولت و زینت ایشاد و سخا کی یہ ہے معونت کمال ارمان بھی دل بھی اور دلیر بھی شاد</p>	<p>بہی</p>	<p>کو نے میں تھے حکمے بان کی نصیب ہو گئے کہ جس فاسق و زانی نے کو کم تھے کھولے برابر بھی تھے مخارابن معنیف بان ایسے</p>	<p>بہی</p>	<p>ہے ابو سلیمان و سمیع بھی عظیم ابن اشتر کی بھی ہے واجب تعلق جس طرح وہ لڑا ایک شہر تھے اسج تھے یو ہیں اد کے خلف ابراہیم</p>	<p>تمام شد</p>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سلام

قیامت ہے نیزے پہ سورج عیاں ہے
اگر ہے تو باقی فقط باعناں ہے
جو سنتے ہو اردو ہمارسی زباں ہے
مصیبت میں بھی دل مرشاد ماں ہے
وہ بندوں کا کلمہ خدا کا مکاں ہے
کہ دل شدت تشنگی سے طلباں ہے
کہ منظور عادل کو آج امتحاں ہے
کہ اشکوں کا بیجا نہ باغ جنباں ہے
ہمیں انتظار امام زماں ہے
بہار آئی اب در فضل خزاں ہے
شگفتہ گل دلالہ وار خواں ہے
زباں پر بھی مولا کا گویا بیباں ہے
مگر انتظار امام زماں ہے
گل ترکی آنکھوں سے آنسوؤں ہے
عیان کو نہیں احتیاج بیباں ہے
کہ بیت و حرم آپ کا استماں ہے
قلم ہوزباں جو شعفی دو زباں ہے
ہمارے تمہارے خدا در میاں ہے
دلائے حسین آہ سے یوں عیاں ہے
اسی غم سے دریا میں جوش فناں ہے

سوئے شام سرشاہ ویں کارواں ہے
بقا بوس تان جہاں کو کہاں ہے
یہ حسن معنی سے لطف زباں ہے
تفہن میں ہوں پر سامنے بوستاں ہے
مرے دل سے جنت کو نسبت بھلا کیس
پدر سے یہ اکر کرنے کی عرض رو کر
کہا سنے پانی پلاؤں میں کیونکر
مرے دیدہ ترکی قیمت نہ پوچھو
عریفہ لکھا شاہ کو کو فیوں نے
گلستاں میں انگور میں تازہ تازہ
گل باغ نہ ہر کی سن سکے آمار
عناوہل کے دل میں بھی ہے جوش لغت
جھپکتی نہیں چشم نرگس بھی اک ل
یہ شبنم ہے یا ہجر شاہ زماں میں
گلے میں ہے قمری کے طوق غلامی
نہ پھیریں گے سرشل قبلہ نما ہم
اگر ہم ہوں کا ادب خدا سے سمجھے
اطاعت کریں گے رہے سر کجاہے
خزرتی ہے مشک کی جیسے خوشبو
یہ تمان مسلم ہوئے قتل پیاسے

قطعہ

قطعہ

اسی شرم سے سرنگوں ہر کہاں ہو
کہ پیوستہ میرے جگر میں سناں ہو
اسی وجہ سے چرخ میں آسماں ہو
گنہگار ثابت بہت ناتواں ہو

نمود جسکی ہو تعبیر یہ وہ خواب نہ تھا
ذرا بھی موج نے کروٹ جولی جب نہ تھا
کلام مصحف ناطق جولا جواب نہ تھا
جہاد کرتے تھے مولا سوال آیت نہ تھا
رسول کے سر سر پور پر سحاب نہ تھا
جہاں میں شکل سیمڑ ترا جواب نہ تھا
مری تھی عمر دو روزہ ترا سباب نہ تھا
کرسنگ دل نہ کہیں ابن ابوتراپ نہ تھا
خواب ہونے کے قابل یہ آفتاب نہ تھا
وہ کون تھا جو ید اللہ سے فیضیاب نہ تھا
جناں میں کوشر و طوبیٰ کا پھر جواب نہ تھا
سوق حسین کے رخ کا اگر گلاب نہ تھا
بجز علی کوئی علم نبی کا باب نہ تھا
تو ہم بھی کہتے کہ ثابت ترا جواب نہ تھا

جواب کی بھی خم ہے کمر شاہ کے خم سے
دل تیرے سے بے ل تو جگر لگے جو ہم سے
ظہوم رہے بسط بنی حج حرم سے

لگانے خطا حلق اسغسر پہ ناوک
کہا شہ سے اکبر نے لیٹو نہ مجھ سے
پھرے در بدر تنگے سر آل احمد
خبر لینا بر زخ میں اے آل لیسین

خیال تھا مجھے یا وہم تھا شباب نہ تھا
اک گہ سرد بھری ہم نے اور شباب نہ تھا
جواب اہل جفا کیوں نہ سہ کو دیتے تھے
عدو بھی ہوتے تھے بسمل بیان شہ نہ کر
ہوا تھا سایہ جسم لطیف نور ملک
حسین کہتے تھے ہے و مرے علی اکبر
تجھی کو دیکھ کے جتنا تھا عہد سیری میں
حسین کہتے تھے سنگ ستم بھی کہا ایدل
بہن نے لاشہ بشیر دیکھ کر یہ کہا
خدا کے ہاتھ کے محتاج تھے امیر و فقیر
نہوتے شانہ عباس پر جو مشک و علم
سبب تھا کیا جو ہکتا تھا منہ لوں مقل
علی سے جو نہ ملا کب وہ پہنچا احمد تک
اگر ذرا بھی خوشامد مزاج میں ہوتی

کہہ سے یہ پوش غم اہل حرم سے
زہرا کا کفن نجات فرزندوں کے غم سے
زہوم کے نہ کیوں انک ہیں دیدہ غم سے

ٹوٹی ہے مگر حضرت عباسؓ کے غم سے
 پھرتا نہیں جا کر کوئی اقلیم عدم سے
 لازم ہے کنارہ تھے اس بحرالم سے
 کیا لیکامہ ذکر کے بھلا شاہ امم سے
 بھر دیا تری ڈھال وہ دینار و درم
 بولا وہ ولادہ در عمس شیم سے
 نسبت ترے حاکم کو کیا شاہ امم سے
 کہے کہ جو مانے او سے کیا کام صنم سے
 قائم ہے زمین و فلک اس شاہ کے کم سے
 جمشید کو حاصل ہوا کیا سا عجم سے
 پھل پایا نہ شدا دے نہ کچھ باغ ارم سے
 جزا نہ حاصل ہوا دینار و درم سے
 اکسیر میں چاہوں تو ملے خاک قدم سے
 نااہل نے کی جب نہ وفا اہل حرم سے
 زنجیر اور تر پڑتی تھی حضرت کے قدم سے
 پیچھے نہ بنا اہل بنا ہوا گو شکم سے
 شمشیر کی عزت و جہاں میں چم دم سے
 لے کا سٹ کر اے علیؓ اصغر نہ عدم سے
 ننگ کی تھی زنجیر یہ پاؤں کے درم سے
 آدم کبھی ہوتے نہ جہا باغ ارم سے
 لیجائے جنت میں اسے لطف و کرم سے

جیران ہے آئینہ سکندر نہیں ملتا

قطعہ

مضمون لکھتے یہ بات آما علم سے
 بانو نے کہا اس میں اکثر کی رکھوں کیا
 بنگام زد و کشت کہا تر سے عجم نے
 خود پیاس سے بیتاب ہیں شمشیر کی بجے
 دے شام کے حاکم کو اگر نذر شاہ
 اک مرتبہ لاجول و لاخیظ میں پڑھ کر
 وہ کفر ہے یہ دین وہ فرعون یہ موسیٰ
 وہ دیر تو یہ قبلہ ارباب یقین ہے
 بکیں نہ سمجھتے یہ مرد و کار زمانہ
 کیا مال ہے وہ مال تلف سے لہ حال
 خود اپنے ہی حق میں وہ لعین لگیا کانٹے
 قاروں ہوا برباد اسی زر کی بدوات
 کس چیز کی سرکار حسینیؑ میں کمی ہے
 کیونکر ہیں اس دہر سے امید و فاقہ
 طاعت میں جو غائب کو نہ منظور تھی شرکت
 کیا صحبت احمد کا اثر سنگت لوں کو
 ہر صاحب جو بہر کی تواضع سے ہو تفر
 بانو نے کہا چین نہ بے شیر نے پایا
 عابد کے قدم چوم کے غل کر فی بھی ہرم
 پیٹے نہ دیا واسطہ پنجن پناک
 ثابت ہے غلام آپ کا یا سبط پیر

شدر ہے دل زار جو داو نہیں ملتا

سلام

بخشا ہیں آقا نے لفظ نزاک شفا کا
 کہتی ہے ضعیفی کہ جھکا دونگی میں گردن
 شہ کتے تھے کیا اہل وفا ہیں مرا حجاب
 صغزلے کہا میں بھی ہوں کیا بیکس پیے
 ہوتا نہیں جب تک کہ رسائی نہ مقدر
 کب فاطمہ مجلس میں جگوتی نہیں روال
 بانو کو ملا شام میں جب لوٹ کا اسباب
 سب زیور و اسباب ملا جھکو مگر آہ
 جس مہر سے عابد سے ملا سر شہ دین کا
 زینت نے کہا بھائی جو بے گورہیں ن میں
 لینے کو ہر اول کے حسین اے و گرنہ
 جو خم غدیر شہ مرداں سے نہ مست
 آنسو کے مقابل کہیں ہو سکتے ہیں موتی
 سنتا ہوں کہ ثابت ہو بہت منکسر النفس

شاہوں کو بھی یہ خلعت پر ز نہیں ملتا
 مغرور ہے کیوں خلق سے جھک کر نہیں ملتا
 ڈھونڈھے سے بھی اس طرح کا لشکر نہیں ملتا
 لیجانے کو خط کوئی کبوتر نہیں ملتا
 پارس تو بڑی چیز ہے پتھر نہیں ملتا
 خلعت جتنے کب برس مینہ نہیں ملتا
 روتی تہیں کہ بے ہے علی اصغر نہیں ملتا
 زینت تھی مری جس سے وہ زیور نہیں ملتا
 یوں ماہ سے خورشید منور نہیں ملتا
 خواہر کو بھی زندان میں بستر نہیں ملتا
 قطرے سے کہیں آکے سمندر نہیں ملتا
 جنت میں اد سے بادہ کو تر نہیں ملتا
 رویا کرے نسیان یہ گو تر نہیں ملتا
 مغرور سے لیکن کبھی جھک کر نہیں ملتا

مسلام

سلائی جب مصائب شاہ کے ہم یاد کریں
 علیؑ کو حضرت روح الامیں اوستا دلگتی ہیں
 غدیر خم میں یوں روح الامیں رشا کرتی ہیں
 محمدؐ اور ادنیٰ آل کو دل میں حکم دیکر
 جاگ میں دروچہ زرد سر پر رو جنگلی
 نبی کے ساتھ ادنیٰ آل کی الفت ہو گئی
 ہوا ضرب شہ مرداں سے راج دین کا سکہ
 بجائے نام اکبر در دل لہ لہ اکبر ہے

جگر چلتا ہے دل پھکتا ہا لبے یاد کرتے ہیں
 سبق پیلے پھل تو حیدرت کا یاد کرتے ہیں
 جو ہیں انجام میں کچھ سوچ کر اوستا کرتی ہیں
 نرالا عالم ایجاد ہم ایجاد کرتے ہیں
 سفر یوں کر بلا سے شام کو سٹھا دیتے ہیں
 مرع معنی کلام اللہ کو ہم یاد کرتے ہیں
 کھڑے ہیں دل اوتھیں کے جو علیؑ کو یاد کرتے ہیں
 عجز دلبر میں بھی مولا خدا کو یاد کرتے ہیں

فرشتے ذنگ ہیں وہ کام آدم زاد کرتے ہیں
 سر و سماں سفر کا ہے نہ فکر زاد کرتے ہیں
 دل صابر میں اگر غم دل اسناشاد کرتے ہیں
 بلا میں شکر حق کا سید سجاد کرتے ہیں
 نہ آہ سرد بھرتے ہیں نہ لب فراہ کرتے ہیں
 بچھے بھیا علی اگر سفر میں یاد کرتے ہیں
 ہوا میں خود اپنی خاک ستم بر یاد کرتے ہیں
 جہنم سے بھی ہم لے کر بچھے آزاد کرتے ہیں
 تیار کر سرد لوہا دیکھ لو تہا داد کرتے ہیں
 کہ جسکی سیار بانی عابدناشاد کرتے ہیں
 جو کرتے ہیں سجدہ سید سجاد کرتے ہیں
 تہ مخرب تجز بھی خدا کی یاد کرتے ہیں
 ستم ایجاد بچھ تازہ ستم ایجاد کرتے ہیں
 خودی کو بھولے بچھے ہیں خدا کو یاد کرتے ہیں

قطعہ

قطعہ

اوٹھا لیتے ہیں سر رکوہ غم شہید کے یاد
 سحر کا وقت منزل سخت ہم لیتے ہیں لے
 بلا میں مطمئن ہیں شاہ سبیس سرخ چہرہ پر
 عبادت اسکو کہتے ہیں یا صنت نانا اسکا پر
 لگی ہے آگ خمیوں میں بدن بھی تپتے علیا پر
 مرض میں چکیاں میں تو لوہیں فاطمہ صغرا
 نفس کی آمد و شد بچھ سوا و حرس دنیا کی
 طلب کی رشتہ سے جو بے نصحت تو خود جنت بچھا دھی
 خندق ل ہوگا جہنم میں غم شہید جہنم سوزان پر
 رواں دہ کارواں ہوسوے کو ذرا ج مقل سے
 عوض شکوے کے فرماتے ہیں شکر خالق بکیتا
 خدا شاہد ہے نفس مطمئینہ میں مرے مولا
 ارادہ کرتے ہیں پامالی لاش شہیداں کا
 فنا فی اللہ کی مصداق ثابت ال اہم ہیں

سلام

ہم قب الے چلے ہیں خلد کی جھاگ کا
 خاک بھی جھلانی پتہ ملتا نہیں لہر کا
 شمع روشن ہوگی سہل ستم ظلم کا
 دھیان آجانا محنت کو صغیرے شیر کا
 بن گیا تھا چشم مر معلقہ ہراک زنجیر کا
 رعب حیدر سے مکر یارانہ تھا فقر کا
 عکس سے جو رخ منور مہر عالم گیر کا
 ہر سحر کو دیکھتے ہیں منداسی القصر پر کا

قطعہ

ہے کفن لکھا ہوا خاک و ریشہ پر کا
 رعب کیا چھایا ہے خاک مقل شہید کا
 سر کٹا کر تہ سبطا پیمبر ربہ گیا
 جنگ میں جو تہ لکنا تھا قن جرح پر
 حال پر سجاد گئے روٹی تھی زنجیر قدم
 دو زبائیں کہتی تھی کہنے کو یوں تو ذوالفقار
 چرخ چارم پر شہید چیتہ رکرا رہے
 میں جو زندہ علیسی مریم یہ ہے وہید و میر

بہر دعوت عرش پر آیا جو کاسہ شیر کا
کشتہ رنج و الم ہوں قول ہے شیر کا
بس نہیں جلتا ہے کچھ تقدیر سے تذیر کا
کیا صلہ بخشا ہے بیت اللہ کی تعمیر کا

سلام

سر بھی جبار ہوا تو جلا راہ بن کے پاؤں
بت کر کے چوتھے ہیں گول گول پاؤں
حوروں رکھے انھوں پر خون طہن کے پاؤں
کب شیخ بزم رکھی جو باہر لگن کے پاؤں
پھیلدیں اب مزار میں بسوں کے پاؤں
رکتے نہ تھے زریق نجات سرخس کے پاؤں
سرور ہیں پڑے ہوئے نزدیکین کے پاؤں
گردش میں کانپتے نہیں جرج نہیں کے پاؤں
چھلنی ہوئے تھے کانٹوں سے عابد چھن کے پاؤں
پشت شتر سے بانڈ بجا امام زین کے پاؤں
لغزش سے آشنائے تھے شاہ مرگ کے پاؤں
پرسو گئے تھے حال رنج و عن کے پاؤں
چوے تھے او بس قبریں شیر شکن کے پاؤں

سلام

باغ پہنچنے پہلے نہ ساخاروں کو
آتش گل نہ جلائیگی کبھی خاروں کو
لب کھلے رہتے ہیں سکتے سلیقہ فاطمہ کو
کو نجز میرے شفا دے مریاروں کو

تھے بنی کے ہم پیالہ ہم نوالہ مر قصبی
دل نہ کیوں غمگین ہو سکر حال سبطی
بولے سرقاے حرم جب شک سے پانی بہا
حق نے ابراہیم کو فرزند حیدر سلویا

سر کے رہ رضا سے نہ شاہ زمین کے پاؤں
احمد کے دوش پر ہیں شہرت شکن کے پاؤں
چوے تھے حرنے دن سچ شاہ زین کے پاؤں
روشن دلوں کو اپنی جگہ پر قیام ہے
کہتے تھے شاہ گوشہ دنیا بہت ہونگ
ازرق سے بولے حضرت قاسم ترے پسر
اب دیکھو کیا مال ہوا اس عذور کا
دیکھو تو دست گیر می دست خالی شان
غربت پہ پھوٹ پھوٹ کے روتے تھے ابلے
یہاں سوئے شام جو اہل ستم چلے
تہا حسین لاتے تھے لاشے شہیدوں کے
سجدا و قید خانے میں شب نہ دار تھے
ثابت پل صراط پر ثابت قدم رہا

حق نہیں کرتا ہے سر سبز جفا کاروں کو
صحبت نینک سے نقصان نہیں کاروں کو
بیخاطر لے لے فاطمہ کے پیاروں کو
کربلا دیتی ہے آواز نہ زداروں کو

روئے جب مجلس ماتم میں ملا دل کو مسرور
 حشر سے بولا پس سچا کہ لے نیک خصال
 کیا سمجھ کر ہوا تو سبط پیسہ کارفتی
 حاکم شام ہے فیاض و غنی مثل پدر
 حشر نے غصے سے کہا او تم ایجاد حوش
 کیا مجھے دیکھا ترا حاکم بد اہل و خسیس
 رتبہ شہر و شہیر عیاں ہے سب پر
 ظلمتِ شام سے کیا نور خدا کو نسبت
 تار زریں سے بناے بھی اگر کوئی لعین
 نور سے نار سفر کو تو سمجھتا ہے سوا
 یاد کر لینا مجھے بھجو جب اب تنگ
 روز عاشور یہ گرتی تھی کہ مرغانِ ہوا
 کہتی تھی فاطمہ صغرا کے تصویر میں یاں
 بولے سچا کہ غربت بھی ہے کیا سخت لا
 شہ کو انصاف نے کس شان سے پڑا ہونا
 دیکھا کہ نشِ سلیمان عرب طاروں نے
 و شہتِ غربت میں یہ کہتے تھے ہر ملک کے
 مگرے مگرے ہو جودل شاہ کے غم میں ثابت

قطعہ

اشک میں مرہم کا نورال فکاروں کو
 عذر سلطان سے مناسب نہیں آروں کو
 تشنہ لب خود میں وہ کیا دینے نکلاروں کو
 دیتا ہر دم دینار وہ سرداروں کو
 دار دینا نہیں کم دار سے دینداروں کو
 یہ طبع دیکھو دنیا کے طلب گاروں کو
 سار کرتے تھے بنی فاطمہ کے بیماروں کو
 گل فردوس سے لگائیں کچھ خاروں کو
 پھر بھی نسبت نہیں شہ سے نثاروں کو
 آتش گل پر شرف دیتا ہے انگاروں کو
 آخری شہی دمیت جو عزا داروں کو
 نہر میں ہانپتے تھے ڈال کے منقاروں کو
 حق شناس سے مرضِ سچ کے بیماروں کو
 کوئی اتنا بھی نہیں کہنے چو خاروں کو
 خود سیرینگے تو نے بوئے تلواروں کو
 چتر پر گردے تھے کھول کے منقاروں کو
 تو ہی دامن میں چھپائے وطن واروں کو
 حرز اہماں تو سمجھنا انہیں سپاروں کو

سلام

ہر اک بیت بیت ارم ہو گیا
 سبھا طین کا زور کیم ہو گیا
 قلم بھی جو اہر رقم ہو گیا
 اوصد سہل کار اہم ہو گیا

سلامی جو صرف رقم ہو گیا
 جو سید ایضاً احم ہو گیا
 دو نقل زہرا کی لکھ کر شہ
 مرے منہ سے نکلا ادھر بلا علی

خضر سبط خیر الامم ہو گیا
 کرم حق کا ابر کرم ہو گیا
 مسخر عرب اور عجم ہو گیا
 زیادہ بخار و ورم ہو گیا
 حجاب و نقاب حرم ہو گیا
 جہنم بھی شرما کے غم ہو گیا
 کہ سقائے اہل حرم ہو گیا
 ہما سر یہ نطلِ علم ہو گیا
 تو پوشیدہ باغ ارم ہو گیا
 سلامی کو گردوں بھی تم ہو گیا
 کھلی راہ طاعون کم ہو گیا

قطعہ

سلام

کھلے ہیں بال نرگس کے گریباں گل کا پارا
 نصیری کا خداتو ناخدا مولانا سہارا
 جوان دونوں کا وسط کو وہی مشرب ہمارا
 کرو آرام اے اصغر یہ مرقد گا ہوارا
 اشارا ہے کہ فرقاں ہم شرف ہمہ ہمارا
 وہاں پہنچے جہاں انسان کا شکل گزارا
 حجاب نور سے مولا نہیں کسے پکارا
 زیارت ان سبعوں کی لئے اقدس کا نظارا
 یہ بحر امتحان آفت و عجم کا کنارا
 اونہیں کے ہم بھی درارت ہیں وہی شیوہ ہارا
 گنہگاروں کی بخشش کے لئے سب کچھ گوارا

قطعہ

قطعہ

ہدایت سے حرا گیا راہ پر
 ہراول کی کھیتی ہری ہو گئی
 ترے رعب سے یا شہ لافتی ا
 سوئے شام عابد جو پیدل چلے
 جلال علی عصمت فاطمہ
 مرا فہن تر تھا اشکوں سے تر
 زہے بخت عباس ابن علی
 ملی شاہی ملک مہر و وفا
 سز روضہ شہ کی جب تازگی
 دبا شمس بھی شمس قبر سے
 چلو ثابت اب پھر سوئے کر بلا

جہن میں بھی سلامی ماتم شہ اشک لاری
 لگا دے پار تیرا یا علی تیرا سہارا
 نو صنیعہ جہاں لکھوں نصیری بھئی میں میں
 لٹا کر قبر میں نیچے کو حضرت نے یہ فرمایا
 ہراک منزل پہ قرآن پڑھتا جا تا ہی سر سرد
 علی اللہ اگر راز دار کو کشف ہو کر
 شب حراج کا قصہ ذرا پوچھو پھر سے
 صفات انبیاء و مرسلین میں جمع جید میں
 سواد شام جب دیکھا دل بجاؤ بوال کھٹا
 مصائب انبیاء کو بھی بہت پہنچے ہیں اس پار
 کھلیں سہراں انہی کے پر امت کا رہے پروا

طہارت اور عصمت چادر و مقنع ہمارا ہے
 مسیحائی یہ جان مہظفہ کی استغاثہ ہے
 خبر بھی ہے تجھے قرآن میں نم سٹکارا ہے
 بجائے وحی اب قرآن کا راجح استغاثہ ہے
 فرشتوں کے بھی سرسبز اور احسان تہا ہے
 چورائے کوئی مضمون بھی تو کیا نقصا ہمارا ہے
 مہ کامل کے سر سر صیح صادق کا شمارا ہے
 یقینتہ ہے ثابت نیتہ دل میں اوتارا ہے

کہا زینب نے ہسکو چادرِ ظہیر کی ہے
 ہوئے بجان خود دی جان تازہ دین احمد
 نماز اور پرکے دل سے پرہیزاے دلکتے توالے
 یہ عالم مذہب جہت کے وارث انبیاء ہیں
 ہوئے ہمراہ جا کر کاتبِ اعمال بھی زائر
 زباں اپنی ہونڈیل اپنی ہر طرزِ بیاں اپنی
 علیؑ کو دوش اٹھائے فرشتے دیکھ کر بولے
 تصورِ وضو شبیر کا ہر وقت رہتا ہے

سلام

اس کتاب و کتاب کا درخشاں کیا ہوگا
 دل برشتہ کا ہمسر کسب کیا ہوگا
 یہ بچنے میں ہر طاققت شباب کیا ہوگا
 جواب نامہ سے بہتر جواب کیا ہوگا
 یہ بے شمار ہیں یا رب حساب کیا ہوگا
 علیؑ سے بڑھ کے بھلا حق ما ب کیا ہوگا
 سحر کو لے خلیفہ بو تراث کیا ہوگا
 لحد میں ہم سے حساب و کتاب کیا ہوگا
 جو خاک چھائے اب دستیاب کیا ہوگا
 ہماری آنکھ کا ہمسر حساب کیا ہوگا
 کلام حق ہیں یہ ان کا جواب کیا ہوگا
 حناں میں فاطمہؑ کو ترجیح و تاب کیا ہوگا
 یہ ترتیب میں و جلال شباب کیا ہوگا
 خبر نہ تھی دم آخر خضاب کیا ہوگا

سلامی اشک عزا کا جو اب کیا ہوگا
 جواہلِ دل ہیں وہ اسکا مراد ٹھائے ہیں
 علیؑ نے چیرا اوتار کو بولیں بت ماہر
 ہمارے پاس نگہین کے سوالوں کا
 علیؑ کے وصف ہمارے سکنہ تری رحمت
 جد ہر پیرے رخ حمید را وی طرف حق ہو
 بہن یہ پوچھتی تھی بھائی سے شب غمور
 تمام عمر رہے مست عشق مولانا میں
 حسینؑ کہتے تھے یا تو گزر گئے اکبرؑ
 یہ ہر جگہ ہے در افتانہ عناصر و دریا میں
 رجز حسینؑ کا سن سنے بول اوٹھھیجا
 بندھی ہیں جو ب سنال حسینؑ کی انصاف
 سر حسینؑ کو دیکھا تو بول اوٹھھے ہر پیر
 ہر صغیر کا دارھی پہ ملے بولے حسینؑ

جو زیب و دوش بنی بھوادہ سر جو نیزے پر
یہ فیض صحبت ادب و دیر ہے ثابت

سلام

فلک اب اس سے فزول انقلاب کیا ہوگا
ترے سلام کا مجھے جواب کیا ہوگا

نصرت کو نصیری کا مرقہ میں خدایا
خورشید ایشائے میں مغرب سے چلا آیا
محراب عبادت میں جب تیر خدا آیا
تین اہل وفا لیکر سوئے شہدا آیا
بھولا نکہ او اس کو موقع پہ چلا آیا
لے قبر ترے گھر میں مہمان تر آیا
جب سر پہ کسی دشمن کا گرز بلا آیا
یاد اے علی اصفیٰ جب تیر حضا آیا
مرحب کا جو سر لیکر ضرغام خدا آیا
بل ابروؤں پر لب پر لاجول لایا آیا
قرآن میں شہادت کو جو الفنا آیا
تلقین کو مرقہ میں ہم نام خدا آیا
قیدی تھا مگر قبر میں مقتل میں بنا آیا
ثابت تری باتوں میں ہم کو تو مزا آیا

قطعہ

قطعہ

آسان ہوئی منزل جب راہ نما آیا
الدھر کے کشش تیری اے دست یا للہمی
تلوار لگی سر پر سب ریش ہوئی پرخوں
حر شام کو کھٹا ششاد و صبح ہوا رہبر
جو شام کلم بھولا ہوا اور صبح کو اجاے
اصغر کو لٹا کر یوں قدمیں کہا شہ نے
تہنائی میں جھرت کو عباس کی یاد آئی
اکبر کا خیال آیا رتھی جو لگی دل پر
مفتوح ہوا خیر خوش ہو گئے پیغمبر
جب بیعت فاسق کو اعدا نے کہا شہ سے
ہیں نفس بنی حیدر رہ نفس سے ہیں بہتر
پرستش میں عقائد کو مومن جو کوئی بھولا
مظہر تھا عجائب کا مانند علی عابد
جو داد نہیں دیتا ناہم ہے یا حاسد

سلام

کام آئیگا لحد میں یہ دغینہ میرا
ہے لبالب مئے تسنیم سے مینا میرا
تابع حق ہوں و طیفہ سے رضینا میرا
ہمسفر سلیمان ہے نگینہ میرا
باد طوفاں سے ہے محفوظ سفینہ میرا

الفت آل سے سمو رہے سینہ میرا
حب حیدر سے بھرا رہنا ہر سینہ میرا
شاہ فرما تھے تھے جو رنج ہوں ست ہونگا
نقش میں چختن پاک کے اسما دل پر
ناخدا قائم آل بنوی ہے بخدا

مورد قہر و بلا سو گا مدینہ میرا
بھول جائیں گے وقار اور سیکندہ میرا
طور سینا سے بھی پر نو ہے سینہ میرا
کہتے تھے شاہ رسل ہے یہ مہینہ میرا
بہرا کبر کے مناسب نہیں جینا میرا
شاق ہر دل پہ ستمگاروں کے جینا میرا
ثابت آئینہ سے بھی صاف ہر سینہ میرا

قطعہ

سلام

جاگ جاتا ہے نصیباً دیدہ بیدار کا
بند ہو سکتا نہیں جو سب لب سو فار کا
دیکھنا طالع ہمارے دیدہ بیدار کا
دیکھ کر چہرہ شبیہ احمد مختار کا
تیز لگن دیکھ کر تم ابرو سے خمدار کا
عارضہ زائل ہو فوراً نرگس بیمار کا
اشک غم بیجا ہر فردوس کے گلزار کا
اے میجا اب تو دم آنکھوں میں ہر بیمار کا
چاہیے مجھ کو تو نسخہ شربت دیدار کا
جاتا ہے زائر جو حائر میں شہ ابرار کا
جسم گویا دار پر کھینچا گیا عذار کا
شور اہل شام کو کوئی تیرا دکھانی الناکا
سر کا تھا گاہک کوئی تو ہاں کوئی دستار کا

قطعہ

قطعہ

قطعہ

کہتے تھے خضر صادق جو نہو گا شہر
گھوڑے باندہ سینے ستمگار سے روئیں
دل میں ہر نو رو لائے نئی و آل نئی
ماہ شعبان میں جو پیدا ہو شاہ شہا
شاہ فرماتے تھے اے موت بسن بجلد آجا
نیزے تانے ہو جو ہیں در پر ایذا سفاک
خور سے دیکھ جو پیل و سے حیرت ہوئے

دیکھتا ہوں خواب میں روضہ شہ ابرار کا
حرطہ نے بیخظا مارا علی اصغر کو تیر
پاک فرماتی ہیں زہر مجلس نام تم میں شک
مدح کرتے تھے تعین ان میں مہنگ بیدل
رعب کیا چہرے یہ جو بے ضرب لب لہلہ ہو ہیں
دیکھیں سوئے علی اکبر جو چشم شوق سے
رو کے بزم شاہ میں مومن نے بخت بیل لی
کہتی تھی صغیرا مدد کو جلد سری آئے
اس ٹھنڈا می سے تپ فرقت کو کویا نام
پیشوائی کے لئے آتے ہیں عباس علی
نیزہ پر قاسم نے زاررق کو دکھا باجگری
خاک پر ویکر تکا اس زور سے تھکا وہ سے
رو قبیلہ جب گر گھوڑے سے دل بند بول

شہر نے حری سے کہا بتلا تو لے غازی مجھے

ساتھ کیوں دیتا ہے توشیر سے نادار کا

مستحق ہوں مال و جاہ و خلعت زرتار کا
 پاک طینت ہوتا ہوں طالب کہیں دار کا
 کون کو کونین میں ہمسرہ ابرار کا
 بھول کا ہرنگت وہ ہمدوش ہے خار کا
 یہ گل رعنا ہے براہ سہم کے گلزار کا
 نور کا بجایہ ہے تو وہ ہے شعلہ نار کا
 ہونہیں سکتا ہے پیر و مرتد میخوار کا
 افزا ہے روزِ محشر یار کے دیدار کا

مصرف شدہ کے ماتم و شیون پھول ہیں
 پژمردہ ہلبلوں کے نشین اس پھول ہیں
 گتے تھے خلد کے مرے دامن میں پھول ہیں
 صل علی بہار یہ ساون میں پھول ہیں
 مضمون میں مرے ہیں گلشن میں پھول ہیں
 سبزہ ہے کہ ہمارے گلشن میں پھول ہیں
 ڈوبے ہوئے بہار کے جو بن میں پھول ہیں
 دریا میں یہ گہر میں وہ گلشن میں پھول ہیں
 قدرت خدا کی دیکھے گلشن میں پھول ہیں
 بکھرے ہوئے رسول کے کس بن میں پھول ہیں
 یارب یہ کس شہید کے گلشن میں پھول ہیں
 کانٹے ہیں ابولوں میں کہ دامن میں پھول ہیں
 یہ دہر دہرے طوفی بھی گردن میں پھول ہیں
 شاید نیم صبح کے دامن میں پھول ہیں

حاکم شامی سے مل جو ہے خلیفہ آج کل
 بولا حرا کیا بک رہا جو اسکے نیانوں
 فاطمہ ماں - باپ حیدر جدِ محمد ہیں
 حاکم ناصب کو کیا نسبت بھلا شہید سے
 آتشِ عمرو و کا وہ انکرم و دہے
 یہ ہریت وہ ضلالت دین یہ وہ کفر ہے
 مست ہے خمِ غذیر ساقی کو تر سے حشر
 مصرع آتش پر ثابت کو دل و جاں پسند

سلام

بحرانی دلِ فگار جو گلشن میں پھول ہیں
 بکھرے ہوئے جو فاطمہ کے بن میں پھول ہیں
 پر وہاں کہ سین میں پھول ہیں
 فصلِ عوا میں روئے سے بکھیں میں پھول ہیں
 بستہ اوپر کھلا کہ اوپر لگے دماغ
 بخروم کوئی چیز نہیں اوس کے فیض سے
 اس دمِ جہاد پر ہے مسلح خدا کی فوج
 صل علی و اکبر و عباس گلِ عذار
 جلتا ہے سینا عم سے گلزخم میں ہے
 ہمارے یوں سے پوتا تھا زعفریہ راہ میں
 سیپارہ گل کا روزِ چڑستی ہے عندلیب
 کیا شاد و شاد جاتے ہیں سچا دے شام
 ہاتوں میں ہتکڑی کہ لپو ہوئے میں
 جانی پر روزِ روضہ شاہ شہید پر

قطعہ

قطعہ

شکر خدا کہ سب ہی گلشن میں پھول ہیں
 پھل پنچوں کے دست بخت میں پھول ہیں
 کیا قدرت خدا ہے کہ اسین میں پھول میں
 میں ہاتھ ملتی ہوں کف دشمن میں پھول میں
 صرہ نہ جانو مرے مدفن میں پھول ہیں
 جنگل مہک رہا ہے کہ سخن میں پھول ہیں
 ٹوٹے ہوئے حسین کے دامن میں پھول ہیں
 رنگین جو مداح آل کے دامن میں پھول ہیں

قطعہ

بزم سخن سے دور ہوئے غیر مثل خار
 مشغول کارزار میں زینب کے گلخزار
 جوہر شناس کہتے ہیں جوہر کو دیکھ کر
 پنچوں کو دیکھ کر زن عمارت یہ کہتی تھی
 صل علی دور و نیکیرین پڑتے ہیں
 غوق عوق میں شاہ کے خسار ہو پیل
 کہتے تھے شاہ لالہ شہ اوٹھا کر شہید کے
 ثابت نجف میں چلے چڑھا و صیرح پر

سلام

سرخ رو آل ہوئی چہرہ اعدا ترا
 پانی بھر نیکو بھی دریا میں نہ سقا ترا
 ساتھ احمد کے نہ اس واسطے سایہ ترا
 چڑھ گئی سانس کہیں در کہیں پھرا ترا
 نوع کی طرح کنارے پہ دی جاتا ترا
 کہ نہ مرنے پہ بھی اصغر کا شلوکا ترا
 بارہا خلد کا جس کے لئے میوا ترا
 آگ سلگانے کو خندق میں جو سقا ترا
 لاکھ یاروں نے کیا زور نہ چیرا ترا
 سامنے روضہ سرور کے جویں جاتا ترا

گھر میں جینا رکے جو افلاک سے تارا ترا
 پاس پیاسوں کا یہ تھا دور شکیں ہجر
 بنگے خورشید جیا نواب ہوا نور فکن
 شام تک کس فلق و در د سے پہنچے بجا
 کشتی آل نبی میں ہوا جو شخص سوار
 مال یہ کہتی تھی عجب جس گھری پہناتا
 ہائے پیاسار ہا بھوکا ہا وہ محبت حق
 جن یہ سمجھے کہ علی پیرالم میں کو دے
 کہیں آسکتا ہے ہر شخص کو اندازہ پیر
 خلد ثابت نظر آتا تھا بقول مونس

سلام

مگر کوئی اصغر سا پیاسا ہنوگا
 کسی کا لضبیب ایسا چمکا ہنوگا
 جہاں شیخ روشن ہو پروانہ ہوگا

ہوا اور عالم میں گیا کیا ہنوگا
 ملا تکیہ زانو سے تاناہ حشر کو
 پھرے کیوں حق ساتھ حیدر کے ہروم

کوئی ایسا حق کا شناسا نہ ہو گا
 زمانے میں اجماع ایسا نہ ہو گا
 کوئی بندہ ایسا خدا کا نہ ہو گا
 خدا دوست ایسا ہوا تھا نہ ہو گا
 وہ میرا نہیں جو علیؑ کا نہ ہو گا
 کوئی قول مشہور ایسا نہ ہو گا
 کوئی صابر ایسا ہوا تھا نہ ہو گا
 کسی کا یہ دل یہ کلیجا نہ ہو گا

قطعہ

قطعہ

علیؑ عارفِ حق ہیں بعدِ پیغمبر
 خوشامیج خیرِ خم خانہٴ انجم
 در افتاں ہیں مدحِ علیؑ میں محمدؐ
 یہ اسلامِ دایماں میں فائقِ کسب
 میں ہوں جسکا مولا علیؑ اوس کا مولا
 سنا ایک لاکھ آدمی نے نبیؐ سے
 یہ تھا قولِ ایوبؑ لے واہِ شیر
 جگر بند کے دل سے بچھی نکالی

سلام

کام مشکل سے جو مشکل تھے وہ آساں نکلے
 حج کو عمرے سے بدل کر شہِ ذیلیشاں نکلے
 شور تھا جاہ سے لو یوسف کنگاں نکلے
 آل کے رنگ میں ڈو لے ہوئے سماں نکلے
 ادسکی رحمت سے بہت کم مرے عصیان نکلے
 ہے بجا قلبِ جبرس سے اگر افغان نکلے
 لول در بار سے انگشتِ بندگان نکلے
 چھوڑ کر بارخِ جنناں آدمؑ ذیلیشاں نکلے
 کس طرح گردنِ معصوم پیکاں نکلے
 حشر میں اشکِ عزا کو ہر غلطاں نکلے
 ہائے بھوکے مرے گھر سے مرے مہاں نکلے
 صبر بولا کر مرے دل کے سب راہاں نکلے
 مقام میں بننے غویوں کے شتریاں نکلے
 پاؤں میں گر کے نہ پھر خارِ مھیلاں نکلے

قطعہ

گھر سے جب نامِ علیؑ لیکے خوشیامیاں نکلے
 حق کے گھر میں بھی عمر و جان خواہاں نکلے
 جس گھر میں میرِ الم سے شہِ مرواں نکلے
 کم زمانے میں بشر ایسے خوشیامیاں نکلے
 کہ ہر عیبِ بخشِ مجبور کے ساماں نکلے
 گھر سے شاہِ شہداد بے سرو ساماں نکلے
 سرش کے لب و دندان پتھیری جب تکھی
 رتبہ نکلد نجف و یکھے جس کی خاطر
 ہاتھ تھرتے ہیں شیریں کے اے ضعفِ بتا
 روینوالے کر مہ حق سے ہوئے مالا مال
 یادِ مسلم میں یہ تھے طوعاً ناسدا کے بین
 شاہ نے لکھنؤ اکبر سے جو بچھی کونچی
 آدمِ آلِ محمدؐ کے محل یہ نشا ر
 کون تھا عالمِ غربت میں جو کاٹے چنٹا

ساتھ ہم نہ کوئی اشک بہا نہ والا
جرس قافلہ راہ رصنا بڑی تھی
حکم حاکم تھا حرم ایسے خزانے میں
روز نور روز تھا حرم میں جو ثابت پہنچا

سلام

برہنہ پانی پر بس آبلے گریاں نکلی
قدم راہ نما سلسلہ جنبان نکلی
جس سے زندہ نہ کوئی قیدری زندی
کھل گیا دل کا کنول سیکرول رماں نکلی

مشغول ماتم شہ گلگوں کفن میں ہے
روح رواں سفر میں کاتب وطن میں ہے
برچھی جگر میں دراتھو ٹھنی دہن میں ہے
چھلی یہ سرخ رنگ کی نہر لبس میں ہے
خلیت بھی کر بلا کا ہمارے کفن میں ہے
عاقل کو یہ حنا کا اشارہ چمن میں ہے
خیبر میں مرتضیٰ ہیں کہ عباسؑ ہن میں ہے
زرخے میں ہیں حسینؑ کہ سوسے مہن میں ہے
کس درجہ اتحاد حسینؑ و حسنؑ میں ہے
اجم میں یہ ضیا نہیں جو انجمن میں ہے
مضمون تازہ نبدیش بیت کہن میں ہے
سر خدایہ مولد شاہ زمن میں ہے
آنکھوں میں تیر مشک سگینہ دہن میں ہے
ثابت سفر میں وطنیت وطن میں ہے

قطعہ

جرائی پھول چاک گریباں چمن میں ہے
آیا نہ خط حسینؑ کا صخرہ چمن میں ہے
ایکڑگی لاش پائنتی یوں شہ کی رن میں
گو یا زبان منقبت سخن میں ہے
کہد و ادب سے آئیں نگرین قبر میں
دنیائے دول بھی رنگ بدلتی ہو دم بدم
کہتے تھے مح رزم علیؑ رار میں ملک
ابتر تمام عالم امکاں ہو اس گھر ہی
ہنگڑے وہاں جگر کے ہٹتے یہاں رفیق
زہرا کے نور عین کی مجلس و نور کی
کیسے میں ہے ولادت حیدر خدا کی شان
جس دل میں ہو علیؑ کی ولا گھر خدا کا ہے
کس شان سے ہے لائے عباسؑ نہر پر
یاد آ رہے ہیں جملہ احباب لکھنؤ

سلام

خدا نے فرد واحد میں کیا مجمع دفتر کو
پر کہہ لیتے ہیں مثل جو ہری ہم اہل جو کو
اثر سیفی کا بختا ہے خدا نے ذکر حمید کو

فضائل سب رسولوں کے علیؑ نفس مگر کو
سخنور جانتے ہیں دائمی قدر سخنور کو
منافق دل میں کٹ جاہل و مصالحت کو

ابھی دیکھا نہیں جی بھر کے بس رکھو تیر کو
شرف کیا کیا خدا نے مجھے میں میرا جی
علیٰ کی دجہ سے پیارے میں نولوں بل کو
خدا نے اپنے گھر میں اپ اتارا اپنے حیدر کو
ذرا دیکھو نور عجب ہیست فرغام دا اور نو
یہ خواہش تھی کہ لپٹا لوں گلے سے شاہ صفد
امام اولیں امت کو اور ناصر سیر کو
بتوں سے پاک کر دیکھا علیٰ اللہ کے گھر کو
کہ توڑے گا ہی ہر کا فر و مغرور کے سر کو
اویسی کرتے میں سٹھنے کر دیا مدفون صنو کو
یہ دل اللہ نے بخشا ہی دل بند سپر کو
نہ بستے دیکھا مثل آب دیا آب گو سر کو
کیا مگر بلند آوازہ اللہ اکبر کو
سکینہ دیکھتی ہو دمبوم زندان کے در کو
وہ اپنے ہرے مولا سر ہانے سے ہنہو کو

قطعہ

کیرن ایسی کیا جلد ہی پڑھو دو گھڑی دم لو
رجب ظرف زماں ہوا اور پھر ظرف مکاں کبر
رجب بھی محترم ہے جس طرح کہے کی حسرت
سفر زمین ہاں کا واقعہ جہان ایسا ہو
سوئی دیوار کعبہ شرف علیٰ پیدائش جو دم
کھلی تھی اشتیاق وصل میں غوش کعبہ بھی
درو دیوار سے آواز آتی تھی مبارک ہو
یہ حق غمانہ زادی ہوا نزل سحری یسکا ہو
فقط اصنام کعبہ نہیں تو قہ ضرب اسکی
برنگ اسن گل خون گردن سے جو نہیں تھا
غم اکبر میں بھی اللہ اکبر لب پہ جاری ہو
گراں تر میں جو قیمت میں جگر اپنی قائم ہیں
سر شبیر سے تکریم جازی ہے سر نیزہ
خیال آتا ہے رہ رہ کر اب تے میں کربا با
یہ سستی نزع میں آقا بغض ارواں ثابت ہو

اسلام

ادس نے دنیا ہی میں فردوس دیکھا
سر رے بولوں کا ہے مجھنی نیجا دیکھا
شور تھا نور کے دو کڑوں کو اکٹھا دیکھا
کوئی شبیر سا بھی سیکس و تہا دیکھا
ہاں بڑے وقت کا دوسا زبر پایا دیکھا
لیلۃ القدر کو اس رات پڑھنا دیکھا
کون سے مہر جنائبات کا جلوہ دیکھا

قطعہ

مجھنی جس نے در سید والا دیکھا
نخل نخوت نہ کبھی پھولتا پھلتا دیکھا
درد شامد پہ قدم جب کہ علیٰ کا دیکھا
کہہ فلک تو نے بہت کچھ ہو زانا دیکھا
نہ لڑکین نہ جوانی نے دیا ساتھ اپنا
اللہ اللہ شب نیمہ شعبان کا شرف
ہر اکھ کی ہوا اکھوں میں چکا چونکہ آج

اسم جس شان کا ویسا ہی مسکے دیکھا
 نور سے سال ولادت بھی نکلتا دیکھا
 بارہواں سال امامت کا مہینا دیکھا
 چودہواں قلمزم عصمت کا یہ دریا دیکھا
 چاند میں دغ مگر ان میں نہ حساب دیکھا
 لوح قرآن امامت کو مطلقا دیکھا
 نہ عرض اور نہ جوہر کو فی الیسا دیکھا
 لیے چچا یعنی بہت آپ کا رستا دیکھا
 مہر و خورشید نے بھی جنگا نہ ساما دیکھا
 سرا دٹھا کر طرف عالم بالا دیکھا
 جب علم اُرنے بہت اہوا اور یاد دیکھا
 علی اکبر کا جو دھلتے ہوئے منکا دیکھا
 اب ہمیں یاد نہیں خواب میں کیا کیا دیکھا
 عیب دیکھا بھی و تائب فقط اپنا دیکھا

پس گئے دانے جو اے آسیا کے سامنے
 مالک اشتر کھڑے ہیں مرتضیٰ کے سامنے
 شعلوزن دوزخ ہی خود دوزخ عطا کے سامنے
 نار کا کیا بس پہلے نور خدا کے سامنے
 شمع ہوتی ہے خموش اکثر ہوا کے سامنے
 شرم سے آتا نہیں خاک شفا کے سامنے
 سرخرو القدر نے رکھا چچا کے سامنے
 ہے گدا حاتم ترے دست عطا کے سامنے

سلام

قطرہ

ہے وہ سینام رسول عربی نام خدا
 غل ہے نورانیوں میں نور خیم یہ ہیں
 خوب اتمام ہوئی حجت حق بندوں پر
 شور ہے قدسیوں میں صل علی آل نبی
 چودہویں رات کا چاند نگوہیں ہم کو شوگر
 دیکھ کر نور حسین کہتے ہیں جبریل امیں
 قائم آل محمد سے جہاں قائم ہے
 کہتی ہستی رو کے سکینہ کہ نہ پانی لاپے
 لے فلک در میں تیرے ہوئے بے پردہ دل
 تیر پشانی نورانی شمشیر جو رنگا
 پیاس یاد آئی سکینہ کی ٹپکنے لگے اشک
 شہ نے فرمایا کہ فانی ہے جہان گزراں
 محو دنیا میں ہوئے بھول گئے عہد امت
 نکتہ چینی سے رہی طبع رسا کو لغزت

امتیاز نیک و بد کیا ہو قضا کے سامنے
 دست بسیرہ تیرے شاہ کربلا کے سامنے
 شامیوں کے غول میں فرج خدا کے سامنے
 سر وہے بازار تہ خاک شفا کے سامنے
 تیرے طبعوں کے حضور آتش سیاہی دنگ ہیں
 واوی ظلمات ہیں پوشیدہ جو آب حیات
 کہتے تھے قاسم ہوئے پامال جب مثل حنا
 یا امیر المؤمنین تیرا کوئی ثانی نہیں

خانہ احمق میں رکھے مہر نبوت پر قدم
ہات اور ٹھانڈا دنیا سے یہیں معنی لے کر عین
قابل افسوس کے لے چرخ تیز انقلاب
بید ہو دست شقی میل در لب و زبان شاہ
حرص بھی ادنیٰ بڑھی جتنی بضاعت بڑھی
بہر تعظیم و کھڑے ہوتے تھے محبوب خدا
لیکن رخصت شاہ سے حرا یا میدان میں
چتر زر کے سایہ میں حر کے مقابل ہے عمر
یوں مخاطب ہو عمر سے اور سگ نیائے دوں
ہے مر آقا حسین ابن علی حق کا ولی
ہو مقابل نور سے ظلمت بھلا کیا تاب
لاکھ اندھی زور سے اوٹھے مگر بچھڑا لے
دشمن اپنے نفس کج تک نہ بل مکن نہیں
جنکو تو اعضا سمجھتا ہے یہ عدل میں ترے
صحن مسجد میں کھلا رہتا نہ کیوں جیہ کا ر
کاسہ لیسان عجب جل بھن گئے مثل کیل
خوان نعمت بیچ میں تھا اور کس ان جہنم
جلد ہو یا رب ظہور قائم آل نبی

قطعہ

قطعہ

قطعہ

سلام

جام جم ہے خاک تیرے نقش پاکے سامنے
دل سے استادہ اگر تو ہے خدا کے سامنے
نگے سر ہیں آل احمد اشقیاء کے سامنے
ظلم ہوتا ہے یہ سب بن العبا کے سامنے
شمع بجھ کر کی اور بھی جا کر سو ان کے سامنے
فاطمہ آنی تہیں جب خیر الوار کے سامنے
کس تجھ سے گروہ اشقیاء کے سامنے
آشیان بوم ہے گویا ہما کے سامنے
پیر و جہیل ہے تو مصطفیٰ کے سامنے
تیرا حاکم ہے لعین کہہ دوں خدا کے سامنے
کیا وقار راہ زن ہو رہنا کے سامنے
آبرو کیا پائے گی باو صبا کے سامنے
سنگھسائیں ہاتھ میں آپ بقا کے سامنے
پوست گندہ حال کہدیں خدا کے سامنے
دل سے مولا رہتے تھے ہر دم خدا کے سامنے
طیر بریاں آیا جب خیر الوار کے سامنے
تھے احب الناس محبوب خدا کے سامنے
سر جھکا کر جائے ثابت پیشوا کے سامنے

ہو خاک بھی تو مرقد شہید کے لئے
ہیں ہاتھ ماتم شدہ دلگیر کے لئے
ایجاز ہے یہ مرقد شہید کے لئے
آل رسول ساتھ ہیں تغیر کے لئے

جرائی خاک چھان نہ اکیر کے لئے
گویا زباں ہے رحمت شہید کے لئے
تاسہ خاتمہ نہیں تعمیر کے لئے
قرآن کا جمال ہے اجمال و اختصار

حلق صغیر جو دم کے فرماتے تھے حسین
 ستے کو مشک دیکے سکیٹنے نے یہ کہا
 بیٹی سر حسین سے کہتی تھی دیکھئے
 پیش نظر تھا مولد حمید کا اہتمام
 نانا سے جب کہا کہ چڑھیں گے ہم اونٹ پر
 یہ پائے رعشہ دار سے عابد تہا خطاب
 تیروں پر جسم شاہ عبادت میں نہا بند
 حرکت تہا تھا کہ مجھے یہ ہرگز نہوئے گا
 طوفاں کی روکٹ فغ مرض روئی تہا
 سدا نیوں کے سر سے رواہیں چھوٹیں
 آنکھوں میں حلقے پڑ گئے رویا ہوں افسانہ
 لازم سے کا رض میں السال کو جہد و کد
 فضہ قدیم کو چوم کے عابد سے کہی تھیں
 دیکھا سناں یہ جب سر شہ بولے جبریل
 ہر آسمان پہ نام غلی کیوں نہور تم
 جب طفل شیر خوار نظر آ گیا کہیں
 خاصاں حق کو پہنچی ہیں اس خصوصیت
 رخصت کے وقت رو کے ہیں جب غلی قطع
 پوچھا سبب تو بولیں وصیت یہ کاشی تھی
 آنکھوں کو ملے باز درجے زینت بوردشا
 ہے یادگار بہائی بہن کا یہ اتحاد
 سہل است اگر دوسرین پر نہیں
 کیا کہنا تہا اصل علی تربت حسین

قطع

آئے تھے گھر سے آب دم تیر کے لئے
 پانی لے آؤ اصغر نے شیر کے لئے
 ڈر بند گہرنے کان مرے حیر کے لئے
 آئے خلیل کعبہ کی تعمیر کے لئے
 اشتر رسول نیکے شہید کے لئے
 کاشانا چھوڑنا کسی رنگہ کے لئے
 اور سناں یہ نعرہ بگیر کے لئے
 چھوڑوں بہشت منصف جاگیر کے لئے
 کیا کیا اثر ہیں تربت شہید کے لئے
 گوشے رخوں پہ چادر تطہیر کے لئے
 دروازہ حسین کی زنجیر کے لئے
 تدبیر پیشکار ہے تقدیر کے لئے
 یہ رعشہ دار پاؤں تھے زنجیر کے لئے
 معراج آخری ہے یہ شہید کے لئے
 یہ دست گیر ہیں فلک پیر کے لئے
 رو میں رباب اصغر نے شیر کے لئے
 کیا کیا نحوستیں ہیں ہم پر کے لئے
 بوسے گلوے حضرت شہید کے لئے
 مجھ بے نصیب و سیکس دلگیر کے لئے
 داغ کوئی عمل نہیں تقدیر کے لئے
 یہ ہے پئے رسن وہ جو شہید کے لئے
 دل کڑھتا جو اسیری شہید کے لئے
 چھوڑی نہ کوئی بات بھی اسی کے لئے

ثابت گر لگا آپ ہی اوس میں کو ردل

سلام

پچھلا یہ ہے چونک تغافل کے خواب سے
 پیری نقاب لے کو چلی تھی شباب سے
 قرآن کو مسیری ہے رخ پو تراب سے
 رنگیں جو ریشل بن منظر ہر شباب سے
 حیرت جو جھکو چرخ ترے انقلاب سے
 اشک عزا سے دامن تر اپنا تھا جو تر
 کس حسن چہم کے گریے میر طفل اشک
 حسرت ہی دل میں لگی یوں جلد جلد یا
 مضطرب ہے دل فراق صرخ حسین میں
 منع نہ دے۔ مگر سخن دل تنگ کن نہ کہ
 مضمون کے ساتھ لطف زباں بھی ضرور
 ماں بولی آخر لے علی اکبر نظر لگی
 بھٹکا یا لاکھ خر کو مگر آیا سوئے شاہ
 جاتے ہیں شاہ رن کو جلو میں کی نہیں
 رہ کر دیکھ کر سر قائم کو کہتے تھے
 یوسف سے یوں سوا کچھ کا حسن پاک
 عمر و ابن دو کو جو جید رنے دو کیا
 ٹھنڈا کیا کسی کو کسی کو جلا دیا
 بانو میں گرتی تھیں کبری لاش پر
 رخصت کے وقت میں جو رو دہا میر کیا
 سوئے بہت بس اب نہیں مرقہ و نیند کا

کھو دے گا جو کنواں کسی رہ کر کے لئے

پہر ابدل رہا ہے بڑھاپا شباب سے
 رسوا اور وسیہ ہوئی آخر شباب سے
 ملتا ہوا ہے روئے کتابی کتاب سے
 پیری و دارع ہوتی ہو ملکر شباب سے
 محروم آل سانی کو تر ہے آب سے
 محشر میں بچکے بطشیں آفتاب سے
 گرد دل پہ برق لگی چشم سحاب سے
 باتیں بھی کچھ ہوئیں نہ ہماری شباب سے
 بجلی تڑپ رہی ہو چمک کر سحاب سے
 نازک ہو شیشہ دل سائل حباب سے
 رنلت کی قدر بڑستی ہو بے گلاب سے
 کہنکا تھا جھکو پہلے ہی تیرے شباب سے
 ذرہ نظر نہ پھیر سکا آفتاب سے
 پٹی ہوئی ہے حسرت و غربت رکاب سے
 موت اس حوال کو اگلی پہلے شباب سے
 تعبیر خواب جیسے کہ بہتر ہو خواب سے
 خندق کی فصل بڑھ گئی حیر کے باب سے
 یسوع علی نے کام لیا آب و تاب سے
 عالم میں روشنی تھی مرے آفتاب سے
 لینے جو جیکے روٹھ کے چہرہ دل کہا ہے
 اونٹھ بھجھو انہیں ملتے ہوئے ترش خواب سے

قطع

بولیں سکیں نہ شک جو میری نہ بھگے لائے
 دستل علی محمد و آل محمد
 دشمن جہاں بھی چرخ بھی حاسد بھی بخت بھی

گھر میں نہ بھگے کے آئے حجا اس حجاب سے
 سینچا ہے باغِ ظلم کو عطرِ کلاب سے
 ثابت نہ جانے خار ہے کس کے عتاب سے

سلام

اے سلامی جسکا والی جسدِ رگزار ہے
 ابر نیلیاں ہو بختِ دوہم گو ہر بار ہے
 نور افزا کرد قبر حیدر رگزار ہے
 نظم و صفت نور عین احمد مختار ہے
 شہہ کشیں میں نعرے والا ان میں لالِ حجب
 دیکھ کر بیٹوں کو اپنے کتے میں بنت بول
 انما الاعمال بالنیات سے قول رسول
 نیک کی صحبت سے بطلیت کا سیاہِ خور
 حلو و رنج مخالف پر میں فرزند رسول
 آپ شمشیرِ دو دم میں خرق ہوئے میں عدو
 اتنی سے ہر ضرب میں اللہ اکبر کی صدا
 فرس احمد پر علی کو دیکھ کر بولے ملک
 نار و رنج سے نہ کیوں آزارا ہو مانندِ حشر
 دیکے مشکیزہ سکیڑے کے ہا عباس سے
 اپنے حق میں بولے کانے پھول کا طالب کو
 اکی احمد پر پڑا ہے سخت دقت آہ آہ
 جبارِ ظہیر جلتو حق نے یہ بھی عرش سے
 سر ہے سردار جو انان جنال کا لہشت میں
 دختِ رز کا دور بھی شطرنج بھی آہ آہ

بحرِ غم سے اوس کا بیڑا دو جہاں میں تار ہے
 ماتم شہ میں ہر اک انسو در شہوار ہے
 اے سلامی سر سبز چھٹا والا ابصار ہے
 اپنا ہر مطلع سلامی مطلع الانوار ہے
 نقشہ نبیبات تجری تمہا الانوار ہے
 جعفر طیار وہ یہ جیسے دگر آ رہے
 جو راضیت سے ریائی اوس کا مرقہ نائے
 ہم نکلین گل ہو لو گیا افتخار خار ہے
 ہاتھ میں بھیجی ہوئی اللہ کی تلوار ہے
 و حار تنگ تیزی برفنا کی و صہار ہے
 نعرہ بگیر گو یاد تنگ کی جھنکار ہے
 جاں نثار و جان نشین احمد مختار ہے
 قاتل اعدائے آلِ مصطفیٰ مختار ہے
 بھائی احمد غفر کے لئے پانی چھاؤ گائے
 مزرعِ عقیقہ کو دنیا خار کا پھل خار ہے
 شام کا دربار ہے اور عترت اطہار ہے
 سر بر بندہ آج وہ عترت سر دربار ہے
 اور تختِ سلطنت پر جاگم عذار ہے
 انجن میں گرم فست و غش کا بازار ہے

قطعہ

قطعہ

لے امیر شام کیا طالع ترا پیدا رہے
جان زہرا نوز چہم حسب رکرار ہے
حسن ولی کا جدا مجرا احمد مختار ہے
وہ سکینہ کے برابر عابد بیمار ہے
سبز اینک گنبد قبر علمبردار ہے
دیکھنا ثابت بھی مثل مہر مہر سیار ہے

کہتا ہی قاتل مہارک قتل فرزند رسول
جب کا عالم میں نہیں ہمسریہ اسکا دیکھ
جعفر طیار و حمزہ جس جبری کے ہیں چچا
زینب و کلثوم وہ ہیں یہ رتیرہ وہ بابٹ
یہ اشارہ ہر ہا سر سبز غازی کھیت میں
ریل کا ملک عرب میں سلسلہ جاری ہو

سلام

شوق دل بہراہ ہے رستہ بتانے کے لئے
یشت وہ گردوں نے تا کی تازیانے کے لئے
نگلیا ہے سانپ یہ موزی خزانے کے لئے
زلفی سنہ جب ہوا تکیہ سر مانے کے لئے
کوئی صلح ہے ضرور اس کارخانے کے لئے
یہ گھڑی بوجہت خفتہ کے جگانے کے لئے
پایخ زینے ہیں خدا کے پاس لانے کے لئے
آئیں گے بابا جو سینے پر سلانے کے لئے
کون لوری دیا جنگل میں سلانے کے لئے
لائیں گے بابا رب میرے کھلانے کے لئے
حر ملو کے قتل کرنے اور چلانے کے لئے
مصحف ناطق وہ آپہنچے بتانے کے لئے
سنے کلیفیں اوٹھا میں چین پانے کے لئے
بسکی لاشوں پہ تھی آنسو بہانے کے لئے
لائی خود نہ فرات انکو چھانسنے کے لئے
تھکے ننھے لاشے مٹی میں چھپانے کے لئے

سر بھرا ہوں لبوے طوس جانے کے لئے
تھی جو بار بخش امت اوٹھانے کے لئے
بستر منعم دینے پر بے تکیہ زریہ ہے
حر کی قسمت پر خوش نجامی کو کیا ناز تھے
کہتی ہے ہرستہ زمانے کی زبان حال سے
دیکھ کر ساعت در شیر پر کہتی ہے عقل
ہر وسیلہ بچت کا وصل خالق کا سبب
کہتی تھی بانی سکینہ ایگی زناں میں نیند
ماں کو اصغر کا خیال آنا تھا اکثر شام میں
پھیک کر صدے کے یوے کہتی تھی بنت الحین
اہ سوزاں ماورا صفیر کی بجلی سنگی
شوق سے پوچھیں نکیریں اب عقار فلک کیا
گوشش آرا م تن میں کا شہنشاہ بروہی
ہاے جب مارے گئے غریب میں مسلم کے یتم
چادر آب رواں کا صاف و پاکیزہ کفن
موج سے سر کا کچھ چھپانے کے کنارہ ترک

قطعہ

ابر رحمت گھر کے آبا سائے کے لئے
 جب نہ دیکھا کوئی دلسوز می دکھانے کے لئے
 چادر اپنے پھولوں کی لائے چڑھانے کے لئے
 بیگسوں کی قبر سر رونے رولانے کے لئے
 یہ نشان شایاں ہوا سن نشان شانے کے لئے
 اُر کے آبا دامن رحمت چھپانے کے لئے
 منزلوں سے موت آئی تھی بلانے کے لئے
 کیوں شقی میرا ہی دل تھا کیا نشانے لئے
 اک بہانا چاہئے انسو بہانے کے لئے
 بوجھ اسنے ایک دل میرا اٹھانے کے لئے
 آنڈھیاں اٹھتی تھیں ان میں گڈا ڈرانے کے لئے
 رہ گئے اعمال اپنے ساتھ جانے کے لئے
 موت آنے کے لئے ہے جان جانے کے لئے

آنڈھیوں نے اوٹھکے مٹی دی عجیب انداز سے
 بجلیوں نے سمجھیں تربت پر جلا میں کو نہ کر
 دوڑ تک بن مین تھے خار خنیلاں کے رخت
 آئیں خاتون جنان حوران جنت ساتھ تھیں
 دیکھ کر شان علمدار و علم پورے ملک
 فاسق ہو نیکو تھا بدکار و نکاپرہہ حشر میں
 کیوش بناتے واقف سر خدا سوئے عراق
 سزائے کو دیکھ کر دل میں یہ کہتی تھی رباب
 اشک پیکے سن لیا مومن نے جنابم حسین
 بارالفت بارار ماں بار عم بار گناہ
 خون کے اشکوں سے میرا رلبس تاکہ کوجن
 سیکسی میں کاتب اعمال بھی رخصت ہوئے
 لازمی باتوں میں ثابت انتشار دو ہم کیوں

سلام

سب ستارے اور میں یہ ماہ کمال اور ہے
 محفل میں سب در میں یہ غم کی محفل اور ہے
 کچھ خبر ہے تجھ کو یہ در میں منزل اور ہے
 باپ کا دل اور ہے بیٹا مر دل اور ہے
 بول اوٹھا بار شہادت میرا حال اور ہے
 بڑھ کے سوز دل سے کوئی سمجھ محفل اور ہے
 تھا اشارہ سر کے کھل چلے یہ منزل اور ہے
 نالہ دل اور ہے شور عنادل اور ہے
 آرزویں لے کے جاتا ہوں یہ شکل اور ہے

انبیا میں منزلت احمد کو حاصل اور ہے
 لے سلامی مجلس قائے عادل اور ہے
 گھر بناتا ہے تو منعم رکھ لسی کا بھی خیال
 ماں نے اکبر سے کہا جانکی دوں کیونکر رضا
 انبیا روز نزل جب دیکھ کر سن ہو گئے
 دل جلوں کی نظم سے چکے نیکوں بزم سخن
 کر لاکو دیکھ کر خود کر گیا اسپ حسین
 اور باغوں میں بہار گلشن ماتم کہاں
 خوب تھا جاتا جو خالی ہاتھ ہی پیش کریم

سینہ اکبر سے برچھی کھینچ کر تریبہ یہ شاہ
شمر سے کہتا تھا رنگ رنگ کر یہ سحر وقت فرج
زیر شمشیر عہدہ جو جمال حق میں شاہ
ہر کوئی کہتا ہے سہل متع ہے میری نظم
طالب دنیا الگ ہے طالب اللہ
ہا ہوتا سحر کے گلے میں ہیں چلیں نگو شاہ
سید سجاد جاتے ہیں سوئے بزم بہ زید
طوق تسلیم و رضا بھی گردن لاغریں
آپ ہیں خاموش لیکن کہتا ہے سحر کا رنگ
ہائے کنبہ بے یخیز الانبیا کا ساتھ ساتھ
ناقص کا مل برابر ہوں کبھی ممکن نہیں
جب فرنگی ذبح کرنے آیا حضرت نے کہا
کیوں نہ دکھلاؤں جناب لہج کو ثابت کلام
سحر کا صدقہ نارسے ثابت کو بھی آدا کر

قطعہ

سلام

باب خیر کھول دے دست خدا ایسا تو ہو
بیٹے دریا میں رہا پیا سہا ہی سفاک حسین
حر کی پیشانی دل زہرا و احمد کے قیام
حق علی کے ساتھ ہو اور ساتھ حق کو ہیں علی
جرم بخفا نے حر کیا شہ نے بخفا ملد بھی
شکے سائل لیگے غاتم علی سے جبرئیل
خود سخاوت کو بھی ایشار علی پر ناز ہو
باب خیر کیا ہے کھولے عقدہ دل سیکڑوں

قیسیوں میں شور تھا و التدیہ دل درہ
اوشقی خون محمد اس میں شامل اور ہر
یہ نظارہ اور یہ آنکھ اور یہ تل اور ہر
ہم تو کچھ بھی کہہ نہیں سکتے یہ شکل اور ہر
لاکھ ہو جنینس عاقل اور غافل اور ہر
گردن شہ میں یہ ننھی سی حاملی اور ہر
تپ کی اشیت سے زیادہ سوزش دل اور ہر
پاؤں میں صبر تو دل کی سلاسل اور ہر
یا الہی خیر کرنا رنگ محفل اور ہر
ہیں وہاں گبر و نصاریٰ بھی یہ شکل اور ہر
عہ فاضل اور بے تہ مقابل اور ہر
تو نہیں غافل نخی کراد سے کا قاتل اور ہر
ان سے بڑھ کر ایک فی اس فن میں کامل اور ہر
یا حسین ابن علی یہ تیر اسائل اور ہر

لے سلامی بازو سے خیر اور ایسا تو ہو
شور بے بحر وفا کا آشت نما ایسا تو ہو
جوش ایماں اس قدر نخت رسا ایسا تو ہو
قرب حق اتنا تو ہو اور یا خدا ایسا تو ہو
وے فنوں صلوات سے حاجت ہو ایسا تو ہو
انبیا کو کبھی حاجت ہو گدا ایسا تو ہو
ایسے حاجت حسد کا حاجت رو ایسا تو ہو
بازو سے خیر اور دست خدا ایسا تو ہو

با خدا ایسا تو ہو اور خدا ایسا تو ہو
 دن ہمارے پھرنے والا بھلا ایسا تو ہو
 بول اوکھی مہر نبوت لفتش پا ایسا تو ہو
 ہمقدم پیرو پد رکا دلربا ایسا تو ہو
 واقعی محبوب محبوب خدا ایسا تو ہو
 رحمتہ للعالمین خیر اور ایسا تو ہو
 شان میں آیا ہوس کی اتنا ایسا تو ہو
 انبیاء میں و معوم حتی زین العبا ایسا تو ہو
 دیکھو لے موسیٰ عصا نام خدا ایسا تو ہو
 چاہنے والا بھگتی کا چچا ایسا تو ہو
 ہاں درخیز رہے ثابت جہسا ایسا تو ہو

قطعہ

کشتی امت نکالی شہ نے خوں میں ڈوب کر
 غرب سے نکلا دوبارہ جسکی خاطر آفتاب
 دوشل حمد چڑھے بت توڑنے کو مرتضیٰ
 سجدہ حق میں وہیں شہیر نے کہا قدم
 شان حق دکھلائی امت بخشوانی شاہ نے
 نفس پر اپنے مقدم اپنی امت کو رکے
 حصے سارے فضائل کا علی کی ذات میں
 حق کی طاعت کی اواز نراں میں بھی سجاؤ
 گرتے گرتے تھم گیا انساں کہا بت باعلیٰ
 کہتی تھی رو کر سکینہ ہاے یہ یا سامر گیا
 مہر وہ کی طرح چہرے پر پوچھت کاشان

سلام

دل میں تو حاضر تھا تجھے مطلب ن مانگتا
 تیری رحمت مانگتا گر چند بے دل مانگتا
 دو جہاں لہر کر بھی تجھے اور کچھ دل مانگتا
 بخش دیتے آپ اگر فردوس قابل مانگتا
 میں گر خاموش رہ جاتا مراد دل مانگتا
 سنا بقنا طیس تجھے جذب کابل مانگتا
 خوں بہا بار شہادت کا جو حال مانگتا
 ناقصوں سے ورنہ کیوں مدد کا مل مانگتا
 تم سے حاتم بھی بنا کر شکل سا مل مانگتا
 ورنہ کم ظرفوں سے پانی شاہ باذل مانگتا
 بہر ماتم چشم گریاں مضطرب ل مانگتا

غیر سے کیوں مانگے ثابت وقت شکل مانگتا
 دو جہاں کی نعمتیں کیوں تیرا سا مل مانگتا
 تو عطا سے میں طمع سے کب ہوں نکالی اکرم
 حر کی بخشش کا تجب کیا وہ آقا سے کریم
 تو بے محلی تجھے ہر شے خود خود ہے خواستگار
 گر پہنچتا تجھ تک لے سنگ رشادہ نجف
 سب خدائی بخش دیتا غالباً وہ بے نیاز
 استغاثے سے عرضاں تمام حجت شہ کی بھی
 یا علی زلفہ اگر رہتا ہمارے عہد تک
 ایک دریا کیا جو سب دنیا تھی ملکول مام
 تجھے فرمایا جو حق روز نازل کچھ مانگتے

کہتی تھی ماں اے علی اکبر نہ غم رہتا نہ ہم
اک زباں دو لب دے دے سننے تو لادم تھا مجھ کو
گر حکمتی نہر میں شمشیر سقائے حسینؑ
پائے عابد بھی تھا مشتاق اسیری کتھڑ
عبد حاتم میں اگر ہوتے علی آتا یہیں
ماں کو حسرت تھی کہ اصفو کاشن تا ہوشیار
کہتی تھی بانی سکینہ کان کیوں نہی گئے
اپنے ثابت کو جو پھر روخصے پر بوا جسٹن

کاش تو رخصت کے بدلے جہاں وردل مانگتا
بس اوسی سے دین و دنیا دونوں شامل مانگتا
آب کی حیا در ہلا کر امن حاصل مانگتا
گر نہ پہناتے تکر خود سلاسل مانگتا
بھیک کیوں چالینس دروازوں سال مانگتا
چلتے دم رخصت کو میلہ پارہ دل مانگتا
خود میں دیدیتی جو گوہر بدشامل مانگتا
احد شام محترم اقبال مقبل مانگتا

سلام

دولت عشق نبیؐ و آل اطہر جانیے
عشق کا آئینہ ایماں کو جو ہر جا ہے
نعت اچھ لکھ چکا اب صنف حیدر چاہئے
الفت حیدر ربی سے کم نہ برہ کر چاہئے
خانہ کعبہ ہے تولید حیدر چاہئے
ظاہری اسباب کے جتنا کب مضموم ہیں
اسلحتن پر سببے شہ نے تو بہت لول اوکھی
جب کہ دل میں ہو سو وریادہ خم غدیر
دوشل حیدر چڑھے حیدر تو غل کو جیں تھا
جب زمین و آسمان عاجز ہو سکتی لول وٹھا
دم قدم سے حضرت قائم کے قائم جہاں
خیر خم خانہ کی ہاں اے ساتی خم غدیر
آل احمد اور قرآن سے مساوی عشق کہ
جس میں غم سبط نبی کا ہو وہ دل درگزر ہے

مفلسی میں بھی سلامی دل تو کچھ چاہئے
حق کا جو محبوب ہو ایسا پیغمبر چاہئے
حسن مطلع بھی تو مطلع کے برابر چاہئے
لفضل حمد کو بھی احمد کے برابر چاہئے
پاک معدن کے لئے پاکیزہ گوہر چاہئے
کاتب اعمال کو کاغذ نہ مسطر چاہئے
عاصیوں کی مسخرت کا سر پہ منظر چاہئے
کلفت دنیا سے پھر کیوں دل لگد چاہئے
ایسے واعظ کے لئے ایسا ہی منبر چاہئے
رنج سینہ کو دل آل پیمبر چاہئے
اس عوض کے واسطے ایسا ہی جوہر چاہئے
مست مولا میں میں سرشار ساغوا چاہئے
اس ترازو کا ہر اک پہلہ برابر چاہئے
جہیں سودا عشق حیدر کا ہو وہ سپر چاہئے

تیرا خنجر سا وہن اے میرے اصغر یا ہے
 ایسے پیاسے کے لئے بے آب خنجر یا ہے
 ضبط و ظرف خنجر اسکو اے سکندر چاہئے
 اسکو با با اب شیر سے نہ کتر یا ہے
 جھک کو بھی قارون کا تجھ نہ زہر چاہئے
 ورد لب اس غم میں بھی السد اکبر چاہئے
 تیری سیرابی کو پیاسے خوش کو تر چاہئے
 بو ترابی خاکساروں کو یہ بستر چاہئے
 دیکھنا انصاف کی عینک لگا کر چاہئے
 اوس طرف سے کچھ کشتن در کچھ قدر چاہئے

سلام

جرائی جو سمجھتا ہوں بہتر سمجھتا ہوں
 بہتر سے بھی علی گویں بہتر سمجھتا ہوں
 میں اون کو سارقان دلاؤ پوچھتا ہوں
 اوسکو بھی اپنے بخت کا پیکر سمجھتا ہوں
 یارب تیری پناہ کو خنجر سمجھتا ہوں
 میں جسکو شکل و شان پیکر سمجھتا ہوں
 کانے کا موزیوں کے یہ دفتر سمجھتا ہوں
 قطرے کو آبرو میں سمندر سمجھتا ہوں
 بہتر علی گویں ہمیں سمجھتا ہوں
 تاج کبال کا اسے افسر سمجھتا ہوں
 برزخ کی رات کو شب محشر سمجھتا ہوں
 اپنا در علی یہ میں بستر سمجھتا ہوں

اوس میں میجھی ہونی راتوں کہتی نہیں باب
 مانگتے تھے شاہ جب پانی تو پلا تا تھا ستر
 آپ کیا سزا کا نوا لاسمجھے تھے اب حیات
 کہتی نہیں زہر امرا بشیر ہے نازک مزاج
 غرق فکر مال دنیا ہر کھڑی ہے اے حر لیس
 لاشہ اکبر اٹھا یا شہ نے جب دل بول اٹھا
 پیاس میں چوسی زبان اکبر کی شہ نے پھر کہا
 خاک پر لیٹے تھے عابد قیام میں کہتی ہیں ماں
 دوست یا دشمن کسی کا ہو کلام اے خوردہ میں
 پھر در حیا رہ پناہت شکر کا سجدہ کروں

قرآن کو اہل بیت کا ہمسر سمجھتا ہوں
 سولا کو اپنے نفس پیمبر سمجھتا ہوں
 میرا کلام پڑھتے ہیں جو اپنے نام سے
 سرگشتہ ہوں جو روزی و راحت کی فکر میں
 اکبر کے سر پہ باندھ کے عاتقہ بولے شاہ
 جاتا ہے تیری راہ میں مرنے وہ مر لقا
 میں حاسدوں کی بات کا دینا نہیں اب
 ناچیز دل میں یک جہاں کا جزو ماہ
 جھک نزع لفظی سولا سے کام کیسا
 کامل وہی ہے جس میں قیامت کی خوبی ہو
 محشر کا انتظار قیامت سے کم نہیں
 سو جاتا ہوں خیال نجف میں اگر تبھی

راہِ رضائے شام میں عابد کا تھا خیال
طوفان سے سفینہ امت بچائے گا
رتبہ شناس فاطمہ زہرا ہوں دل سے میں
مسلم کا پر سہ دیکے رقیہ سے بولے شاہ
سجی رہے میں سوئے مولد حیدر جو تم ہے سر
ہاتوں میں میرے دامن دولت علی کا ہر
دنیا سے دل ہے تو نظر اے شانِ حق
پتھر پڑیں سمجھ پہ فراموش ہے لحد
وصف علی جو کہتا ہوں کٹ جائے میں خود
ہر شخص کو ہے فکر فقط اپنے نفس کی
کھا کھا کے دانتوں کے فراتے تھے حسین
نے شیر جب ہکتا تھا فراتے تھے حسین
قبضے میں نامیوں کے کہ نہ فرات آج
سجدہ کیا ہے جب دربابِ علم پر
تجھ میں ہے اب وہ نور جو پہلے حرم میں تھا
نابت جو جمع آل میں موزوں کلام ہو

کاسے جو میں اونہیں بھی گل تر سمجھتا ہوں
اس طوق کو جہاز کا لنگر سمجھتا ہوں
گیارہ اماموں سے انہیں بہتر سمجھتا ہوں
میں تجھ کو بیٹوں کے برابر سمجھتا ہوں
حقا کہ حق کو جانب حیدر سمجھتا ہوں
پارس بھی ہات آئے تو پتھر سمجھتا ہوں
اس آئینہ کو سہا سکندر سمجھتا ہوں
مہاں سر اے دہر کو میں گھر سمجھتا ہوں
اپنے لبوں کو تیغ ڈوپیکر سمجھتا ہوں
دنیا کو میں نمونہ محشر سمجھتا ہوں
شمشیرِ صبر کا اسے جو ہر سمجھتا ہوں
پیاسے ہو تم میں اے علی اصفیٰ سمجھتا ہوں
جاؤ گے تم بھی جانب کو تر سمجھتا ہوں
اے زفر بخت تجھ کو سکندر سمجھتا ہوں
کہنے سے اے بخف تجھے بہتر سمجھتا ہوں
شمشیرِ نطق کا اوسے جو ہر سمجھتا ہوں

قطعہ

سلام

یہ پشت خاک جا کر ملگی اوستیٰ کی طینت میں
شیخ المذنب نہیں آتے میں میدانِ قیامت میں
جہاں آئے تھے وقت نزع پھر جاوے تبت میں
نگاہیں ڈھونڈتی ہیں رگوں کو ہر پھر کے ظلمت میں
اے سلمان ایرانی بنی کی مالِ عزت میں
پریشاں ہو گئے غنچے جو بیسے گل کی صحبت میں

ہو اے حبِ ائمہ کی طیبہ کی جنت میں
گنہگار و چلو جو ش آگیا دریاے رحمت میں
کر رو خبر یا حیدر کر ارشدت میں
امام عصر یاد آئے ہیں مومن کو صحبت میں
ہریشہ طبعی ہر عظمت بشر کو نیک خدمت میں
اشک بنگ بہو تا ہم نشینی کا طبیعت میں

خدا کے گھر میں وہ جائے کہ جس میں استطاعت
 نہ سلطان ہو کوئی ایسا نہ کوئی سلطنت پس
 محمد سے محبت بغض ہے آل محمد سے
 فقط اکٹل کی رنگت پڑوے جان بی اہل
 تو ایسا میں بجائے آل لیس پڑوے قرآن میں
 ہمارے عہد میں ہی شورشیں تو کیا تعجب ہو
 جدا ہو کر تن سہ سے بھی سر قرآن پڑتا ہو
 چھ جس وقت تلواروں میں کلائے جھکے گا
 رہے گا یادگار دہر عالس کا بھی افسانہ
 اور نہیں کی پیروی میں کیا یزیدوں کا نام ہو
 خدا کا شکر بڑے ہوگی یہ زیت کی منزل
 تری رحمت رحمت میری بدلی کرے ملک
 وہ پس لوگی وہ سنان بن وہ دوھو پی کی تری
 نثار آب لقا تری شان بے نیازی پر
 نکالا ہو گا کینہ کر شاہ نے صلح قوم اصغر سے
 گل داغ خوا کھل جائیں گے عقوبت میں ہے ہی
 رہے جو نماز آقا نکالا تیرا وروں نے
 بڑھائی ابرو مشک کی محبوب داور نے
 کب و سکی کہنہ ذات پاک کو پہنچے گا انکسابت

سلام

سلامی روئے شبیر میں جا کر جو ہم نکلے
 سلامی کی یہ حسرت یا الہی مرتے دم نکلے
 خدا کے گھوں بھی خواہان جان ہل تم نکلے

ہم ایسے فلسفوں کا گھٹکانا گئے عترت میں
 خدا مل جاتا ہو بنائے کو حیدر گئی لایستیں
 نہیں انسان تو حیوان ہی زاہد حقیقت میں
 کہ چوڑا رنگ ہیں گلہ رتہ گلہ قدرت میں
 بلاغت کا ہر منہ حق اس تری ناک خفایت میں
 ہمیشہ آفتیں تھی رہی ہیں اس خلافت میں
 جو پارہ پارہ ہو فرق اے کیا فرقان کی صورت میں
 نہ کاٹے بھی چلے ہمراہ عابد و شت غربت میں
 قیصر و درج پھیلے جسم سے شوق شہادت میں
 کہ ماتم دار زخمی ہو رہی میں خون حسرت میں
 تھکا ماندہ تھکا رستے کا ملا آرام تربت میں
 سکھا یاد امن تری تو ہم قیامت میں
 بناروں آفتیں سبجا کو وہی شت عت میں
 جہاں لاکھوں سکندر میں تہیدستان قسمت میں
 ترازو ہو گیا تھا تیرا وہ بازو سے حضرت میں
 عواداران شہ سوس گئے ان پھونکی گمت میں
 فنا فی اللہ وجہ اللہ تھے ذوق عبادت میں
 پلایا آب کو تیرا کے مسد ان شہادت میں
 نہیں معلوم جب تنا کر تو کیا ہو حقیقت میں

غم آں بی دل میں رہا دنیا کے غم نکلے
 زباں سے یا محمد یا علی اور تن سے دم نکلے
 بلکہ حج کو عمرے سے امام محترم نکلے

بتاے دل شکایت بخت گرونی جو ہر دم ہر
 ثنا کے روئے اکبر میں نکلتے ہیں ہر مضمون
 جواہر کے مکالم رہنے کو پائے روئیوں نے
 زمانے پر ہے اعجاز علمدار کج تک ظاہر
 اشارے سے کہا اکبر نے ل کا حال سب کیوں
 سکینہ کہتی تھی اماں سن کھلو دو گردن سے
 عیاں اطفال مال احباب دنیا کے ساتھی تھے
 محرم میں یہ چھایا ہے غم آل نبی دل پر
 خوائے مصحف ناطق کھولا جسے جب تراں
 قیامت کا سماں تھا عورتیں کھٹوٹ روتی تیں
 روانی ہو غضب آب دم تیغ حسینی میں
 جو کہنچی میان سے تیغ دو دم عیساں غازی نے
 کٹا سر پر نہ سر کے راہ مولا سے مرے ہولا
 شریعت اور طاعت جنگو ہم سنتے تھے رسول سے
 جھکا دیں کیوں سجدے میں سر اپنا سبط پیغمبر
 فراق شاہ میں کہتی تھی رو کر فاطمہ صغرا
 بسیر خوشبو سے گلیاں اور دلوئی کھل گئی گلیاں
 فقیر اللہ کے رہتے ہیں مستغنی امیروں سے
 اگرچہ اور بھی گذرے ہیں غازی آل ہاشمیں ^{قطعہ}
 اونہیں ہاتوں میں ہر تیغ و سپردیوں میں تھا
 ادھر میں عاصی مضطر ادھر ہو شوق و رنج
 تلے اللہ کیا کہنا ہر لے غلہ نجف تیرا
 دم آخر حسین ابن علی ایس نظر یار ب

ترے ارمان کیا میبے گناہوں سے بھی کم نکلے
 کہ جیسے پھول سے خوشبو کے زہ بھیجہم نکلے
 دم محشر ذرا شک عوا بھی اک رقم نکلے
 مشاطا عیون کا نام و نشاں جس جا عالم نکلے
 اگر سینے سے پھل برجھی کا یا شاہ اہم نکلے
 یقین ہو کوئی دم میں گھٹ کے یزید ہم نکلے
 شریک حال بسن اعمال اپنے مرتے دم نکلے
 خوشی بھولے سے نکلے تو دل سے بنے غم نکلے
 سرتے پارہ پارہ غم سے گل حرف الم نکلے
 جدہر کو فیض ہو کر اشتراہل حرم نکلے
 جو اس پانی میں ڈوبے نازیل اہل تم نکلے
 سران فرخ کس گتی میں ہیں تیوں کے دم نکلے
 سوار دوش احمد کس قدر ثابت قدم نکلے
 دم تحقیق پیغمبر کے داؤ لفتش قدم نکلے
 خم شمشیر میں جب شکل مجراب حرم نکلے
 یقین ہے حسرت دیدار میں انکھوں دم نکلے
 جدہر رستے میں ہو کر حضرت خیر الامم نکلے
 ادھر سے منہ پھرایا جس طرف اہل حرم نکلے
 مگر مثل حسین ابن علی جبرار کم نکلے
 کہ جن ہاتوں پہ دم بھر پہلے شہا کا دم نکلے
 کہیں قصہ چکے رحمت تری بنکر حکم نکلے
 کہ آدم چھوڑ کر ترے لئے باغ ارم نکلے
 لبوں سے آہ دل سے آرزو انکھوں دم نکلے

دل ثابت تھا جب ثابت نہ آتا نظر کر لیا

جو لوٹا شیشہ دل سیکڑوں ہی جام جم نکلے

سلام

سلامی اشک عزا کا ثواب لیتا جا
 ولائے آل رسالت مآب لیتا جا
 خم غدیر سے جام شراب لیتا جا
 مرے سوال پر پیر اکرم کہت ہے
 مکاں بناؤں تھے منعم یہ اپنے رہنے کو
 لٹ کے نزع میں کبر سے کہتی نہیں مادر
 چمک کے شمسہ قبر حسین کہت ہے
 اشارہ روضہ رشید کا سے زائر سے
 مریض کہتی تھی اصفیٰ مرے گلے سے تول
 ترے ذوق میں آ رہے گوں گی راتوں کو
 گرسے جو گھوڑے سے اکبر تول سفر مایا
 عدوہ کر کے کہتی تھی برف تیغ حسین
 سوا سفر میں سو زرش کہ میری برکت میں
 حسین کہتے تھے اکبر شہید ہو کر آج
 اشارے کرتا کہ یہ پیچ و تاب ہو جوں کا
 در بہشت پر بیٹھا ہوا ہوں میں ہن میں
 یہ ادھی رات کی مجلس اس میں گج ہوشیک

قطعہ

قطعہ

لحد بسا نے کو عطر گلاب لیتا جا
 لحد ہے تیرہ و تار آفتاب لیتا جا
 برائے دامن تر آفتاب لیتا جا
 پھر فقیر و ر بو تراب لیتا جا
 اب ان کو قبر میں غائب خراب لیتا جا
 مجھے بھی ساتھ مرے ہاتھ لیتا جا
 کہ روز مجھے حنیفا آفتاب لیتا جا
 کہ دل میں رکھ لے مجھے قراب لیتا جا
 نہ جھکو ساتھ مرے ماہتاب لیتا جا
 مری جوش مری اکھو نکلا تو اب لیتا جا
 جوان مرگ جہاں سے خطاب لیتا جا
 کہ میری ضرب بھی غناء تراب لیتا جا
 مقابلے کے لئے التہاب لیتا جا
 خدا کی نذر کو اپنا شباب لیتا جا
 کہ کھر دہر سے حیرت حجاب لیتا جا
 مجھے بھی سب طرسالت مآب لیتا جا
 نماز شب کا بھی ثابت ثواب لیتا جا

سلام

خادم ہے آسمان جناب مرثیہ کا
 سبطی پر دھوپ میں باراں تھا تیر کا
 شمسہ بنا ہے قبر جناب اسیر کا

دکھلا رہا ہے آئینہ ماہ سنیر کا
 رونایا ہے تہ مجرئی ابر مٹیر کا
 اب عرش پر دماغ ہے مہر سیر کا

کس طرح دنگائے قدم تہنخ پیر کا
 سا خونچھلک رہا ہے شراب غدیر کا
 آدم علی سے سیکھتے کھانا شیر کا
 کیونکہ نکالیں حلق سے پیکان تیر کا
 دل آب آب ہے کرہ زہریر کا
 بیٹا مرے جگر میں ہے سوا قار تیر کا
 دھبہ نہ ابرو ہو سکا ماہ منیر کا
 نیزہ جو کھایا سینہ پر ابن نمیر کا
 نکلے زباں سے نام جناب امیر کا
 ہر چند شے کے ماتھے میں روزن تہا تیر کا
 دکھلایا رن میں خوب شیریں شیر کا
 جلوہ عیاں شفق میں ہے ماہ منیر کا
 نشہ انہ اوترے گائے خم غدیر کا

قطعہ

سلام

ہو اے شوق اور اے سوئے شمال مجھے
 پسند آئی سلامت روی کی چال مجھے
 پسند آئی یہ پیر فلک کی چال مجھے
 نہ ج نصیب ہوا آہ ایک سال مجھے
 نہ زندہ چھوڑیں جو جا جائیں بدخصال مجھے
 فراق کعبہ کا ہر چند ہے لال مجھے
 بندھو ہوا ہے یہی رات سے خیال مجھے
 ستم دکھائے گا کیا چرخ بدخصال مجھے
 بڑا ہے سمجھے تو لے رہت ذوالجلال مجھے

قطعہ

لکھا ہوا ہے نام جناب امیر کا
 ہے وقت نزع لب پہ مرے یا علی مد
 حوا سے دور ہوتے نہ فردوس سے جا
 پیچھے کی لاش کا پنتے ہاتوں پر شہ کے
 بے کبری حسین کا سن سکے حال غم
 رو کر رباب کہتی تھیں اصغر کی یاؤں
 ادنیٰ سے فرضیاب ہوا علی حال ہے
 اکبر یہ سمجھے آج جوانی کا پھسل پلا
 لے جذب عشق نزع میں روح روا کیسا
 وقت تضا بھی سجدہ خالق ادا کیسا
 قاسم کی ماں یہ لاشہ قائم یہ کہتی تھیں
 چہرہ لہو سے لال مرے لال کا ہوا
 دنیا کی لاکھ فکر ہو ثابت ہزار غم

رضایا میں جو روئے پہ ایک سال مجھے
 غور و فکر سے نفرت ہو ضد خوشا مار سے
 ہراک کے شکوہ بیجا پہ سر نگوں رہنا
 حسین خانہ کعبہ میں روکے کہتے تھے
 ہزاروں قافلہ حاج میں وہ کافر ہیں
 بدل کے عمرے سے حج کو نکلتا ہوں یارب
 مرے سبب سے نہ ضائع ہو عورت کعبہ
 ہر ایک حال میں راضی تری رضا پر ہوں
 زمانہ ایک طرف ہو تو کچھ نہیں پروا

پلی صراط سے گئے کہ کوئی ہمت پر چشم میں
 چلا کہ وہ میان میں زور دے کہ ہمت سے کس
 سکینہ کہتی ہیں زندان شام میں وہ کر
 کہہ رہاں نے لاکر جسیں ہو سے جلال
 حسین کہتے تھے کہ کر کے راہ قتل میں
 حسین شاہ کو یا سنان خولی پر
 سر شک غم سے ہوئی گشت خنزیر سر سبز
 سر نیاز در اہل بیت پر چشم ہے
 کہیم و بیجا ہے ہر چیز بے طلب بھگو
 ہر ایک حال میں ادلے سے مرضی ہولا
 پلاک نواز یوں خلد میں جگہ دیدے
 وہ سوئی قبر وہ قفس و دم جس وہ عظمت
 ہر اک دلہر شلم عدو سے کہتا تھا
 ہو اچو ناز شہر خاک سے ہو پاک
 کسی ہنر کا تو کیا دگر و فکر ہے ثابت

بھالیا اسے مولائے مال بل تپتے
 بھونے ویسے گھوڑوں سے پائال تھے
 فلک سے اترے ہوئے کسے کمال تھے
 دکھایا ماتھے پر ہزار ہیرے لالی تھے
 کہاں کہاں علی اگر مرے سے سب مال تھے
 پس زوال یہ حاصل ہو اگمال تھے
 عوائے شہ کے کیا حشر میں ہمال تھے
 نہیں کسی سے تو سئل تو اسے کمال تھے
 ہزار شک نہیں حاجت سوال تھے
 جنال میں بسج کہ یارب سقر میں ڈال تھے
 کہ جیسے تو نے دیا اشک لفعال تھے
 گھلائے دیتا ہوا اندیشہ مال تھے
 نہ قتل کرستم ایجاد بیچ ڈال تھے
 یہ خاک پاک نے دکھلا دیا کہاں تھے
 کہ نقص میں بھی نہ حاصل ہو اگمال تھے

سلام

لحمیں دارغ شہ نامہ مارے کے چلے
 حسین دوش پیروں زوال فقار لیکے چلے
 غدیر خم کے آٹا سے تھے خم کے خم سے
 جو دیکھا وہ سے آٹا کو نہیں مانتے
 کسی نے پوچھا جو خم سفر شہ کے کہا
 سوائے سب سجاؤ کس کا حوصلہ تھا
 عجیب شام غم انجام میں تھی شال نام

ہم اس جہاں سے جہان مزا دیکھ چلے
 کہ جیسے برقی کو ابرہہ سے لیکے چلے
 اسی شراب کا آخر خم سے لیکے چلے
 تو فخر کے لئے ہم جہاں زار لیکے چلے
 جہد مع کو زندگی سے تیار لیکے چلے
 کہ ساتھ قافلہ سو گوار لیکے چلے
 کہ میں اونٹوں کی مولا ہمار لیکے چلے

قطعہ

بخار جسم میں تلو کوں میں خار لیکے چلے
 مریض اور شفاعت کا بار لیکے چلے
 کہ دامنوں میں درِ شاہوار لیکے چلے
 نشان و مشک شہ سید یار لیکے چلے
 امید رحمت آ مر زگار لیکے چلے
 مہک گلوں کی نسیم بہار لیکے چلے
 تجھے نہ ساتھ بھتیجی نشان لیکے چلے
 تو گو د میں پد ر سید یار لیکے چلے
 جو اپنے سر پہ نہ عصیاں کا بار لیکے چلے
 زباں سے نام شہ ذوالفقار لیکے چلے

گلے میں طوق گرانبار پاؤں میں زنجیر
 یہ خاص حصہ عابد تھا ورنہ کیا ممکن
 غنی وہ ہو گئے بود کر جو بزم غم سے اٹھے
 یضخف تھا کہ نہ سنے کا اٹھ سکا لاشا
 بہم نہ تو شہ اعمال شیر ہم کو ہوا
 عقاب یوں علی اکبر کو لے چلا جیسے
 سکینہ کہتی تھیں تنہا سدا ہارے کو شریہ
 کہا یہ نزع میں کبر سے شہ نے گھوس چلو
 ادھما میں بار شفاعت و نہیں میں طقت
 پل صراط یہ مانند برق ہم ثابت

سلاصم

خود رود اللہ پڑھتا ہے جمال ایسا تو ہو
 جو کھے الفقر فخری اوس کا حال ایسا تو ہو
 بے دیار ویلے نوا و خستہ حال ایسا تو ہو
 شور پے ابر کرم بحر نوال ایسا تو ہو
 بے زباں کے خون ناحق کا وبال ایسا تو ہو
 روئیں تا حشر آل احمد کو ملال ایسا تو ہو
 کچھ وہاں کام اے منعم پاس مال ایسا تو ہو
 واقعی سر کردہ اہل ضلال ایسا تو ہو
 رہ گیا نا کام فضل ذوالجلال ایسا تو ہو
 بن گیا ایمنہ بانی الفعال ایسا تو ہو
 سعد ہوں جسے مہینے سب ہ سال ایسا تو ہو
 ضیفم اللہ کا رعب و جلال ایسا تو ہو

محو میں قدسی صیغہ و اجمال ایسا تو ہو
 اپنا کہا نادے فیقروں کو کرے شکر خدا
 جز فلک کوئی نہ تھا رو نیکو شہ کی لاشق
 لشکر حر کو دیا آقا نے آب صاف و سرد
 ابن کابل کو جلایا اک میں مختار نے
 شمر کہتا تھا کرو فرزند زہرا کو شہید
 قبر کی منزل گھن جو حج کر زاد سفر
 قبر شہ مٹ جائے تھی منشاے ابن مقصم
 کر بلا میں کھیتیاں کیں اور لایا آب نہر
 قبر کس منہ سے جانا جب نہ ہو چائیں
 مرتضیٰ کے تھے پسر بارہ مگر ہر ایک نیک
 شق ہوئی دیوار کعبہ جب علی پیدا ہوئے

قطعہ

دھیان اپنوں کا نہو تیرا خیال ایسا تو ہو
 دل نہ تیرے فضل تیرا ذوق جلال ایسا تو ہو
 دل پہ عیروں کے موثر ہو ملال ایسا تو ہو
 آل احمد کا ادب ایسا خیال ایسا تو ہو
 بیگنی خود کہہ رہی ہے خستہ حال ایسا تو ہو
 محزون دشمن بھی ہیں صاحب کمال ایسا تو ہو
 عہد عادل میں جہاں کا اعتماد لیا تو ہو
 رونے دشمن بھی انداز سوال ایسا تو ہو
 سرخرو پیش خرازا زبر اکالال ایسا تو ہو
 آسماں ایسا نجوم ایسے ملال ایسا تو ہو
 بیت ایسی ہو تو مضمون حب الیسا تو ہو
 نور سترنایا ہے ظلم دو الجلال ایسا تو ہو
 شور تھا شیر الہی میں جلال ایسا تو ہو
 میرے مولائے ثبات کا مال ایسا تو ہو

جب رہے تہا خدا سے عرض کرتے تھے حسین
 کھینچے دہجی علی اکبر کے سینے سے حسین
 دیکھ کر اصف کا سر روتے تھے اکثر راہ رو
 بہتے دریا میں نہ اک قطرہ پیا عیاش نے
 ڈھونڈتے ہیں یا علی کہہ گئے کبر کو حسین
 لاکھ ڈھونڈو عاپر نہ پایا اکیٹھی نقص علی
 تخت پر بیٹھے جو حیدر ہو کی توجیل شمس
 خشک لب اصف کے دکھلا کر بھگایا شمس
 رخ پر خوان اصف بے شیر ملے ہیں حسین
 ہے زمین کربلا پر جمع انصار شاہ
 ہے ولی حق جو بیت اللہ میں پیدا ہوا
 نام کو سایہ نہیں جسم رسول اللہ میں
 جب درخس میں درائیل علی کی اونگلیاں
 نزع میں پہنکی جو اکے منہ سے نکلیے حسین

سلام

تو آب لینے کو فرزند بو تراب آیا
 تو بچے چتر زری سر پر آفتاب آیا
 تو دو لوں ہاتوں پہ ساغنے جہاں آیا
 جناب حق سے امام مبین خطاب آیا
 صدایہ دیکھا جب سسخ پر کتاب آیا
 برس بھی حائے گھر گھر اگر حساب آیا
 زمین کو ہم پر کس طرح تمکو خواب آیا
 تو جبریل امین نہا منے رکاب آیا

حر جرمی جو سوکے لشکر صواب آیا
 جو دن میں بہر وفا بن بو تراب آیا
 کنار نہر جو دلیند بو تراب آیا
 علی کی سعی سے سلام جب ہوا رسن
 بچت کوشت سے گئی جو زندگی انوسن
 سوت کے دل سے تو اسوہ نور نکلیں گے
 یہ سن کرتی تھیں اصف کی قبر پر بانو
 پہلے حسین سوکے قتل گاہ جب تنہا

توت ہو گیا پانی پہ جب حجاب آیا
 جہاں کے شوق میں پیری کی شباب آیا
 حسین فوج پہ آئے کہ انقلاب آیا
 تجھے خدا سے بھی ظالم نہ کہے حجاب آیا
 ظہور برق بھی ہو گا اگر سحاب آیا
 ہزار بار مہکتا ہوا گلاب آیا
 پیام موت کا کیا لیکے مخاشاب آیا
 ہزار بار برکتا ہو اسحاب آیا
 زباں پہ نزع میں جب یا ابتر آیا

زیادہ بھوسے تھے ہیں بجز وہ میں کم ظرف
 حسیب تن گئے رکھا جوش نے پشت بہات
 یہ صف اولت کی وہ خوں ہو گیا برہم
 فلک پھر آیا جو آلی تھی گو نکلے سر
 غم حسین میں رو یا تو پھر ہنے گا ضرور
 کبھی تیری حق جسم شاہ سے تشبیہ
 حسین کہتے تھے اکبر جواں ہوئے بجاں
 ہماری چشم کے آگے نہ آبر و پائی
 سچہ گئے ملک الموت مذہب ثابت

سلام

نصیب اپنا وہ اوج پر دیکھتا ہے
 زمانہ انہیں تنگے سر دیکھتا ہے
 در علم حق کا جو در نہ دیکھتا ہے
 جو اوروں کے عیب ہنر دیکھتا ہے
 کہ دل راہ آکھوں پس نہ دیکھتا ہے
 بعد شوق جس کو نہ دیکھتا ہے
 کہ لبیل پس کو پد نہ دیکھتا ہے
 کہ شکل بنی خوں میں نہ دیکھتا ہے
 نہ سبزہ کو فی ارہ نہ نہ دیکھتا ہے
 رخ سبط خیر البشر نہ دیکھتا ہے
 تو اوروں کو پھر کہ بشر نہ دیکھتا ہے
 رخ سبط خیر البشر نہ دیکھتا ہے
 بہت اپنے عیب دہنر دیکھتا ہے

سلامی جو خیدر کا در دیکھتا ہے
 نہ دیکھا فرشتوں نے بھی جگسا یا
 پھینکتا نہیں در بدر پھر وہ ہرگز
 نہیں دیکھتا کس لئے نقص اپنے
 کہا رو کے صغرنے جلد آؤ با با
 نہ ہے قدر تیر سبط پیر
 کہا شاہ نے یہ بھی قسمت کا لکھا
 حسین آج افسوس جیتا رہا
 رفیقوں نے دیکھا ہے ماہ حرم
 جسے دیکھے سورہ حمد پڑھ کر
 ہر قرآن ناظر بھی پیش نظر ہو
 نہ سنا جنت خرم زح میں بھی وہ فانی
 تھے درے عورتیں نہو جانے نجات

قطعہ

سلام

مجرئی نگہستہ دار السلام ایسا تو ہو
 مدح اہل بیت میں موزوں کلام ایسا تو ہو
 ہوں ہمیں مقتدر ہی جس کے نام ایسا تو ہو
 قائم آل محمد کا مستام ایسا تو ہو
 شیر دل ایسا شجاع ایسا امام ایسا تو ہو
 شور ہے شمشیر ایسی خوشخرام ایسا تو ہو
 تیغ جو ہر دار کھوڑا خوش کام ایسا تو ہو
 جو ہر تیغ اللہی کا دام ایسا تو ہو
 جانشین حضرت خیر الانام ایسا تو ہو
 ایسی حجاب عبادت میں امام ایسا تو ہو
 دانہ بیخ ایسے پیش نام ایسا تو ہو
 خوبصورت ہو ملک میں ایسا تو نا ایسا تو ہو
 اسم اعظم کا اشرح جس میں ہوا ایسا تو ہو
 ایسا زیناہ قرب حق کا بام ایسا تو ہو
 ساتی کوثر کا دل کا امام ایسا تو ہو
 دشت وریا بنگیا تھا فیض عام ایسا تو ہو
 رحمت حق وارث خیر الانام ایسا تو ہو
 جہنگ حرمت ہو جرم کی از دوہام ایسا تو ہو
 تشہ لب ایسا تو ہو روشن کام ایسا تو ہو
 چرخ پر فلی کی دلیروں کا امام ایسا تو ہو
 سجدہ ایسا ہو خود ایسا قائم ایسا تو ہو
 جوش زن دریلے تہر و انتقام ایسا تو ہو

بزم ہیکے جب کھلے بستہ کلام ایسا تو ہو
 بیت جنت ہو صلہ جس کا سلام ایسا تو ہو
 عیسیٰ مریم پڑھیں کیے کچھ مہتری کے نماز
 دل ہوا سرور جب ذی کبریٰ زمین ساثر
 کس شجاعت سے میں مصروف جہاؤ قاین قطع
 تیز نال دکھلا رہی ہیں دا بجناب و ذوالفقار
 دہنے بائیں دونوں دونوں یہ دونوں تڑپیں
 طائر روح روال آ آ کے ہوتے ہیں سیر
 مٹھن ہیں فرش اٹھ پر شب جرت علی
 تیغ ظالم سر پہ سجدرے گل ہیں جہا مٹھن
 آگے آگے سب سردوں کو چھوڑ سیر مول
 غناہ حق میں ہو سہ پید اعلیٰ نام جدا
 جب بکارا یا علی آئی ہوئی آفت علی
 دوئل حکم پر جو سر تھا وہ سناں پر ہے علم
 فوج خر کو اپنے لشکر کا بلا یا شہ نے اب قطع
 ہی رہی تھے اس طرف گھوڑے اور ہلانی سور
 شور تھا ایسا سانہ جاکے کوئی اذن عام پر
 حکم عالم تھا کہ آئیں بزم میں گہر ہو و
 شکر کہتا تھا مرا حق جو بھی سوکھای رہا
 پڑتے ہیں مولانا زخوف الطینان سے قطع
 ہیں یہ نفس مٹھن نفس قرآن ہے گواہ
 کہتا تھا تمنا نہ نہیں خون اعدا کی ہیں

کر بلا سے تمارے پانچ دن کی راہ ہو

جو دل پر ضربِ غم شاہِ ذوالفقار نہیں
 اوٹھالیں بارشِ غمات اور نہیں مطلقاً
 تلاشِ حق میں نہو تیرہ سن مجھ سے
 نہیں ہے غیر کی جا دل میں جزا کمرہ
 عداوت کی فوج جو بھگا کی تو ختم و لغو زناں
 زمین ماریہ دشتِ بخت کی ہمسر ہے
 وہ ہے کریم کی اور یہ رحیم کی سرکار
 اوٹھایا بار امانت پر شہ نے بارالم
 کسی کی بات بھی تو چھتا نہیں منع
 چلے ہیں خیمے سے تنہا سکوت میں بولا
 ناریہ دیتی ہیں ڈیورھی سے حضرت نینب
 کہاں ہیں عوان و محمد کہاں علی اکبر
 میں بتوا درہ کے چادر لگتی ہوں ہر
 در حسین پر دنیا و آخرت ہر بخیر
 بخارِ رحیم کی مے خوش گوار ہر کچھ اور
 نصیب جنک میں ور وہ دیکھ لیتے ہیں
 حسین لاشہ را صغر لے ہیں گو بول
 خبر یہ دیتا ہے ہرے کارنگ سرخ و سفید
 فرشتے کہتے ہیں کیا افسِ مطلقہ ہیں
 زمین ماریہ دریا مے رحمت حق ہے
 پچاس سال سے اوپر جو عمر لے ثابت

ریل کا ثابت عرب میں نظامِ الیسا ہو

سلام

دوسرے قلب ہے زر کامل العیا نہیں
 کہ جنکے سر پہ اپنے گناہوں کا بار نہیں
 وہ ہیں چہار دہ معصوم تین چہار نہیں
 اس آئینہ میں کہیں بال بچہ عیا نہیں
 اسرود کا رتا سے سامنے شکار نہیں
 وہ کون سا جو حاصل اسے قاز نہیں
 وہاں حساب نہیں ہے یہاں فشار نہیں
 فلک تو کیا ہیں ملک ایسے بردار نہیں
 ترے خیال میں کیا پرسش از نہیں
 رکاب شاہ میں کوئی رفیق دیا نہیں
 جلو میں لے اخی کوئی بہاں نشا نہیں
 سوئے میں نہیں کوئی سو گیا نہیں
 کینز تو ہے جو کوئی رکاب اس نہیں
 جسے ملال نہیں مرگے فشار نہیں
 کہ اس شراب میں لذت کا اور خار نہیں
 کہ ہر کسی پر شب قار آشکار نہیں
 جو قبر کھودے کوئی ایسا غم گار نہیں
 چنگر میں درد نہیں دل میں اضطراب نہیں
 تعجب اس کا جو مطلق یہ بقرار نہیں
 کیشراب میں کچھ حاجت فشار نہیں
 مگر تو اپنے گناہوں سے شر مار نہیں

قطعہ

قطعہ

قطعہ

سلام

دل کی تہاں سانی کو تر لگی ہوئی
 کشتی اونٹنوں کی ہولب کو تر لگی ہوئی
 جنت ترے قدم سے ہر سرور لگی ہوئی
 چوگر د بھڑ ہے سر بستر لگی ہوئی
 خاک درنجی ہے جہیں پر لگی ہوئی
 کھڑکی ہے سیریا قبر کے اندر لگی ہوئی
 دل میں ہے آگ سانی کو تر لگی ہوئی
 ساون کی یہ جھڑی ہر برابر لگی ہوئی
 ہے ڈاب میں حسام دو پیر لگی ہوئی
 دونوں طرف ہے آنکھ برابر لگی ہوئی
 بے تن بدن میں آگ سر اسیر لگی ہوئی
 کیا ناقہ بچی کی ہے ٹھو کر لگی ہوئی
 گرد قدم کے ساتھ ہے صحر لگی ہوئی
 چوگر د جسکے زور کی جھال لگی ہوئی
 لوہے جھئی سے شمع پمیر لگی ہوئی

قطعہ

قطعہ

ایچکی ہر خوف سے سر محشر لگی ہوئی
 بیٹھے تھے جو سفینہ آل رسول میں
 پروضر و رطلد میں پنچیں گے یا رسول
 بستر ہے اپنا در پہ تنبیہ الہ کے
 صندل لگا میں اب ہیں یہ دردیر کہاں
 فر فر ہوا بہشت کی مرقد میں آئی ہے
 چھینٹہ دو منہ یہ دست کرم سے تو جان لے
 روتا ہر دل فراق مدینہ میں رات دن
 کس شان سے جہاد کو جاتے ہیں مصطفیٰ
 نیزہ ہے ایک ہات میں اور ایک میں ہمار
 ناقہ دو نیز چلتی ہر تیزی سے جسکی برش
 فتنے جہاں کے سر جو اونٹھاتے نہیں ہیں اب
 امرکان کیا ہوا بھی جو آگے نکل سکے
 عمائر سبحاب پر چھتری سبحاب کی
 تاریکی مزار سے ثابت گو دے نجات

سلام

دو جہاں کی بہکو دولت مل گئی
 حشر میں منہ مانگی قیمت مل گئی
 اے سلامی او سکو جنت مل گئی
 خاص قرآن سے یہ صحت مل گئی
 جان دی شہ نے تو صحت مل گئی
 خوب ہی رے کی حکومت مل گئی

الفت قرآن و عترت مل گئی
 اشک خم کے بدلے جنت مل گئی
 کر بلا میں جسکو تربت مل گئی
 آل کو حق سے فضیلت مل گئی
 حیاں بلب اسلام تھا شہنہ میں
 ہو گیا فی التار ابن سعد نخس

بام پر مسلم گئے بولے ملک
 زانوئے شہ نزع میں نکلیے ہوا
 بھانگی فوج شہ تو حضرت نے کہا
 قبر میں رکھ کر نہ ٹہرا کوئی دوست
 کل بہتر آنے دیا بیکس کا ساتھ
 خوش بیاں اکبر تھے اور صاحبزادے
 قراصلغہ دیکھ کر بولیں رہا باٹ
 سر سے حضرت کے عمار جب گرا
 جب سر عباس دو گھر سے ہوا
 قید میں جا کر بڑھی تو قیر آل
 ہے شہیدوں میں کوئی اصل کا گل
 چاہے سیرت میں ہو نیکیوں کی سگی
 جسے سجدہ باب حیدر پر گیس
 دوش احمد پر علی میں شور ہے
 اہل حق کو قید خانہ تھا جہاں
 جب کیا ثابت و رکشہ سیر پر

ان کو مہراج شہادت مل گئی
 شکر گو بھی کیا خوب قسمت مل گئی
 ٹرہ نماز سے دل کو نصرت مل گئی
 خاک میں سب کی تجست مل گئی
 ناکوں سے ساری غلقت مل گئی
 جب تو دو باتوں میں نصرت مل گئی
 خاک میں میری ریاضت مل گئی
 حق سے دستہ ارشادات مل گئی
 باپ سے بیٹے کی صورت مل گئی
 پیش حق ذلت میں عزت مل گئی
 شہ کے ہاتوں پر شہادت مل گئی
 کیا ملا اس سے جو صورت مل گئی
 اوسکو کسیر سجادت مل گئی
 آج امامت سے بنوٹ مل گئی
 بروح جب لکھی تو راستہ مل گئی
 زندگانی کی صلاوت مل گئی

مسئلہ

شینہ دل میں مزار شہ کا نشا چاہے
 جو جنت چاہے یارب نہ ٹھوٹے چاہے
 ہکوید دنیا نہ مال و دجاہ دنیا چاہے
 صبر پر شہیر کے خود صبر کو ہے فخر و نانہ
 سینہ اکبر سے برچی کردن اصلو سیرت
 سرگما لیکن نہ سر کے راہ مولائے حسین

پہلو سے ہون میں فرہ میں سٹلے چاہے
 ایک رحمت کا تری ہکو سہارا چاہے
 دل کو حبت آل میر کو حق کا سودا چاہے
 نازیرو روہ نجی کا ایسا ہونا چاہے
 کیسے چلنا ہیں نہ کیسے صبا پر ایسا چاہے
 صبا پر ایسا چاہے تو جنہو پر ایسا چاہے

تربہ علیؑ کا اعلیٰ آج دیکھنا چاہئے
 واقعی بت توڑنے کو ایسا بندہ چاہیے
 لے فلک پھٹ کر زمیں پر چھو کر بنا چاہئے
 بھر کے آہ سرد آب سرد پینا چاہئے
 توغنی محتاج ہم پھر کیوں نہ لیا چاہئے
 حال پر شبیر کے آلو سہانا چاہئے
 میرے چھوٹے کو بڑے سے کہنا چاہئے
 دونوں یہ کہہ لیں ہیں کیسا انکو چاہئے
 بولے یہ شبیر کو دیکر منانا چاہئے
 فاطمہ کے تازنیں کی قدر دکھا چاہئے
 کیوں نہ جان و دل سے بڑھ کر تیکو چاہئے
 آج ثابت کھول کر دل خوب ردنا چاہئے

تطا

دردش احمد پر علیؑ کہے میں ہیں کہ شونہر
 سامنے اصنام کے جسکی نہ گردن خم ہوئی
 لاشہ سب طائی گھوڑوں سے ہوا مال حیف
 دوستوں سے ہر وصیت سب مظلوم کی
 دو جہاں لیکر بھی سائل ہی رہنے لگے ایم
 جس مسافر کی مصیبت کل نہیں ہم تذکرہ
 فاطمہ زہراؑ نے اک دن عرض کی میں سول
 بچہ آہوا دینیں بخشا انہیں بھی دیجئے
 دوسرا ہولے اے اتنے میں روح اللہیں
 ناز و نوحا تھا ہے خدا اپنے شہید نازکے
 جسکو ایماں کہتے ہیں تیری ولا دیا علیؑ
 مجھاس چہلم یہ ہے سب طاشہ لولاک کی

مسلام

کھراچی بھی ہے ساتی بھی مہم کے ساتھ
 شہ نفلوت بھی دیا خلد کے عام کے ساتھ
 تمکو صدمے بھی پہنچتے ہیں تو آرام کے ساتھ
 آنسو آنکھوں سے ٹپک پڑتے ہیں نئی کیسا
 واہ کیا رابطہ ہے آغاز کو انجام کے ساتھ
 وحی ان بنی بی کے گھرائی کو الہام کے ساتھ
 سر قرآن پہ بھی ہے میم الف لام کے ساتھ
 دامن آل عبا چادر احرام کے ساتھ
 کفر مخلوط تھا اس قوم میں اسلام کے ساتھ
 دل مومن میں سرد آتا ہے اس نام کے ساتھ

آل و قرآن کی ولا شرط اسلام کی ساتھ
 حوکے حلقوم پر دمال بندہ نہ ہرا کا
 بے نوادوں کی خبر کیا تمہیں دولت والو
 عاشقوں کے لئے اک مرثیہ ہے اسم حسین
 کعبہ مولد ہے علیؑ کا تو ہے مسجد مشہد
 پانے والی پیمبر کی - علیؑ کی ماں ہیں
 بیچھے نام محمد یہ مع آل و ر و د
 حاجیو! اقرّب خدا چاہو تو با نامہ مضبوط
 قاتل آل نہ کا فر تھے نہ مومن کج را
 حق نے بخشی ہو عجب اسم علیؑ میں تاثیر

رہ کے دنیا میں نہ مفتون ہوا سپرے ل
 حزنے رستے میں پڑ ہی شاہ کے کھچے جو بناز
 اولیا سے گنگاروں میں کیونکر ہوں شریک
 ہوئی گجے میں سواج علی کو حاصل
 جس طرح آل بنی سے کیا امت نے سلوک
 یوں علی رہتے تھے ہمراہ ہمیشہ ہر دم
 منگو! مال ملا بھول گئے لائتسہر
 پشت پر رحمت حق سر پہ علم کا سایا
 یاد اٹھنیں یہ فرماتی تھیں درد کے باب
 زن عارث نے یہ عارث کہا او کم ظن
 قتل چوں کو کیا مال کے لالچ سے آہ
 عوض آل بنی ہوتا خود اسلام شہید
 یہی پہچان ہے ہر معترض حاسد کی
 حرز جاں درد زباں اسم علیؑ ثاب

قلعہ

مرغ و انا کو نہو عشق کبھی دام کے ساتھ
 حق نظر کیا تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ
 خاص جنت میں بھی رہ سکے نہیں عام کھیا
 دل حساد شکستہ ہوئے اصنام کے سیا
 گرج اوسی طرز سے پیش تے ہیں سلام کھیا
 فتح جیسے علم لشکر اسلام کے ساتھ
 بات بھی سائلوں سے کہتے ہو دشنام کھیا
 مگر کو عباس جبری لائے اسل کریم کھیا
 دل کا آرام کیا ہائے دل آرام کے ساتھ
 اپنا اسلام ڈبو یا لب جو نام کے ساتھ
 یحییٰو ناریں جاگیر بھی انعام کے ساتھ
 صلح فرماتے جو آقا سپہ شام کے سیا
 حسن اوسکو نظر آتے نہیں انتقام کھیا
 میرے دل پر کلمہ نقش ہواں نام کھیا

قصیدہ بکاح حضرت قائم و امام حسینؑ مسیحا جان فاطمہ

ہر اک دم جان دو بھر زندگی کھتی ہے مشکل سے
 مگر کیا ہے احباب جو ملتے رہیں ل سے
 کوئی دیکھے تمہارے عاشقوں کو دیر ل سے
 اسی باعث سے گھبرانا نہیں ل پہلی منزل
 خدا تک راہ جاتی ہے اسی ویرانہ دل سے
 ملک تجیر کرنے تھے اسی فردوس منزل سے
 وہ جو ہر وصل ہو کر رد گیب آئینہ دل سے

تمہاری راہ عاشق دیکھتے ہیں رات دن ل سے
 حسین مشکل سے ملتے ہیں نزل ملتے ہیں مشکل سے
 دغا واری کے پتلے جاں نزاری کے مرقع ہیں
 تم ان کے چود ہو جس کے چاند بوند کے مرقع ہیں
 یہی ہے کعبہ مقصود بھی مقصود کعبہ بھی
 اسی ویرانہ دل میں کبھی جلوہ تمہارا تھا
 تمہارا نور دیکھا روضہ باب کجائے میں

ہوا جسے روئے روشن میں عجب تاثیر ظاہر تھی
 وہ نقشہ نقش ہے دل پر نہوگا جو اسے صلب
 دلاوت ہے تمہاری نیمہ شعبان شب مجھ
 کہا لکھ قائم آل عبا لوح دل و جہاں پر
 تمہارے جدا علی کی بھی شعبان میں لاوت
 سعادت میں جو بند رہیں وہی پرتی بلی کل
 کلام اللہ ناطق کی بھی ہر آیت کریمہ پر
 برابر سب اکمل ہیں بڑے ہوں سن میں چھوٹے
 پڑ ہوں حج حسین ابن علی میں مطلع حاضر
 خدائی بخشیتے ہو گدا کو دمت باذل سے
 خدا کی خاص چشم رحمت تم پر نہو کو ٹکر
 تعجب کیا بھلا اس کا کہ تم شیخ ہوا ستمے ابو
 مگر حیرت یہ ہے کل اقربا اصحابہ پارے
 دل انسر وہ - زباں خاموش پر گرو غربت
 بہتہ لئے شجاعت سے مانے کو یہ دکھلایا
 بہتر مرتبہ سے آپ کے واقف میں یا عترت
 زمانے بھر سے بہتر آپ کو دیں نعمتیں حق نے
 بشر کی خصالتیں گھوڑے میں سب بجز ایسا
 لڑائی میں مدد کی اور اسکے بعد کام آیا
 وفاداری میں شمشیر علی تھی اس کی ہدم
 ہزاروں شیخ بخند ہی سیکے تھے دستوں میں
 غور و کبر کے پتلوں چن چن کر کیا بے سر
 حیات و موت یکساں جو شہید نامہ مولائی

مطلع

کہ سروائے کشیدہ ہو رہے تھے شمع محض سے
 سے جب تک یہ نقش حیات مائیدہ دل سے
 جو تاریخ تولد دل نے پوچھی ماہ کامل سے
 سنی ہے میں نے یہ تاریخ اک ملاح کامل سے
 ملے میں آکے دو دوریائے رحمت ایک ساحل سے
 ہر اک قطرہ ہے اس ریا کا شیریں فضل مفضل سے
 ہلال اس سماں کا ہی مقابل ماہ کامل سے
 کسی صورت سے قرآن بڑھ نہیں سکتا حال
 یہ مطلع نور کا نکلا ہے دیوان فضائل سے
 پھر اوس پہ ہے یہ طرہ رہتے ہو جو حساب سے
 کہ تم ہو عاشق جانا زول کو راہ ہر دل سے
 ائمہ تصف سب میں انہیں ہی انضام سے
 ملا تھا جنکو حصہ سب سولوں کے فضائل سے
 مثال شمع کشتہ ہو کے کبھی نکلے محض سے
 کبھی حق پست ہو سکتا نہیں گل و ج باطل سے
 گل رعنا کا جلوہ دیکھئے چشم خدا دل سے
 کیا ممتاز حضرت کو سب قرآن و اماثل سے
 نہ دنیا میں بیا پانی پھوایا سیاہی سال سے
 گراے خاک پر اعداد ہزار دل قح باطل سے
 دلوں میں ڈوب جاتی تھی نکلے بیان دل سے
 نکلتے دیکھ کر لیلائے حسن آرا کو محض سے
 سروئے ساتھ اوترے جن ہزاروں مثال سے
 زمانے پر یہ دعوے کر دیا ثابت ہلال سے

ہدایت کی اوسے گذرا جو سر راہ کی منزل سے
 تو نقطہ نور حق کا وہ چلا تھا نفسِ اطمین سے
 بد اطواری میں ہر عالم تھا بدتر نہ مجال سے
 سمجھتے تھے برا تریاق کو نہ ہر لالہ سے
 کہ حضرت نے نکالی اور باندہی لاکے ساحل سے
 کہیں آئین سب یہ التجا ہوا اہل محفل سے
 کہ نصرتِ عترت و ذرا کی فرمائے ہیں لے
 کوئی مجرم کیوں جلے درنیا ضیاء سے
 مگر گھر کرے ہیں دل میں نکسے ہیں بھی لے

مسلم

کہ بابِ علم کا در اور ثابت کی جبینِ سوتی
 یقیناً پھر وہی جا قبلہ اہل یقین ہوتی
 بخت میں اس برس ہلکے جیب کی تیر ہوئی تھی
 نہ ذاتِ مرتضیٰ اگر نفس ختم المرسلین ہوتی
 جو خود حائر نہ جا کر شامل خلد برکت کی
 کہ ہمسایہ میں ان لوگوں کے آبادی ہوئی تھی
 نہ کیوں کعبہ میں معراج امیر المؤمنین ہوتی
 نصیحتِ مصحفِ ناطق کی پھر کیا لاشیں ہوتی
 تو پھر خاتمہ رسالت کی اظہارے یقین ہوتی
 تو کشتیِ نوح کی طوفانِ غم میں نہ نشین ہوتی
 بختِ بنِ جانی بختِ رفعت میں تجاؤں نہ لاشیں ہوتی
 اگر فردوس میں بھی یہ فلکِ درینہ نہیں ہوتی
 تو ہر نقشِ قدم پر فرشتے چشمِ حور عین ہوتی

ہزاروں لالہ باطل کو دکھائی راہِ جنت کی
 سیاہی شامیوں کے لئے عصبیا کی جب پھیلی
 لٹانے بھر میں کفر و شرک و ظلم و جور پھیلا تھا
 بہائم کی طرح تیر خیر و شر نہ باقی تھی
 خدا کے دین کی کشتی بھنویں دو بے کو تھی
 قصیدہ ختمِ کرم و دعا سے خیر ہے ثابت
 الہی نامحلت کی تہر دم مدد فرما
 چو ہیں اس بزم میں حاضر مقاصد کے بھی لے
 نہ یہ اشعار شتر در شتر خیر میں نہ ہنر نہیں

عبادت میں بسریوں کے جہانِ آفریں ہوتی
 حرم کیا جس جگہ پیدائشِ یحیٰویں ہوتی
 کششِ تبری جو رہا امیر المؤمنین ہوتی
 رسالتِ مثل ہاروں و نکو صلاں یقین ہوتی
 در شبیر کو ہم چھوڑ کر جنت میں کیوں جاتے
 جو خلاصتِ بوم کی ہولیں ہی مغرور شاہوں کی
 نکالے تھے خدا کے گھر سے بتاوسکی بڑی بھی
 سیاہ شام کے دل تھے لبالبِ انحضرت سے
 اگر جہنمِ نبوت پر نہ حیدر کا قدم ہوتا
 جو اسمِ پختہ دل کے سینے پر نہ لکھ لیتے
 حکمِ حق جو ساری جنتوں کا ایک گہ ہوتا
 نہ رہتے جہنم سے خاصانِ حق مگر یہ بھی مہر
 جمالِ فاطمہؑ کو دیکھ لیتیں آکے دنیا میں

یہ خسرت فاطمہ صغریٰ کے دل میں ہلکی ہو کر
رہا بلکہ صغریٰ کے ماتم سرچہ مضطرب تہیں تین باعث تھا
جلا یا حیرانہ کو آگ میں مختار نے آخر
کفن جیسے دیا خاک شفا کا تم نے لے بولا

قطعہ

سلام

غم نزع میں بدل گیا دل کی خوشی کے ساتھ
کائناتوں کی لوک جھونک تو دیکھو کلی کے ساتھ
انسان غم کے ساتھ جو آدمی کے ساتھ
دونوں جہاں کے بے رخ سے حاصل ہوئی نجات
عالم ہے ایک جسم میں دو ایک قلب میں
گذری جوانی اور جوانی کے دلوں
گلیں انہ تو رومو گل میں گل مراد
نفتش و نگار و ہر چہ لیے دل نجائیوں
خلوت نصیب ہو نہیں سکتی جہاں میں
پیدا ہیں شباب پھر خود بھی چل بسا
ادنی سے یہ کہ شے ہیں کبر و غور کے
نام خدایہ گشتن رحمت کی ہے نسیم
ماہ عزا میں رکھتے ہیں مردم نئی سبیل
دنیا میں حزن کے دفا کو جلا دیا
مختار نے عوض لیا خون حسین کا
جو تجھ یہ مرنیو اے ہیں لے عوض کر بلا
قرسکینہ پر سہی زینب کے بین کھے
جو ہر سے کش تگش میں عرض بھی جلا ہوا

جہاں بابا مرے جا کر بسےس بھی وہیں تھی
لگی ہوا گت جن ل میں دے تسکین نہیں تھی
کہیں دنیا میں ایسی بھی ہے آہ کشین تھی
یوہیں ثابت کو حارگی عطا دوزن میں تھی

نکلی جو روح نام علی ولی کے ساتھ
باد کا جیسے رہتے ہیں نیا ک دی کے ساتھ
پھر کس طرح کسی کی بسر ہو خوشی کے ساتھ
دل میں غم حسین ہے یا علی کے ساتھ
ہیں دو جہان واقعی ہر آدمی کے ساتھ
اک چاند جھکا ڈوب گیا چاندی کے ساتھ
دل باغبان کا لوٹے گا ہر پتھر کی کے ساتھ
ہوشیار ہو کہ سانپ بھی کھینچلی کے ساتھ
اک لشکر خیال ہر آدمی کے ساتھ
رہتا نہیں ہے کوئی ہمیشہ کسی کے ساتھ
رہتی نہیں آیتا د خدا کی خودی کے ساتھ
کھل جاتی جو دلوں کی کلی یا علی کے ساتھ
جاری ہیں اشک نام حسین سخی کیسیا
غازی کو موت آئی تھی رنہ کی کیسیا
جا گیا یہ بھی خلد میں حرجی کے ساتھ
بے تیرے جا میں گے نہ جنال میں کسیا
تھا عشق میرے بھائی کو اس لادلی کیسیا
اب جو عرق میں تھی جو ہرک سیدی کیسیا

خصمت ہوئی وہ تیزیری بھی بری کیسا
 دیکھو بہار چاند بھی ہے چاندنی کے ساتھ
 راہ خدا میں رخ اٹھائے تو سی کے ساتھ
 ہر بوستان کی نشوونما ہے تری کے ساتھ
 آتا وہی بجائے تجھ۔ علیؑ کے ساتھ
 لاریب ہے سخی جو رہے اس سخی کے ساتھ
 نام انکا ہے بنا یہ رہے ہرنی کے ساتھ
 ہونٹوں سے جان نکلی ہے نام علیؑ کے سا

پھرتی بھی اپنی ساتھ جوانی کے اڑ گئی
 اے ہیں وقت نزع علیؑ بھی حسینؑ بھی
 خندان جمع ہو گئے صبر حسینؑ میں
 روئے غم حسینؑ میں دل باغ باغ ہے
 اعلیٰ حبیبِ حق سے جو ہوتا کوئی رسول
 حُرول میں کھ رہا تھا رخِ شمع و کھکھک
 سب انبیاء کی حیدرِ صفدر نے کی مدد
 یوں خاتمہ پیر ہو ثابت کا سب کہیں

سلام

دوزخ ہے پست اور بہشت بریں بلند
 نعلین مصطفیٰ سے تو پھر بھی نہیں بلند
 ہے ہر یقیں سے درتہ حق الیقین بلند
 دستِ خدا کا ہر شرف آستیں بلند
 کہدیں گے سب فلک سے بھی پوزیمن بلند
 آنکھوں پر رکھ وقار میں ہر خور و میں بلند
 ہوں لاکھ انقلاب رہیں گے میں بلند
 ہوتی نہیں کبھی نظر نکتہ سپیں بلند
 نور محمدی تھا میان جس میں لبس
 آہیں حرم کی خیمہ عصمت میں تہین بلند
 اصنام سرتلوں تھے امام میں بلند
 نامہ خدایہ نقش سے نام نکلیں بلند
 منعم بنار ہا ہے جو حصنِ حمیس بلند
 شاہد شاخ پر ہے گل یا سہیں بلند

مخاصانِ حق سے ہو گئے ناعدا آدیں بلند
 ماناک ہے وقار میں عرش بریں بلند
 برتر سب انبیاء سے ہیں محبوبِ کبریا
 شہباز سے امان کو ترنے پائی ہے
 طبقہ جنال میں جہانِ گاہکِ شفا کا جب
 اس شکل سے نہ کوئی نظر اے کا حقیقہ
 کہتا تھا حسینؑ کا نیزے پہ ویچہ لو
 اعلیٰ میں جو ہنر نہیں وہ کیا دیکھے عیب میں
 آدم کو سجدہ کرتے نہ کیونکر لاسکے
 جیتے تھے جب خیا م تو اٹھتا تہا دروا
 بت تو رکھنی نے بڑھایا علیؑ کا افح
 ظل تھا علیؑ کے مہر نبوت پہ میں قدم
 دشمن سے بچ گیا تو اجل سے امان لال
 اشکِ عزا مزہ پہ ہے غم کی بہا ریکھ

قطعہ

دستوار ہے جو اب سلام نفیس کا

سلام ثانی

ثابت شرف میں ہر وہ سخن آفریں بلند

کہے سے کہ بلا ہر شرف میں کہیں بلند
 حائر سے قدر میں ہے بخت کی زمیں بلند
 گو دیکھنے میں ہو فلک مہفتیں بلند
 چرخ چہار می یہ ہے تصور بوتراٹ
 کب گہٹ سکے گانیشتم نوں کے گہٹائے
 حق ہے علیؑ کے ساتھ علیؑ حق کے ساتھ ہر
 بہتر ہیں فاطمہؑ سے علیؑ اون سے مصطفیٰ
 نکلا جو گھر سے تر نظر آئے جہاں کے قصر
 قتل علیؑ سے بڑھ گئے انار کے جو صلے
 عزت سے جو ملا وہ خدا تک پہنچ گیا
 ہے بوتراٹ و ساقی کو شر علیؑ کا نام
 عباسؑ غیظ میں ہیں کہ پانی نہیں ملا
 پہنچا جو خیمہ گاہ میں آیا مجھے خیال
 خندق میں زیر پائے علیؑ پڑ پھا دے
 نقارہ بج رہا ہے کہے روح کا سفر
 دنیا میں آگ لگ گئی قتل حسینؑ سے
 دیکھو غایر خم میں خوش ایماں شہر ابو
 بالاے نور نور خدا جلوہ گر ہے آج
 یہ اوج یہ سماں کبھی دیکھا تاملے فلک
 قرآن بولتا ہوا احمد اومٹھائے ہیں
 فرماتے ہیں کہ دست رکھو اے کبریا اوسے

قطعہ

والان سے وقار میں ہر شہ نشیں بلند
 کر سی کا یا با عرش سے ہے بالیقین بلند
 رتبے میں کاظمین سے لیکن نہیں بلند
 ہیں جنکے دم سے عیسیٰؑ گریز دل نشیں بلند
 حق نے کیا ہے ترے یعسوب دیں بلند
 الحق کہ حق کے اوج سے باطل نہیں بلند
 دامن سے جیب جیب سے آستین بلند
 پانی تھی کس طرح سے نظر دور میں بلند
 کی ملک بھر میں میر تقی بیداد و کیوں بلند
 اللہ کس قدر ہے یہ جبل المتین بلند
 اس دجر سے ہے آبر دے ما و طیں بلند
 تیغ علیؑ کے ساتھ ہر چین جہیں بلند
 نالے حرم کے تھے شب عاشق یہیں بلند
 پایہ علیؑ کا سمجھے تھے روح الامیں بلند
 یلسین کا ہے شور دم واپسین بلند
 ہر سو تھے جنگ سے شرارتیں بلند
 خم خانہ ازل کی مے و انگلیں بلند
 یلسین کی رحل پر ہیں امام حسینؑ بلند
 ہے دست آفتاب یہ ماہ میں بلند
 دست دعا ہیں جانب جہاں فریں بلند
 ہو جسکے دل میں ترے یعسوب دیں بلند

ہاتوں پر ہے حسین کے اک مرتبیں بلند
 مانا کہ مرتبہ میں تو اود نے نہیں بلند
 لیکن ہے سر پر کوہِ خم ان سے کہیں بلند
 ہو یا علی زباں سے دم واپسین بلند

اس سخن کا عکس مگر کہ بلا میں ہے
 بہنام بھی علی کا ہے ہمشان و شکل بھی
 اصغر لقب ہو اور سب و صفات میں جو کم
 ثابت کا خاتمہ ہو بخیر اے خدا کے پاک

قصیدہ ولادت حضور صلعم

الایا ایہا الساقی کہ تو ساقی کو شرکا
 تری سے دفتر عالم ہے ابتر ذکر کیا گھر کا
 مزاج اس فصل میں جو گرم و تہِ مسودہ ترکا
 ذرا دیکھو مزہ سے سینکنا ہر بازہ و پرکا
 و گرنہ کا نیتا سٹعلے کی صورت مجسم اشک کا
 گیا مغرب کے بستر چھکا مادہ تہاں گھٹکا
 زمیں سبلی ہوئی کہتی ہے ساحل ہوں منہ
 دہواں منہ سے نکلتا ہوں دل پر شاخے چرکا
 اثر ہر ایک شے میں جو ہما سے دامن ترکا
 مگر تیرا گل اطالب نہیں ایک ساغ کا
 کہ عالی ظرف تو ہے اور میں سائل ترے درکا
 کہ اس فسر و گی میں قصد ہو مدح پیمبر کا
 کہ جسکے سامنے منہ زرد ہو خورشیدِ خاور کا
 جو میرا مالک و محتار ہے اللہ کے گھر کا
 شرف جموعہ نے پایا خوب میلاد پیمبر کا
 چمک کر دے رہا ہر سب کو فرزدہ فضل اور کا
 انہیں سے ہو گا اوازہ بلند اللہ اکبر کا

بہت سردی ہے سائل ہوئی باقوتِ حرم کا
 او صحر میں تر تہِ سر کیوں و دھر جو سائل گھر کا
 اثر سردی کا جو گرم پھل میں بھی جو قدرت
 سمجھ کر گل ہر انگاری کو بلبل گرد پھرنی جو
 لباس پنبہ بنا کتر نے پنبہ یا تو صین آبا
 چھپا دن لو سفر آخر ہوا خورشیدِ خاور کا
 فلک سے برف باری ہوئی جو برف گئے پڑیں
 حرارتِ خاندان میں چھپی بیٹھی جو برفست سے
 لرزتا ہو جگر آخر سرایت کر گئی سردی
 یہ سردی دور ہو جسے آفتاب نے لے ساقی
 بھرا تھا جو غریح میں کے دیوہ کا خم چمکو
 جو کر ما جاؤں سردی میں شکر گرم و تر گھلیں
 پوں وہ مے پھر ایسا مطلع روشن کروں زوں
 تکیوں دل شاد ہو میلاد ہو اور دل شاد اور کا
 ربیع الاول اور وقت سحر تیار رخ شرموں
 ستارہ آسنہ کے بخت کا بخم سحر سبکے
 اذال کے وقت پیدا نش میں قدرت کا شانہ جو

مطلع

مطلع

نہیں پر کنگرے چوڑے گرے پس طاق کسری کے
 حکومت چا نکوہ محض قوم کی اب ہوگی عالم میں
 چلی بادبھاری ان دنوں گلزار عالم میں
 بہار اول عالم مگر خود میں عالم میں
 اسی نسبت سے جو سید الایام کہلایا
 زمانہ عبادہ گاہ ناز محبوب الہی ہے
 سما سے تاسک بہر جاساں جو شادمانی کا
 او صوریائے سادہ خشک و دھڑکشک
 گرے ہیں خاک پر اصنام بھی کیسے کے طاق نے
 بہار شدائی ہے کہ دنیا کا سماں دیکھے
 برستا خدا کا نور ہر سو کوہ فاراں پر
 اسی کی شان میں ہے رحمتہ للعالملین یا
 کہ جب کی جان کی قرآن میں کہانی تم جتنے
 بسر کی اک عبا میں عمر گل کی طرح خوش ہو کر
 قبائے گل ہے بے پیوند اور پیوند ہرل میں
 انہیں تشبیہیں کس سے ہوگی گواہن جو
 انہیں کے دم قدم سے ہی قیام عالم اکال
 بلا شاک حیدر کرار میں بھی یہ خصائل ہیں
 مشتبہ نہ کہ لازم ہے جدا ہونا مشتبہ سے
 یہ دونوں ایک نفس اور ایک رب یکساں
 میں بندہ ہوں محمد کا لبغش شوق سے حیدر
 گھٹایا جس قدر حیدر خود کو کسر نفسی سے
 کہا نیز البشر حیدر ہو جو منکر ہو وہ کافر

عدد و طاق کے گن لوی بقیہ سے اس مظهر کا
 جو سر ثانی کریگا خاک پر سر ہو گا خود سر کا
 ریح اس وجہ سے ہے نام اسلہ منور کا
 بہار ثانی دنیا سمجھے نام حیدر کا
 کہ دن ہے سید عالم کے میلاد مظهر کا
 ہر اک شے جو تھی ہے ذکر کیا سو صنوبر کا
 سر و سماں دنیا ہے جشن میلاد پیغمبر کا
 دل افسردہ ہے کفرستان میں کشفک ہر تر کا
 ہر اک سو بہت پرستوں میں بسا ہر شہر حشر کا
 دماغ اب عرش پر کیونکر ہو عرض منور کا
 کہ عالم دیکھے جلوہ جشن میلاد پیغمبر کا
 شفیع المذنبین محبوب ایسا رب کبر کا
 تبارے تو کوئی رتبہ ہے ایسا کس پیغمبر کا
 مگر گل کا ہے کیا منہ جو کھ میں ہوں برابر کا
 بیطرہ ہے کہ شب کو کام بھی دیتی ہو لبتہ کا
 نہیں ملتا زمانے میں کوئی ہمت پیغمبر کا
 عرض سے کب یہ ممکن ہے کہ وہ ہر سو جو ہر کا
 مگر تشبیہ دنیا بحر ہے طبع سخنور کا
 یہاں نفس نفیس مصطفیٰ ہے نفس حیدر کا
 جا انکو وہی سمجھے گا جو ذہن و داور کا
 مگر ہجو یہ لازم ہے کہیں بھائی برابر کا
 پیغمبر نے بڑھایا اتنا ہی تشبیہ ہر او کا
 مثال تن ہوں میں و مرتبہ یہ گراؤ کی

یہاں ہو کس طرح رفعت غدیر خم کے منبر کی
 وہاں کعبے میں دوش مصطفیٰ پر ایسے خیر کے
 اوتھائے تھے یہاں باتوں پر آقا اور شاہد تھا
 ادب قربان ہے من گنت مولا کی بلاغت کہ
 علیؑ کے ساتھ حق ہے اور پھر اٹھ کر یعلو ہے
 جو حق سے پھر گئے بعد نبی خود اون کو منہ پھیر
 حدیث میں عن عرف کے ساتھ لالیف کو بھی دیکھو
 بنی نے رب کو پچانا جو اپنا نفس پچانا
 علیؑ کی وجہ سے امت نہ کیو نہ کر حق کو پچانے
 علیؑ ہیں ساتھ حق کے حق علیؑ کے ساتھ پچاؤ
 گدا بنگرا میں وحی نے حیدر سے لی خاتم
 پر اول خویش پیر و درویش و مشہور عالم میں
 نصیری - ناصبی چھپکریہ یا شعار سننے توں
 علیؑ اعلیٰ میں دنیا بھر سے اور ان سے نبی افضل
 دل مضطرب ہے جو ش تو لاجھی تیرا بھی
 عبت کرار سے فرار کو ناداں ملاتے ہیں
 کبھی ضدین اک جا جمع ہو سکے نہیں دم بھر
 مناقب مرآضی ان کے سب مجاہد میں محمدؐ کے
 علیؑ کے ساتھ حق بھی محمدؐ مسل بھی قرآن بھی
 ہے حضرتنا محفل اب دعا کو ہات اٹھانا بت
 محمدؐ اور علیؑ کا نور بھی جس میں ہے شوکت بھی
 امام عصر وہ ہے روح امت کی تارا و حق
 جو وہ آئین کہدے ہر دعا مقبول ہو جائے

غلو اس میں نہیں یہ عرش ہو معراج حیدر کا
 دو بالا ہو کیا عتقا متر و عظ سے منبر کا
 علیؑ اعلیٰ سے اعلیٰ ہے کہ ہر بناؤ داؤ کا
 کہ میزان شرف کا تھا ہر اک پلہ برابر کا
 عروج پایہ حق فرض منصب پر سمیٹر کا
 خزاں میں بھی نہ بچا کا نون دامن گل تر کا
 پیٹر کا یہ ہے ارشاد وہ نفس سپہر کا
 علیؑ کی معرفت زینہ بنا عفاں داؤ کا
 علیؑ نام خدا ہے باعث عرفاں پیٹر کا
 خدا معلوم حق تابع ہے یا متوج حیدر کا
 لقب گو اون کو بھی احمد نے بخشا ہر بار کا
 نہو گا ہم شرف سائل - بکف خویش پیٹر کا
 جو ستے ہوں تو سن لیں یہ عقیدہ بھی شانگار کا
 بحمد اللہ میں مداح ہوں بہتر سے بہتر کا
 رہے گا ساتھ اس ظلمات میں حضور سکند
 اُحد کا واقعہ معلوم ہے اون کو نہ خیر کا
 بزرگو ہی سے کیونکر ہو تفتاب شہر داؤ کا
 بنیؑ کا حکم حکم جو دی ارشاد حدیث در کا
 خدا کا ہات بھی ہے اور بازو بھی پیٹر کا
 عجب کیا ہو گدرا س بزم میں دس نور داؤ کا
 وہ بے بہنام احمد کا وہ بے ہمشان حیدر کا
 خلیفہ ہے خدا کا اور جان و دل سپہر کا
 کبھی رو ہو نہیں سکتا سخن مجبور داؤ کا

وہ باعث ہے قرار کشتی دنیا کے لنگر کا
 کشادہ در ہے اس بارہ دوری کے بارہوں کا
 روا ہو مطلب لہر سخن فہم و سخنو کا
 زیارت سے مشرف کہ انہیں صدقہ بہتر کا
 سد سایہ رہے سر بر ابو الفضل دلا در کل
 نہ چھوئے اون کے ہاتھوں سے کبھی اس علم اور
 زمانے میں رہے تاحشر جاری فیض اس لہر کا
 رہیں زندہ سلامت واسطہ اکوڑا صلحہ کا
 عطا کر دین و دنیا ساتھ صدقہ علم حیدر کا
 نہ چھوئے میرے ہاتوں سے کبھی اس لہر کا
 ظہور اب ہو جہاں میں قائم آل پیغمبر کا

غزلِ نعت

ضرب توجید سے جاری ہوا سگ تیرا
 شافع حشر لقب ہے مرے مولا تیرا
 رکھ لیا عرش پر اس واسطے سایا تیرا
 سے او میں قریٰ فری جاہنے والا تیرا
 چھکو ہر سمت نظر آتا ہے جلو ا تیرا
 روح ان سب کی ہے یا شاہ پسینا تیرا
 چرخ گر پڑتا جو پڑ جاتا طبا پختہ تیرا
 بدو عا اونکو نہ کی جو صدیہ تھتا تیرا
 اُنہ نہ کی منہ سے یہ دل تھتا یہ کلیجا تیرا
 اہل مکہ نے نہ کچھ مرتبہ جانا تیرا
 قتل پیسا کیا دریا پہ نوا سا تیرا

وہ قائم ہے اسی کے دم قدم سے پہچان قائم
 اسی کا فیض اب جاری تھا عالم میں خدا شاہد
 اسی کا واسطہ دیتا ہوں رب سن دعا میری
 جو بائی نخل اقدس کے ہیں دم خضران کو
 یہ ناصر حق کے ہیں ناصر حسین انکے ہیں ہر دم
 نصیران کے جو نخل میں ہیں نصرت اونکی بھی فرما
 مثال جدو اب علم و عمل میں وہ بھی اہل
 عیال و آل و اطفال اور بھائی ناصر ہیں
 کھلے راہ عراق اور شیدہ کالج اور چشم دل
 تصدق میں سبھوں کے میری بھی حاجت لدا تیرا
 یہ حرب و ضرب بے وقوف صلح و امن ہو جائے

تو بھی کیٹا ہوا محبوب بھی کیٹا تیرا
 عاصیوں کو دم بخشش ہے سہارا تیرا
 چرخی کو نہ تھا اک آن گوارا تیرا
 بے ترے دیکھے دل زار ہے شیدا تیرا
 دل میں قصور برتری آنکھوں میں نقتا تیرا
 زعفرانِ مشک حنا عنبر اشہب گل تر
 تیری انگشت کے ایما سے دو پارہ ہوا چاند
 تیرا وندان مبارک کیا اعدا نے شہید
 ہند کے حکم سے حمزہ کا جگر چاک ہوا
 رنج پر رنج ہے شعب ابی طالب میں
 خوب امت نے کیا تیری وصیت پہ عمل

ز عفرال کا کوئی تختہ ہے کہ جیسا تیرا
 دیکھتے حضرت موسیٰ ریح زریبا تیرا
 خانہ تختی میں ہوا اور جود دہا لایا تیرا
 برق چمکی کہ براق اور ج سے اور تیرا
 چاند تھا ماند یہ کھیل کھفا اور لایا تیرا
 پشت پر رحمت حق آگے اراد لایا تیرا
 دل کا جو حال تھا دل جاننا ہو گا تیرا
 مضرب تجھ سے زیادہ دل شیدا تیرا
 عرش کا تاج ہے ہر نعل کف پا تیرا
 تو نے تمہیں کی یہ کام کھتا مولا تیرا
 واہ کیا رات میں جاگا ہے نصیب تیرا
 عرش سعود بنا طور سجلا تیرا
 تو تھا بالفنس نفیس اور خارا تھا تیرا
 تو ادھر اور ادھر جاہنے والا تیرا
 قبر کیا دل میں ہے ثابت کے اہمال تیرا

قلب لبشاش ہوا پاس جو تیرے پیو چکا
 پھر نہوتی اونہیں دیدار خدا کی خواہش
 دوش پر سبت شکنی کے لئے حیدر کو لیا
 شب معراج کا قصہ بھی ہے دلکش بجز ^{قطعہ}
 تو چلا جانب افلاک بریں ہو کے سوار
 انبیاء ہستی طرف بائیں طرف سامے ملک
 واہ کس نشان سے تو عرش علائک پیو چکا
 کچھ خوشی کچھ ادب و خوف تو کچھ شرم و حجاب
 آئی آواز کہ نعلین پہن کر آنا
 امر کو فوق ادب پر ہے مثل سے شہور
 ایسی معراج کسی کو ہونی خواب میں بھی
 تو وہ موسیٰ ہے کہ بارون ہے جس کھینچا
 کس کو معلوم ہے کیا تو نے کہا کیا حق نے
 ایسی خلوت کہ فقط پردہ و وحدت حال
 رہنا تیر ہی محبت ہے سفر ہو کہ حضر

سلام و قصیدہ

کائنات کا عالم سے پہلے باغبان پیدا ہوئے
 بے نشان کی رہ نمائی کے نشان پیدا ہوئے
 جنکی خاطر سے زمین و آسمان پیدا ہوئے
 نور پھیلا جب یہ نور شہ جہاں پیدا ہوئے
 نور کا ایسا ہے نور حق یہاں پیدا ہوئے
 رحمت یزداں شیخ عاصیاں پیدا ہوئے
 چاروہ معصوم کے روح رواں پیدا ہوئے

سب سے اول پنجمن باغ و شاہن پیدا ہوئے
 خانہ حق میں امام النور جہاں پیدا ہوئے
 اس مہینے میں وہ شاہ النور جہاں پیدا ہوئے
 ظلم و کفر و جہل کی چھائی تھی بدلی ہر طرف
 چوٹیوں پر کہ وہ فاراں کی ہے ہویا فزوی
 جھگڑا آتشکدہ فارس کا دوزخ کی طرح
 تھر تھر سے لگیوں گر جاتے چوڑا کنگرے

لفظ طہ کو بھی دیکھو غور سے کن لو علم
تیس سال اس مہر انور نے جو دورہ کر لیا
بعد سیم علی نے کی خلافت تیس سال
ایک ہی تھا نور جسکے حق نے دو حصے کئے
تھے محمد اور علی سرخنی اور راز صلی
جائے حیرت کیوں نہو معراج ختم المرسلین
جینے باں حمید رصفہ میں حق ناطق ہوا
ہر جگہ یہ نور کے ٹکڑے تھے دونوں ساتھ ساتھ
غیر بھی قابل ہیں اور علی آتی تھی صاف
پختن کے بعد مالک میں جہاں کے نو امام
اڑھے کو حیر کر چھوٹے میں دو ٹکڑے کیا
ماتم شہیر نے فرقہ میں دکھلائی بہار
کانے پڑنے سے فصاحت و رشمہ کی بڑھ گئی
اللہ اللہ اوج شان مادر زمین العبا
کا ظہور کر بلا دیشرب طوس و نجف
ماہ زہرا کی مصیبت میں ہزاروں لہجوں
بارے بسم اللہ کا لفظ تھا یا باب علوم
یاد آتے تھے جو اصغر زوکہ تھی تہیں باب
نور دل پر لکھ لے لے ثابت یہ ارشاد ہیں

چار ڈہ کے اس سے بھی اعداد ہاں پیدا ہوئے
ماہ کی صورت علمی حق نشاں پیدا ہوئے
آل ہاشم میں یہی صاحب قرآن پیدا ہوئے
اس لفظ سے مہر اور مہ تو آماں پیدا ہوئے
ایک باہر اک حرم کے درمیاں پیدا ہوئے
لا مکاں پر ابکی خاطر مکاں پیدا ہوئے
لیلۃ الاسرائیل سے اسرار نہاں پیدا ہوئے
کیا سیاں ہوں دل میں جو جو ہیں کیاں پیدا ہوئے
سخنی حق برزباں جاری یہاں پیدا ہوئے
اس شہادت کے لئے نو آساں پیدا ہوئے
ابتدا سے مشیر حق مشیرتیاں پیدا ہوئے
دل کے داغوں کی بدولت بوستاں پیدا ہوئے
ہو کے صیقل جو ہر تیغ زباں پیدا ہوئے
اس زمین پاک سے نو آساں پیدا ہوئے
بارگاہ قدس کے یہ آستاں پیدا ہوئے
اس قر کے واسطے کتنے کتاں پیدا ہوئے
بے کے دو تھے اس سے گیارہ تہہ وال پیدا ہوئے
تم کہاں نہاں ہو بیٹا کہاں پیدا ہوئے
خاک ہو نیو کیو بہشت استخوان پیدا ہوئے

سلام

اشک موتی اور آنکھیں ابر نیان ہو گئیں
مشکلین جتنی پڑی تھیں سب سے اسان ہو گئیں
پنجتن کی رو میں آ کر نہ گھب ان ہو گئیں

لے سلامی جب غم سرور میں گریاں ہو گئیں
حسرتیں جب یاس سے دست گریاں ہو گئیں
بییاں زہر لگی جب مجوس نڈاں ہو گئیں

عدل کا نوشیرواں کی آل کو یہ کھل ملا
 شوزشیں دغ غم شیر کی لائیں یہ ننگ
 دل ہیں اونکے جنکے دل میں ہر جگہ محبوبی
 جب پریشانی میں لکھے جامع قرآن کے وصف
 ماتم بشیر میں بادل بنے چشم برآب
 ایک عالم بر رہا ویرانہ قلب خزیں
 تیرے فاتے میں جب مہماں ہوا بشیر کا
 جنگی خاک پاتھی عطر گل عرق عطر گلاب
 صورتیں کھوں میں تیں نقشے یاد ہیں
 برق آہ گرم جب کو ندی غم بشیر میں
 آئیے خوا۔ خدیجہ۔ امثہ۔ سارا تبول
 جس گھڑی حمل کیا شیر خدا کے شیر نے
 سب میدیں ل سے نکلیں اس جہم چھائی
 باغ تازہ جب صنایں کا کھلا اس نظم میں
 جب پسینہ پائے عابد پر بہا ثابت ہوا
 جطرف نکلے بی خوشبو سے کوچہ بسکیا
 مصحف ناطق کے سر پائے ہو کجید تمہید
 ہر خوشی کا باغ عالم میں تباہی ہوا
 صبر شہ کہتا تھا میں پھر بردائے چارہ ساز
 جب بندھے جو ب سناں سے ہاگیو جو حسین
 کیوں فلک شبنم کو جان محمد جان کر
 حسن اکبر جس نے دیکھا محو حیرت رہ گیا
 ہائے پہنچا خاک تک کب جسم ابن تراب

بنت کسرے سید سجاد کی ماں ہو گئیں
 قبر میں جاتے ہی سب شمع شہستان ہو گئیں
 ہیں وہی جانیں جو نذر عشق جاناں ہو گئیں
 نظموں سنی ہمسر شہ پریشان ہو گئیں
 بجلیاں قلب فلک کو آہ سوزاں ہو گئیں
 بستیاں کتنی بسیں اور کتنی دیر ہو گئیں
 نیکیاں سائے جہاں کی تری جہاں ہو گئیں
 کیوں فلک وہ صورتیں ہی میں پہا ہو گئیں
 کیسی کبھی صحبتیں خواب پریشاں ہو گئیں
 جلکے خاکستر بزاروں کشت عصیان ہو گئیں
 صبر زینت دیکھ کر حیراں پریشاں ہو گئیں
 بزدلوں کی ٹولیاں کو سول گزیراں ہو گئیں
 شیشہ خالی رہ گیا کا نور پریاں ہو گئیں
 پھول لفظیں سنگین ستیں خنیا بان ہو گئیں
 چشم گریاں دونوں زخروں کی گریاں ہو گئیں
 ساری گلیاں شہر کی پھولوں کی گلیاں ہو گئیں
 صورتیں سب پارہ پارہ ہو کے قرآن ہو گئیں
 کھل کھلا کر جب سنیں گلیاں پریشاں ہو گئیں
 درد دل لذتیں بڑھ بڑھ کے درماں ہو گئیں
 دل حرم کے زلفیں ہرا کر پریشاں ہو گئیں
 کلمہ گو یوں ہی کی فوجیں دشمن جہاں ہو گئیں
 آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں
 پارہ جسم سینے سے تیروں کی سیراں ہو گئیں

نور کی شعیں اندھیرے میں رخشاں ہو گئیں
 سب بلا میں پختن کے گھر میں جہاں ہو گئیں
 سیکڑوں تصویریں یہ طاق نسیان ہو گئیں
 آرزوئیں بہت درجات پہ قرباں ہو گئیں
 افسنیں جنگلی کلید باب عرفاں ہو گئیں
 سبٹ ماننے کی جھانٹیں ہم پہ اماں ہو گئیں
 مٹھیاں جو بندہ تھیں کھلا گروہ لرزاں ہو گئیں
 دل مندایا تو انکھیں کپ گریاں ہو گئیں
 آج حساری حسرتیں پوری ہی جہاں ہو گئیں
 شکلیں پڑنے پناہی تھیں کہ آسان ہو گئیں

قطعہ

سلام

جہاں کیا دل آں میں اوس کا گھر ہے
 سفر دور کا اور تو بے خبر ہے
 نہ دیکھا ہے رستہ نہ زاد سفر ہے
 کہ سر اور شاہ ولایت کا در ہے
 ازاں دو مری جان وقت سحر ہے
 وہ اس منزلِ قبر کی رہ گزر ہے
 جو اس غم میں نکلے تو نور نظر ہے
 ولادت جنابِ ایزدی خدائے نصیری نزالا بشر ہے
 صدف جیسی ویسا ہی اعلیٰ گھر ہے
 کہ یہ شہر علم نبوت کا در ہے
 خلیلِ خدا کا یہ نور نظر ہے
 یہ شانِ علیٰ و آلہٗ محمدی مختصر ہے

قطعہ

خانہ زنداں میں جب داخل ہوئی آل نبی
 قتلِ غارتِ قیدِ غنبت - زہرِ قنوتِ بھوکِ پیاس
 دوستوں کی موت تو موت اب نہیں صورت بھی یاد
 دل سے بولانے رہ خالقِ مہربانی جانِ عزیز
 دوستوں پر اونکے واکو نوکر بنو گا بابِ خلد
 ماں سے کہتی تھی سکیٹنے بابا جان اب تک آئے
 حرملہ کا پیر جس دم حلقِ اصغر پر لگا
 شبنے آہ سرد پہنچی اور ناوک ٹی سری
 چوم کر حلقوم فرمایا خدا کا شکر سے
 دیکھ ثابت یہ علیٰ کے اسمِ عالی کا اثر

سلامی جو مداحِ خیر البشر ہے
 مسافر مگر باندہ وقت سحر ہے
 عجب منزلِ قبر بھی پر خطر ہے
 سلامی کا بخت رسا اور ج پر ہے
 جگاتی تھیں اکبر کو یہ کھلے بانٹو
 گزرا ہے جس راہ سے ہلوک دن
 جسے کہتے ہیں طفلِ اشکِ اہل عالم
 علیٰ کی ولادت ہو گھر میں خدا کے
 عجب وقت ہوا در عجب نیک ساعت
 جدارِ حرمِ شوق ہوئی بہر حشر
 گزرا نعلِ کعبے میں گویا علیٰ کا
 پڑا سب صحیفوں کو وقتِ ولادت

کہوں لوح محفوظ صدرِ رونی کو
 درو نام لعیبِ سلامی کو خم میں
 یہ ہیں گوہرِ شہب چراغِ ہدایت
 یہ کہتی ہیں بنیتِ اسد دلِ ہیال میں
 صد ہالفِ خیب کی آ رہی ہے
 گہر جوہری نے لئے اشکِ ہمنے
 خودی سے زخودِ رفتہ ہیں ایسے خود سر
 پکارا بن سعد جس دم چلا حرا
 عنینتِ سمجھ نہو کر گی انصری کی
 کہا حرا نے جاتا ہوں میں او سکی جانب
 یہ دن پھر نہ آئیگا پھر کرجہاں میں
 وہ کعبہ ہو دل جس میں جائے علی ہو
 پہونچ جاتے ہیں سیارہ سندر خدا تک
 پھونچ جاؤنگا میں بھی جنتِ در تک
 کہاں سورہا کر تو میوشِ غافل
 جو عزت کی پھر نہیں ہات آتی
 میں بندہ ہوں ادنگاہ آقا میں مے
 یہ دنیا کی جنت تو ہے بہر کافر
 ریاکارو دیگا تجھے رے کا صوبہ
 خدائی اوصہ کی اوصہ ہو تو کیسے عام
 حرم رو کے کہتے تھے زندالِ عم میں
 پھرنے میں نجاتِ آخری سے پیمبر
 بنا ہے جو پالانِ اشتر سے مہر

قطع
 حروں

کہ جس میں کلامِ خدا سرسبز ہے
 عنایاتِ حق ان پہ بھی کس قدر ہے
 انہیں سے منور خدا کا بھی لگم ہے
 کہوں اسکو حیدر کہ یہ شہرِ نر ہے
 علی نام رکھنا یہ عالی گہر ہے
 پسند اپنی ہے اور اپنی نظر ہے
 خدا کیا کہ اپنی انہیں کچھ خبر ہے
 کہاں اے بہادر ارادہ کہ صر ہے
 حکومتِ ہر راحتِ ہر عزت ہو زر ہے
 محمد کا جو دل علی کا جگر ہے
 قیامت کی ہر ناک یہ دو پیر ہے
 اگر حبِ حیدر نہیں تو کھنڈ رہے
 صراطِ علی مستقیم اس قدر ہے
 کہ سبطِ پیمبر را را ہمبر ہے
 ارے مست ہنسیار پورہ گز رہے
 نہ کہ آبرو یہ تو آبِ گہر ہے
 بیزارو کنے جنت بھی جھکو سفر ہے
 جو فردوسِ عقبے اودہ ان کا در ہے
 یقین تجھ کو ہے عقل تیری کہ صر ہے
 خدا حسب طرف ہے یہ بندہ اود صر ہے
 الہی یہ ہے گور اپنی کہ گھر ہے
 غابریختم اب منزل را ہمبر ہے
 کوئی سر حق اس میں پنہاں نہ رہے

قطع
 حروں

صحائف میں زبیر رقم یہ خبر ہے
 رعایت وہی حق کو مد نظر رہے
 یہ عالی مقام اور عالی گھر ہے
 یہ معراج و اماں خیر البشر ہے
 سفیدی زیر بغل جلوہ گر ہے
 عجب شان محبوب جن و بشر ہے
 تو لو ادسکی یہ نفس خیر البشر ہے
 امامت کا دوش اور نبوت کا سر ہے
 وہ نور خدا ایک جا جلوہ گر ہے
 وہ نور سحر ہے یہ نجم سحر ہے
 یہی نظم کامل کا ظاہر اثر ہے
 کہ صابریوں نے نفس خیر البشر ہے
 مگر رخ پہ سرخی سوا جلوہ گر ہے
 یہ تبر ہے دل اور تیرا جگر ہے
 تو نور الہی کا نور نظر ہے
 مگر تیرے کہنے میں ثابت اثر ہے

محمد میں ناقہ سوار انبیاء میں
 بلا فضل ہیں جانشین اونکے حیدر
 بلند سی کجاووں کی یہ گھر ہی ہے
 کجاوے نہ سمجھو فلک ہے فلک پر
 زہے رفعت و طاقت دست احمد
 علی ہیں محمد کے ہاتوں پہ دیکھو
 سراج منیر خدایہ مصطفیٰ ہیں
 رسالت کے آغوش میں ہو ولایت
 دو حصے ہوا تمنا جو کچھ روز پہلے
 حقیقت میں ہیں ایک گونا نام دو ہیں
 زبانوں پہ الفاظ ہر دل پہ سکھ
 ملک کہتے تھے زور عاشور رں میں
 ہوئے ترہوں میں ترے لال کیا کیا
 کبھی دل سے برجھی کبھی تیر کھینچا
 نہ تیور سی پہ جو بل نہ ہو آنکھ میلی
 نہ مضمون سے ہیں نہ لفظی رعایت

قطعہ

سلام

خود اپنی اسٹھوں سے دور شراب کہتے ہیں
 ہم اپنے دل میں رخ بو شراب کہتے ہیں
 شباب کہتے ہیں یا وہ خواب کہتے ہیں
 او داس دل میں پریشاں خواب کہتے ہیں
 غضب سے اونکو عین بے نقاب کہتے ہیں
 وہ آگے وہ چکر بو شراب دیکھتے ہیں

سلامی آل نبی انقلاب دیکھتے ہیں
 سلامی آئینہ میں قناب دیکھتے ہیں
 حضاب میں جو بہار شباب دیکھتے ہیں
 ہم انقلاب جہان خراب دیکھتے ہیں
 چھیننے دامن رحمت میں جتنکے حشر کے دن
 کریں تو قابض روح نزع میں سختی

ہجومِ حشر میں بھی اوس نے رکھ لیا پروا
 جو نینک ہیں وہ سمجھتے ہیں نینک و روکو
 محال ہے اونہیں یدِ ارحم کی حسرت ہو
 اشارے کرتا تھا رک رک کے شمر سے سحر
 تمام حجر ہی جسکی آرزو دل میں
 رشتن لگتے تھے افسوس اپنی آنکھوں سے
 مزار میں ہوئی حاصل زیارتِ شہید
 زمینِ طہنیتِ عمرت سے جو شرفِ تری
 دعا کا وقت ہے گھوڑے پہ نیکے بیٹھے ہیں
 ترا غضب بھی ہے رحمت کا رہنما بار
 پھرے میں ہنسلیوں اے کو دفن کر کے حسین
 خدانے ہی چہ نہیں طبع پاک ذوقِ سلیم
 ہو اسے دہریں کم ظرف پھول جاتے ہیں
 لے لے ہیں گودیں لیلے کے نامراد کا سپر
 رہے جہان میں انسان آن بان کیسا
 رخِ علیؑ نہ نظر لے نکیر و منکر ہے
 حدیث میں ہے کہ چالیس کتابیں اور
 وہ اس حدیث کی تصدیق دل دکریں
 لٹھیں ہوتا ہے چالیس کتابوں کا
 خدا دراز کرے عمرِ عیبِ مینوں کی
 نیند نے چاہا تو کوٹے سے چلے تم ثابت

قطعه

ہم اپنی آپ ہی فردِ حساب دیکھتے ہیں
 خیال جیسا ہو ویسا ہی خواب دیکھتے ہیں
 جودل سے روئے رسالت مآب دیکھتے ہیں
 ارے - جناب رسالت مآب دیکھتے ہیں
 لہجے میں ہم وہ رخ بو تراب دیکھتے ہیں
 نبی کے بچوں کا ہم اضطراب دیکھتے ہیں
 شب وصال میں ہم آفتاب دیکھتے ہیں
 تجھے فشا نہ دے بو تراب دیکھتے ہیں
 حبیبِ شیب میں سیرِ شباب دیکھتے ہیں
 کہ شمعِ برق سے روئے خواب دیکھتے ہیں
 نگاہِ ماس سے روئے رباب دیکھتے ہیں
 وہ جاگتے ہوئے مضمون کا خواب دیکھتے ہیں
 وہ کھ رہے ہیں جو سیرِ جناب دیکھتے ہیں
 حسینِ نزع میں حسنِ شباب دیکھتے ہیں
 کہ جو ہری جو ہیں موتی کی آب دیکھتے ہیں
 ابھی نہ بات کرو ہم کتاب دیکھتے ہیں
 جوادن میں بستے ہیں ویشخ و شاب دیکھتے ہیں
 جو روضہٴ خلف بو تراب دیکھتے ہیں
 چہل چراغ کی جباب تاب دیکھتے ہیں
 ہم اون کی وجہ سے راہِ صواب دیکھتے ہیں
 دو بارہ بار کہ بو تراب دیکھتے ہیں

سلام

فقط یاد روزی رساں لے گئے

جہاں سے نہ ہم فکر ناں لے گئے

جوڑ سے میں زائر کی موت آگئی
 ملے تڑکے کو کیا خوب خضر نصیب
 یہ ذرہ نواز سی یہ ہماں کی قدر
 نہ ابر مان کی حد نہ عصیاں کی
 سبب خدا کا مہتا سا یہ سعید
 کیا کون مجروح اس بزم سے
 سخن چیں بھی مضمون کے گل چیں ہو
 جو دیکھا کہ برعکس میں اہل بزم
 نہیں جذب لفت کا گیتی پہ نام
 وہ کیا ہو گیا مال اے ممنوع
 شکستہ سی اک قبر میں ہو مقیم
 نہ وہ عو ووشاں ہو نہ وہ تاج و تخت
 عمارت سنگیں جو بنوائی تہسبیں
 بنیں مسجدیں چار کوفے میں ہ
 کس اعزاز سے طبقہ کربلا
 پئے اہل حاجت ہے باب علوم
 صغیروں نے لی تاب نشو و نما
 ملے جوان نعمت سے تاروں کو لقل
 نہ سائل کو مجروح جانے سنا
 حقیقت میں تھے عقل کل چیریل
 غم شہ میں سینہ جو تھا داغ داغ
 رہ شام میں اشتران حرم
 شہادت کا شربت بھگا کتنا لذیذ

قطعہ نمبر ۱

قطعہ دوم

قطعہ سوم

قطعہ چہارم

بخت میں ملک استخوان لے گئے
 کہاں تھا کہاں سے کہاں لے گئے
 خود آکر امام زماں لے گئے
 یہ ہم سر پہ بار گراں لے گئے
 ہماں سے سعادت نشاں لے گئے
 ثواب بکا تہہ داں لے گئے
 زباں کا مزہ ہمزباں لے گئے
 ہم اپنا دل آئینہ سماں لے گئے
 زمیں کی نگشش آسماں لے گئے
 نہ تھوڑا نہ ہمرہ وہاں لے گئے
 درندے بہت ہڈیاں لے گئے
 نہ ہمراہ طبل و نشاں لے گئے
 نہ کیوں قبر میں وہ مکاں لے گئے
 لیں جب سر سرتہ وہاں لے گئے
 ملک درمیان جنناں لے گئے
 کہ جس در سے اوج آسماں لے گئے
 خرد پیر طاقت جواں لے گئے
 مہ و مہر بھی قرص ناں لے گئے
 عیاں بعض - بعض نہاں لے گئے
 کہ انکشر صنوفشاں لے گئے
 لحد میں یہ ہم سنداں لے گئے
 بہت تیرا بذا رساں لے گئے
 کہ جب کا مزہ بے زباں لے گئے

شہنشاہوں کے لاشوں پہ کہتے تھے شاہ
 جسے کہتے ہیں دل سرا پاہے درد
 وفادار ایسے نہوں گے زہریس
 یہ داد و ستاد خوب ہم سے کیا
 غلش خار کی ہکو تھی ناگوار
 زہے شان قدر سے براق رسول
 بس اب تو ہے اور میں فقط اے کھد
 فشاہ لحد سے یہ پہنچا لقب
 یہ عزت ہے تربت پہ کوئی نہیں
 پڑا ہکو شہر خموشاں سے کام
 نہ سنہمیں جو سجاد سے ضعف میں
 درخیمہ پر کھ رہی تہیں رباٹ
 صدائے بتوں آئی لے دل فگار
 عجب لفظ دل سوز ثابت کی ہے

قطعہ سیم

قطعہ ششم

قطعہ ہفتم

یہ گارو بہار جہاں لے گئے
 سب آرام آرام جاں لے گئے
 زمانے کی سب خوبیاں لے گئے
 کہ غم دیکے دل کی توں لے گئے
 چمن سے آگ آسیاں لے گئے
 جسے ہاتوں ہات آسماں لے گئے
 نکیرین بھی استحاں لے گئے
 کہ تشریف خواب گراں لے گئے
 جو اک تھے لب پر فغاں لے گئے
 سب اپنی چہ می گویاں لے گئے
 حضراتوں میں بیڑیاں لے گئے
 مرے دل کو مولا کہاں لے گئے
 جہاں کی تھی مٹی وہاں لے گئے
 جسے مانک کر سوز خواں لے گئے

سلام

وہ ہر صورت ہر رنگت میں باں ہی نہاں ہو کر
 حسین ابن علی نے جان جی جان جہاں ہو کر
 سقر سے غلہ میں آیا حرم کا یہاں ہو کر
 نہرے تو قیر سبطین سپر عینہ کو رضواں
 محمد کی سخاوت ہے بیان کر بلا سنئے
 لڑائی میں حسین بن مظاہر تیکے کہتے تھے
 شرف میں رض کعبہ سے ہو بیشک کر بلا اعلیٰ
 نہ کیونکر مادر اکبر کے دل پر عبر نازاں ہو

نظر میں رول میں رزون میں تو ان ہو کر
 خدا نے بخش دی ساری خلی بن ہو کر
 زچومت کہاں کھر کہاں پہنچا کہاں ہو کر
 بنا خیاط و خادم خازن باغ جہاں ہو کر
 رہ حق میں لٹایا اپنا گلشن باغبان ہو کر
 خدا کے فضل سے جنت میں جاتا ہوں ان ہو کر
 یہ طبقہ جائیگا خلد بریں میں آسماں ہو کر
 کہ تلواروں میں بھیجا احمد ثانی کو مال ہو کر

رہے پھر کیوں نہ جزو کلمہ و رکن اذان ہو کر
 اودھیا یا بارغم بار امامت ناواں ہو کر
 بچالیں گے میں دونخ سے خود حق کی مانگ کر
 مرے تار نفس و بچے پرے تھے کتھیمان ہو کر
 زبان خشک عدا کو دکھائی بے زباں ہو کر
 مگر ہر بے نظلوں کی آہوں کا دھواں ہو کر
 رہے دنیا میں بھی دونوں دو قابل یکساں ہو کر
 نہ کا فر بھی تو ایسے ظلم کرتے حکمراں ہو کر
 علی کا زور دکھلا سیکے یہ بچ جواں ہو کر
 نفس بھی صبرِ مہمنہ سے کلناؤ دھواں ہو کر
 گدا سنا گرو۔ خام بیفبت خواں پاسبان ہو کر
 حرآلمے قاتیل خجرو تیغ و سناں ہو کر
 کہ آتا ہے یہ مہاں خدا کا مہاں ہو کر
 لقب یہ شام میں عابد نے پایا ساراں ہو کر
 زمین سحر نے معراج پائی آسماں ہو کر

مسلم

تو جڑ جاتا ہے رتبہ عاشقو کا استحاں ہو کر
 کہ سوئے کہ بلالے زار و جانا یہاں ہو کر
 پھنسنے آفت میں دونوں بو شیف بے کار و دان ہو کر
 گئے پیش عید اللہ اسیر ریسماں ہو کر
 رہا کہ سال تک نہ انہیں بے نام و نشان ہو کر
 تو سے رہ گئے تھے جسم مشبہ استحاں ہو کر
 خدا کی یاد میں رہتے تھے ہر دم ثنا و ماں ہو کر

علی نام خدا نام خدا و نفس احمد ہے
 کہاں عابد سا کوئی بردبار و صاحبِ بہت
 ہماری جان اور ماں باپ صدمے آلِ حمپر
 جزا کہ لمقراض اجل کیا خوب گئے میں
 علی اصغر نے بھی مثل پدر تمام کی محبت
 ہوئے وہ کہ بلا میں ظلم کر دوں صاف اور جاتا
 علی و مصطفیٰ تھے ایک نوحی کے دو ٹکڑے
 نبی کی آل سے امت ہے جیسی یونانی کی
 علی اصغر کی صورت دیکھ کر ان میں کبھی تھی
 وہی شہرت ہو اپنے سوز غم کی عینک میں
 علی کی خدمت عالی میں جبریل امیں اے
 درجنت پہ شتاق زیارت تور و غلمان
 عجب کیا جو عادات اسکی اور دس زیادہ ہو
 شہتر سوا بھی تو ریت میں نام محمد ہے
 صدیاے نظم ثابت سے ستار چمکا اردو کا

قطعہ

ستم پہتے ہیں خاصان خدا جب شواہان ہو کر
 سبب میں نہاد تھی ہیں و قبریں بنیوں کی
 ہمارے صاحبو کا حد شہ بھی اک قیامت ہو
 چھو کر شکر شہیر سے کو فہ میں جانکے
 سزائے قید اس ظالم نے دی ان بیگنا ہونکو
 فقط دو بان چو کہ ساخواب ان کو ملتا تھا
 نمازیں رات بھر پڑھتے تھے روز و نگو کہتے تھے

سنا یا ایکن داروغہ محمد کی حالت اپنا
 کہا افسوس بچو تمھنے کے تم تو اسے ہو
 در زنداں کھلا ہے جس طرف چاہو نکل جاؤ
 نصیحت میری سن لشب میں چلنا نہ مچو چھپنا
 ہوئی مشکور اس کی سعی تھا مشکور نام اسکا
 خدا کا نام لیکر خانہ زنجیر سے نکلے
 زن حارث در خانہ یہ بیٹھی تھی مگر ششدر
 وہ بلوئی کو بچ نم کس طرف سے اس جگہ کے
 مہکتے ہیں درو دیوار تک تم میں وہ خوشبو
 اکہ ہر گہنچی اور چھوٹے نے کہا اماں
 پدر شلم ہیں اور ستاہ بجھ میں مانا جان اپنے
 ہمارے سر سے سایا اوٹھ گیا سبط پمیر کا
 انا میری رات میں بھرتے ہیں دھوکہ کرتے
 یہ سنا تھا کہ لیں سن نے بلا میں برہہ چوئی
 نفیس آپ و طعام انکو کھلا کر لائی حجرے میں
 ٹیک کر اسلحہ جب زہر مارا سنے کیا کہا نا
 قریب نصف شب ہفتہ ہفتہ او دم چو کا
 یہ بیٹوں کے تنفس کی سنی آواز سرکش نے
 جگا کر خواہے بے درونے نام و نسب پوچھا
 کہا چیکے سے ابراہیم میں ہوں یہ محمد ہیں
 پدر شلم و کیل و ناسب سبط پمیر تھے
 یہ کلہ سنے حارث نے طلب پوچھا اسقدر مانے
 زن حارث بچانے کے لئے دور بھی مئی گئی

د قایح ان کے سب سنا ہوا وہ ہر ماں ہو کر
 رہا میں آج تک غافل بہتہ را پاساں ہو کر
 بلا سے مجھ کو حاکم قتل کر دے بدگمان کر
 خزا وہ دن دکھائے ماں کو دیکھو شاہا ہو کر
 رہے شکر یہ میں تا دیر بچے تر زباں ہو کر
 درم او ضعف قابوں پر گرے دیر بائی کر
 قریب سکے پونچے دل طوائف خستہ تن ہو کر
 کہاں کا قصد ہے جاؤ گے لے پو کہاں ہو کر
 مگر ہاں زرد چہرے رہ گئے ہیں زعفران ہو کر
 بتائیں کیا نسب ورنام بے نام و نشان ہو کر
 تفاقہ کرتے ہیں قریب بھی جینکے پاسان ہو کر
 ذلیل و خوار کونے میں ہیں عالی خانہ لڑ کر
 میٹیم بے نواؤں نے کس و بے خانماں ہو کر
 گری قابوں پلائی گھر میں پنے شادمان ہو کر
 یہ سوئے تھے کہ آیا گھر میں رت سرگراں ہو کر
 بہت باتیں بنا کر سو گیا کچھ ہر گمان ہو کر
 غریبوں کو او دم موت آگئی خواب گراں ہو کر
 لیک کر آیا حجرے میں بلائے ناگہاں ہو کر
 لڑ کر رہ گئے سچا رہے بچے نیم جاں ہو کر
 بہتارے گھر میں چھپنے آئے ہیں خانمان ہو کر
 گئے جنت کو جو مقتول شہید و سناں ہو کر
 کہ جیس ہو گئے رضا زنا زل خوں چکان ہو کر
 کہا ہے ہے یہ بہانوں پر غصہ مزہباں ہو کر

شکر چیخ کر بولا کہ جیسی رہ سکر پیچھے
 تجسس میں نہیں کیوں پھر ہوا بجا جان بھر
 مرا گھوڑا بھی آخر مر گیا ان کے تعاقب میں
 سران کے نذر دیکر لوگ انکا ابل لغام جاگتے
 وہ بولی ہوش میں سدھ نہیں کچھ پی کے گئے
 یہ سید رومی یہ عہدہ یہ تعدی یہ تم ہے
 وہ گیسو جن میں لنگھی خواہر شبیر کرتی تھی
 یہ سننا تھا کہ تیغ اسکو لگانی بڑے ظالم نے
 بلکتی تھی تڑپتی تھی اودھروہ مومن ہے
 یہ تہوں کا بچا نوالا اب تھا کون اس گھر میں
 وہ ننھے ننھے بازو کس کے ہاندھو اس ٹکر نے
 قریب صبح کاذب نہر بر لایا انہیں کاذب
 شفقی کے پاس دھننے بائیں تھم عبد و پارسکے
 وہ دونوں پھینک کر تلوار کو دے پار جاتے
 وہ بولے قتل انکا کس طرح ہمکو گوارا ہو
 تیری فرمانبری میں مصیبت دیتی تھائی کی
 حمیت بھی جواب کی پاس بھی عورت کا لہزہ
 یہ سنکر خود نکالی میاں سے تلوار سرت نے
 کبھی کہتے تھے ہکو بیچ لے باز میں چلے
 کبھی کہتے تھے زناہ ہکو لے چل پاس جاگے
 تو کہتا ہے کہ درہم دو ہزار انعام پاؤں کا
 تجھے تھاں وز رہا تھا اے اپنی جان بچے
 ہمارے پچھنے پر جم کر او خستہ حالی پر

کہیں آفت میں پڑ جائے نہ تو بھی تمہا ہو کر
 خدا جانے نکلیجائے تھے یہ کس کہاں ہو کر
 ہوا ہنگام میں بھی گھر پر آیا نیم جاں ہو کر
 حقیقت میں ہیبت نفع ہوتا جو زیاں ہو کر
 اسے ظالم نہ وارفتہ ہوا تناسر گراں ہو کر
 ضربے نفع جو حاصل ہو یا مانگا زیاں ہو کر
 قیامت ہوا نہیں تو کھینچے یوں نامہر بان ہو کر
 ستر اور اپنے خون میں ہو گئی وہ نیم جاں ہو کر
 اودھر عہدہ سے نکلتا تھا نہیں کفر روان کر
 گرے آخر میں پردوں بے تاب تو ان کر
 رکھا استادہ انکو آپ بیٹھا پاس بان ہو کر
 دل آب و ان سے بھی اٹھا شعلہ پلوں کر
 دیا دونوں کو حکم قتل آخر تہیاں ہو کر
 کہا حاجت نے کی مجھ سے غا ارا حمان ہو کر
 ہمارے گھر جو آئیں طالب لب میں اداں ہو کر
 کریں صد پارہ ہم قرآن کو قرآن خوان کر
 نہ دنیا میں جسے انسان ننگت نڈاں ہو کر
 لڑ کر نہیں کرنے لگے وہ نیم جاں ہو کر
 کسی دل پر نہیں رہنے کے ہم بار لگان کر
 ہمارے خون سے دگنہ نہ شاید بہرائی کر
 اسی قیمت میں گاہک لینے لگوشادہاں ہو کر
 دگر نہ دیکھتے چھتائے کار سوائے جہاں ہو کر
 کہاں تک منتیں کرتے ہیں ہم ناتواں ہو کر

ہلاتا تھا سراسر انکار ہر اک بات پر مینکر
 خوشامد کے سخن سے سیفِ عصیہ تیز ہوتی تھی
 کہا بچوں نے پڑھنے دے نمازیں تو میں ظالم
 وہ بولا طعن سے پڑھ لو نمازیں خوب جی بھر کے
 پڑھیں دو رکعتیں حاجت کی اور دو فضیحتی
 شقی بولا نمازیں ہو چکیں ب موت آئی ہر
 لگا کی تیغ اسل نیا ز سے بیارہ وقائل نے
 اوجھر تو نچھے نچھے سر وہ اترے جسم لہریاں
 بدن تھے چو چور افسوس جہاں خیریں نکلی
 نہ ماں کے پاس پہنچے نہ مانوں کی زمارت کی
 بہا کے نچھے نچھے جسم بے سر آب جاری میں
 رکھے سر تو بڑے میں اور لیاد بار کارستہ
 اجازت لے کے پہنچا جب گھڑی دارالامارہ میں
 کہا اقبال و مال وجاہ کی ہر دم ترقی ہو
 درم اب دو ہزار انعام میں لو ایسے چھلو
 عبد اللہ نے دیکھے جو میں سترہ پاروں کے
 اٹھا کر سی سے مضطر ہے کچھ بیٹھا کچھ بیٹھا
 لے خود ہاتھ میں خور سے دیکھا جہاں لگا
 جھی تھی گرد اور ڈاؤر ڈے جو گھوٹھوے ابا لون
 وہ بیٹی جو کبھی ہوگی گل احمد طاوت میں
 ہوا دل خستہ جس نے دیکھے وہ ابرو بے پوستہ
 پیوٹوں پر دم آنکھیں کھلیں تھی تیری نظریں
 وہ پیرائے ہوئے ہونٹ اور چھلنی ہوئی نہیں

جواب تلخ بھی سنتے تھے وہ شیریں بان کر
 گرد دل رہ گیا تھا سینے میں سنگِ فسان کر
 کہ جاتے ہیں جہاں عازم بلغ جنباں ہو کر
 اگر تمکو بچاے یہ عبادت حرز جاں ہو کر
 کھے سب را زول مجود سے تسبیح خوان کر
 اٹھے معصوم قبلے کو جھکے شکل کہاں ہو کر
 لہو کی دھاریں اس پر لعن کو نکلی زبان کر
 ادھر دھڑکے ہے تون ریت کے اوپر طپان کر
 لباس زلیست انکے تن سے اتر اوجھیاں کر
 سب ارماں دل کے دل میں گریں سوزناں کر
 رہے پانی میں بھی الفت لاشے تو مان کر
 چلا شہطان گلیوں میں خلائق نہاں سو کر
 وہ نچھے نچھے دونوں سر نکالے شادمان کر
 ہوا ہوں حاضر دربار سہم کامراں ہو کر
 کہ لایا ہوں بہت مشکل سے یہ خستہ جان کر
 گریے دامن پہ اسکے اشک ٹھوس کو ان کر
 ہوا اور فتہ ماتم میں عار و خاندان ہو کر
 بہا جس دن کھلانے لگے غنچے خزاں ہو کر
 عنار اوٹھتا تھا اس سے دمبم عبد فشان کر
 نظر آتی تھی اُس دم خشک چوٹی عفران کر
 دل ناظر پہ برسائے تھے تیر عم کہاں ہو کر
 مرقع بنکئی تھیں عم کا عورت کا سماں کر
 زبان حال سے کہتی تھیں تو کیا کہے بال ہو کر

کسی کے شربت دیدار کے پیاسے تھے پیچھے
 جوان ابن زیاد جس کے دل پر عجب صدمہ
 اگر زندہ انہیں لاتا تو دونوں جانشین پارتا
 دل ادا کرتا ہے سینے میں کچھ باتیں سنا کی
 شقی بولامے گھر میں خود آئے تھے مقدر سے
 وہ اپنے قتل سے رہ رہ کے جھکومتی تھی
 لگائی تیغ اسکو پھر انہیں میں نہر پر لایا
 بچھے کیا ہاتھ آریگا ہمارے خون ناحق سے
 وہ بولے خیر کمونہ بیچ لے بازار میں چلکر
 نسب پناہ بتلا میں گے اسکو جو میں لے گا
 کہا میں نے نہیں منظور مجھکو بیچنا ہرگز
 تو بہتر ہے ہیں زندہ سی بے چل پاس علم کے
 ہماری بیگسی پر۔ پچھنے پر۔ رحم واجب ہے
 نہیں پیدا کیا ہے رحم میرے دل میں خالق نے
 تمہارا قتل میرے واسطے وجہ تقرب ہے
 یہ سنکر ہو گئے بے آس اپنی زندگانی سے
 کہا مرے ہی کی ٹھہری تو دم بچھم جاؤم لے
 نمازیں ہکو پڑھنے دے کہا میں نے پڑھو لھیا
 وہ گھبراہٹ وہ ننھے ننھے ہاتھوں کو خون کرنا
 وہ لرزہ جسم پر باریک وہ آواز چوں کی
 گلے وہ چھوٹے چھوٹے سوکھے سوکھے ان تینوں کے
 ہوا میں جاتی تھی آواز جیسے پھول کی خوشبو
 وزارت کے سارک رہ گئے ننھے فطرت سے

لب دریا گئے دنیا سے بھی تشنہ وہاں ہو کر
 کہا حارث سے دلگیر و طولی دونوں جواں ہو کر
 میں خوش ہوتا جو یہ تے اسیر لیاں ہو کر
 طے ہوئے کسی جنگل میں ٹھکانے تو ان ہو کر
 مری زوجہ نے ٹھہرایا تھا انکو مہرباں ہو کر
 پیٹ جاتی تھی وہاں سے ہر اک دم دریاں ہو کر
 کہا دونوں نے آخر ظالمین و اماں ہو کر
 کہا میں نے بہت انعام لو لگا شلو ماں ہو کر
 سبک نظروں میں تیری ہیں مکنے ہم گراں ہو کر
 رہیں گے کچھ دنوں دنیا میں بے نام و نشان ہو کر
 بہت کچھ سوچکر بولے یہ دنوں ایک باں ہو کر
 تعجب کیا۔ رہانی دے وہ ہم پر مہرباں ہو کر
 کہا اول طنز سے میں نے نہایت بدگماں ہو کر
 رہانی پاؤ گے اب داخل باغ جنباں ہو کر
 یہ سر جانیں گے بہرندہ حاکم ارغماں ہو کر
 اٹھا کر ننھے ننھے ہاتھ سر گرم فغاں ہو کر
 مؤذن کہتے ہیں تکیہ مصروف آذاں ہو کر
 اگر تمکو بچا دیں قتل سے تو بیذجاں ہو کر
 وہ تجھ سے سمت قبلہ پڑھنا گو ہر نشان ہو کر
 وہ اپنا قتل مجھو لے یا دحق میں حمد خواں ہو کر
 تروتازہ ہوئے ذکر خدا سے ترنباں ہو کر
 بسائے دشت و دریا گلخوں گل فشاں ہو کر
 درختوں پر طیور انگشت حیرت و وہاں ہو کر

کنارے پر ابھر کر آگئی تھیں پھیلیاں ساری
یہ عورت تھی گویا اس گھڑی معلوم ہوتا تھا
نمازیں ختم کیں جسم اوڑھے طار و رختوں سے
دعا کو پھراٹھا کھائے چھوٹے چھوٹے ہاتھ دونوں نے
کہا یا رب تو ہے سب حاکموں کا حاکم اعلیٰ
دعا میں شہر کیں امیدیں عمریں نامراد گئی
بہائے نہر میں لاشے لے آیا سر عزیوں کے
لہو پانی ہوا دریا کا ایک دن دونوں کے غم میں
کہا حاکم نے تو بھی کس قدر بے دردی حارث! ^۱
ضیافت کے عوض آفت عداوت بد دعوت کے
رفیقوں میں علیہ کے اک شخص نادر تھا
انارو تیغ کے گھاٹ اوس جگہ پر اس نگر کو
کیا اس نے اسی جا حارث کم ظرف کو بے سر
مگر آب و رواں تھا پاک و رنا پاک وہ ناری
گرفتہ شامت اعمال حارث صورت نادر
لیا خود خالق عادل نے بدلانکے قاتل سے
فنائی اللہ ہو کر زندہ جاوید ہو جانا
وفا اخلاص، الفت، بھان نزاری ہمت نڈا ^۲
حیات خضر بھی کیا شہی انکی موت کے آگے
اجل کا خضر کو کھٹکا لگا ہے ہر نفس پر
یہ قربانی ہے اسلامی یہ ہے تعلیم ربانی
سخاوت میں انہیں کی جلوہ خلق محمدؐ کے
تہتر کر بلا والے ہیں مصداق ان کھاسونکے

خوش الحامی اثر دہلائی تھی سحر البیاس ہو کر
کہ وہ باغ قیامت رہ گیا امینہ ساں ہو کر
سحر نکلی گریباں چاک ہرنگ کتاں ہو کر
گرے ریتی یہ اسودیدہ تر سے واں ہو کر
ہمارے باب میں انصاف فرما حکم لیں ہو کر
مری تیغ رواں نے قطع کیں رادواں ہو کر
تری خاطر کیا سب میں نے رسوا جہاں ہو کر
شفق چھوٹی فلک پر عکس خونِ عثمان کر
بہت سا بچو انعام اس دم شادماں ہو کر
ترے گھر کے تھے بچے اجل کے وہاں ہو کر
یہ حکم نادر سی اسکو دیا کف و رداں ہو کر
کے جس گھاٹ پر بچے جہاں لے مان کر
اسی صورت گریباں میں لاشہ خون لگی کر
اچھا لاموج نے نصیب تھیں کف و رداں ہو کر
یہی کہتے تھے کونے میں ہم روجاں ہو کر
گیا دوزخ میں ناسادا اور رسوا جہاں ہو کر
شہیدوں نے سکھایا کشتہ تیغ و سنان کر
جہاں میں پھیلی انکا ذکر بھی نکلا جہاں ہو کر
بہار گلشن جنت سے یہ گل خزاں ہو کر
اور انکو موت آئی بچات جاویدان ہو کر
نشان بے نشان بتلا کے خود بے نشان ہو کر
دیاد دشمن کو راہ دست میں مرشادمان کر
تہتر فرقہ انکے مدح خواں ہیں یک باں ہو کر

انہیں خاصا ان حق میں یہ بچے تھے ہی خوب
 نہیں تشریح لیکن جو تارے ظاہر قرینہ ہے
 نہ مشرخی نہ شربت کے بھی قائل سے سو سال
 یہ سب غیرت حسین ابن علی کی تھی بیٹوں میں
 مسلمانوں انہیں کی پیروی تم سب کو لازم ہے
 نمازوں پر متخوار اور پھر دعویٰ و بیداری
 سلام اسکو کہہ گا کون ثابت مرتبہ یہ

اسی ہمت سے کہ وہ علم اٹھائے نا توں ہو کر
 گئے کہ مثل حسین اس دہر سے تشنہ دہاں ہو کر
 زبان حال سے کہتی ہے غیرت مع خزان کر
 شجاعت بھی ذہنی دینا کو دکھلاتے جوان کر
 درست اخلاق اپنے کر لو مقبول جہاں کر
 نہ کیوں اسلام رہ جائے حیف و نا توں ہو کر
 خدا چاہے تو رہ جائے گا مقبول جہاں کر

قصیدہ ولادت جناب امیر

ہر باغ ہے پھولا پھلا ہر باغبان ہر شاہداں
 آئی رجب کی تیر ہویں دیکھ اے لہ نہ دلوں
 گلشن میں پھل برقعہ گل میں پھولوں پھل نہیں گلوں
 نسریں ہنسن رنگس حنا گلنار سوسن نلوں
 کلیاں بھی کھل کر ہستی میں نکلتے گلگیاں ہی ہیں
 پھولوں میں جیتے رنگ میں سب رول پھول
 گلے کے وہ شفاف بہ چین پر چھلتی ہے نظر
 طاووس لبلبل فاخترہ سرخاں ہریں کو کھلا
 بادل برابر بچھائے میں نکل سماں بھی لائے میں
 فکلیں یہ رنگارنگ میں فو لو گر آفرنگ ہیں
 کروسیان عرش میں حیرت سے یہ پوگفتاں
 گذرے ہیں پورے تین سال آتش چیکہا ہتا
 کہے پہرے چھایا ہوا نور خدا نام خدا
 کیوں فرش سے میں عرش تک ماں و روئے

مستانہ چلتی ہیں ہوا میں جو جھومتی ہیں ڈالیاں
 کہہ رہا لہا میں جس نے دکھلا اسماں
 قدرت خدا کی حارسو پو آشکارا و نہاں
 سب اپنے اپنے رنگ میں رہے میں مثل حضور
 خوشبوں کو می سستی میں ہر گاہ سے منہ نشاں
 خوشبو گلوں میں و اگر انکی میں لکڑی لہ لیاں
 ہیں چاندنی کے پھول سے بڑھ کر صفا خفا
 سب اپنے اپنے رنگ کی پہنے ہوئے میں رویاں
 بو برون بار ہی کا سماں رہ رہ کے دکھتا ہ وہاں
 اب عکس لینے کے لئے کھلا فلک پر ککشاں
 چمکاتا رہ خاک کا پھولا پھولا باغ جہاں
 جس رات میں پیا اٹھو تھے تاجدار مرسلان
 مویان نہریں میں نہاں فاران کی چوٹیاں
 تعمیر ابراہیم پر کیوں آج ہی جو مہراں

مطلع دو

مَنْ لَطِيفٌ لَمْ يُزَلْ لَطْفٌ بِنَا فَمَا نَزَلَ
دل مومنوں کے شاد رکھنے بخاندانِ باد رکھ

أَنْتَ الْقَوِيُّ بِنَجْمِ مَنْ شَرَّ أَنْبَاءِ الزَّمَانِ
اس بانیِ مصلحت کو دے ہر آفت و شر سے ماں

قصیدہ در تہنیت عمید غدیر

کہاں ہے ساتی گلگام ساقیوں کا میر
ہوا اے سرو سے دل سرو ہو گیا ساتی
یہ صحنِ بلخ یہ عمید غدیر یہ برسات
وہ دے شراب کہ جس سے ہوا عقل مشور
پلا شراب پلا۔ قرصِ دام ہے ساتی
بتادوں نام بھی آقا کا اپنے کیا تجھ کو
وہی علیؑ کہ جو سو کر بنی کے بستری پر
علیؑ امام من است و منعم عن سلام علیؑ
وہی علیؑ کہ جو ہوا آج جانشین رسول
سُنادوں قصۂ خم خانہٴ غدیرِ رخ
پڑہوں وہ مطلع انور کہ دل منور ہو
لبالب آبِ مصفا سے اس طرح ہے غدیر ^{مطلع}
سہم جو تھی ہیں بوجہیں تو یہ اشارہ ہے
گھسنے گھسنے وہ ببول اور زرد دروہ پھول
کہیں پہاڑ کہیں غار ارد گردِ عیال
بنا حکمِ پیغمبر کجا دُوں کا مہنر
مدینہ دین و مسر و شام کے وہ لوگ
کسی کو نگر معاش اور کسی کو خوفِ محاد
کوئی یہ کہتا ہے یہ لویہ دو پہریہ دو پو پ

جگر کے زخم کے بھرنے کی جلد کر تدا میر
پلا شراب برستاب دیکھ ابرِ مطیر
ہر ایک تختہٴ گل ہے نظر میں خلدِ نظیر
وہ دے شراب چو مشہور ہے شرابِ غدیر
ادا کرے گا کہ آقا ہے میرا گل کا امیر
علیؑ یہاں کا خبر گیر اور خیر گیر
ہوا حکمِ خدا جانشین و خویشِ وزیر
ہزار جان گرامی فدائے نامِ امیر
کہ یادگار ہے جس کا یہ جشنِ عمید غدیر
دکھا دول احمد و حمید رہ کی ایک حالتِ تصویر
وہ قلبِ جہیں کہ ہے الفت جنابِ امیر
کہ جیسے نور سے معمور آفتابِ میر
کہ آج دل سے طوس ہے یہ روزِ عمید غدیر
کہ جس کے سایہ میں ہوشاد بیٹھ کر رہیں
زمیں جہاں کے نشیب و فراز کی تصویر
اور اس کے گرد ہوا مجمعِ صیغیر و کبیر
جد اہر ایک کا بلوس و لہجہ و لغتِ پیر
کسی کو دولت دنیا کی حرص نہوا سنگیر
پھنسنے ہم آج کہاں کے صورتِ بخییر

کوئی مطیع الہی ہے خرم و شاداریں
 طلوع مہر سے یہ سبے مراد مومن کی
 وہ لوگ جمع تھے سب ایک لاکھ بیس ہزار
 خدا کی حمد و ستائش سے جب ہوئے فارغ
 سفر قریب ہے اس عالم فنا سے ہر
 میں چھوڑے جاتا ہوں تم میں جگمگ حق تعالیٰ
 تسکین سے جو رکھا نہو گے تم گمراہ
 طینتے آگے یہ مجھ سے کنارہ کو تر پر
 تمہارے نفسوں سے اولیٰ انہیں میں کیا بول
 ہوا تھا جبکہ اَللّٰهُ بَرَّ بَلْکُمْ کا سوال
 خدا کی طرح پیغمبر نے بھی لیا اقرار
 ادا کھایا ہاتھ جو بخلوں میں یکے جسد کو
 کیا بلند یہاں تک علیؑ کو آقائے جا
 کہا بنورا نہیں دیکھ لو علیؑ ہیں علیؑ
 علیؑ بھی اس کا ہے مولا میں جس کا مولا ہوں
 علیؑ کا ہو جو عدو اس سے تو عدوت رکھ
 مرد کر اس کی علیؑ کی مرد کرے جو شخص
 و عا کا وقت ہے حصنا بھی کہیں آئین
 عبت ہر معنی مولا میں ناصحا حجت
 مناسبت ہے پیغمبر کو جو کہ امت سے
 من آنچه شرط بلاغ است با تو میگویم
 عنان اشہب خامہ کو روک لے ثابت

کہ اب طلوع ہوا چاہتا ہے مہر منیر
 کہ عنقریب سین کے رسولؐ کی تقریر
 گئے کجاؤوں کے منبر پہ جب بشیر و نذیر
 تو یوں سمجھوں سے مخاطب ہو رسولؐ قریب
 یہ حج تھا آخری حج میرا لے کر وہ کثیر
 وہ ایک مصحفِ حق ایک عترتِ لطیف
 بہم رہیں گے ہمیشہ یہ تابروزِ عسیر
 یہ کہہ کے آپ نے فرمائی اس طرح تقریر
 بلے سمجھوں نے کہا بے تامل و تاخیر
 بلی خدا سے بھی کہہ آیا تھا یہ حجِ مخفی
 مگر یہ بہرِ خلافتِ بلا کی تھی تقریر
 عیاں ہوئی بغلِ پاک صاف کی تنویر
 کہ زیب و زینتِ منبر ہوئے جنابِ امیر
 انہیں کے باب میں آیا ہے آج حکمِ قریب
 علیؑ کے دوست کو رکھو دست لے علمِ خیر
 نخل کرا سکو علیؑ کو چھوڑ دے جو بے پیر
 دعایہ مانگ کے منبر سے اترے شاہِ وزیر
 اور اس کے ساتھ ہی صلِ علیؑ مع کبیر
 رسولؐ پاک کی تو صاف صاف بخلِ قریب
 وہی علیؑ کو بعینہ ہے نسبت لے تحریک
 تو خواہ از ستمِ سبند خواہ رخ بگر
 کہ دشمنانِ علیؑ ہو چکے ذلیل و حقیر

قصیدہ بلخ مزار اقدس حضرت شہید ثالثؒ

ظاک مرقد نور ہے یہ قبر نور اللہ ہے
 کیا مکان ہے کیا خضابے کیا وقار جہا ہے
 آؤ دیکھو نور حق کی یہ تجلی گاہ ہے
 کہہ یا خاک لحد ہے دل ہمارا گاہ ہے
 سورہ الحمد وہ ہے اور یہ بسم اللہ ہے
 قبر کا تعویذ گویا لعنہ حبیب اللہ ہے
 کعبہ مقصود یہ درگاہ عالی جاہ ہے
 بختے والا ثواب و اجر کا اللہ ہے
 یہ عقیدہ اوس کا ہے جو مدحت آگاہ ہے
 جسکے رہبر صادق و کاظم نہیں یہ درہا ہے
 کالے کوسوں دور اس ظلمت کدہ کی گاہ ہے
 واسے غربت کوئی بھی اپنا نہیں ہمراہ ہے
 خون کا سید کے پیاسا فرقہ گمراہ ہے
 عہد اکبر ہو چکا اب دور غافل شاہ ہے
 شکوہ ہندوستان میں لب پہ اکثر آہ ہے
 کھائے گی آخر کلیجا میرا دل آگاہ ہے
 جسکو دنیا کہتے ہیں دراصل عبرت گاہ ہے
 وہ دیانت کی رعیت جس سے کل گاہ ہے
 ارت شہید پانی گستاخ و عروجاہ ہے
 پھر اندھیری رات ہر دنیا بھی ظلمت گاہ ہے
 عدل اس کا نام ہے ایمان کی یہ راہ ہے

کیا مزار فائز الانوار کیا درگاہ ہے
 دیکھ کر قبریں ہمیں یاد آگیا دار السلام
 حضرت موسیٰ کہاں جاتے ہو کوہ طور پر
 کہنچتا ہے اسکی طرف کچھ خود خود شیخو گول
 کہ بلا کے جا بنو اے پہلے آجا اس جگہ
 اس جگہ پہنچا جو من جو شایمانہ گیا
 دل سے کی جس نے وعدا دل کی مرادیں لکھیں
 کہ بلا جانا نہیں ممکن تو آجا اس جگہ
 اوس زیارت کا بدل ہوگی یہاں کی حاجتیں
 اس عقیدے پر امانو کی جید نہیں ہیں گواہ
 اگر وہ دیکھو کہاں ہے اور کس جاشو شتر
 بہر تلقین و ہدایت آئے اتنی دور سے
 رہنمائی کا عوض دنیا میں کیا ہو رہنی؟
 بڑھ گئی ہونہوں تک لین دوری ظلم کی
 یاد آتے ہیں بہت اہل و عیال ہموطن
 کہتے ہیں میرے لئے ہند جگر خوارہ کی ہند
 ایک دن حضرت کی زمین گونی پوری ہو گئی
 چند روزہ کی حکومت عدل و انصاف
 دو دھ کا دو دھ اور پانی کا کیا پانی سدا
 یہ حکومت چاروں کی چاندنی ہے یہ واقعی
 خود نہ رشوت لی اور نہ لینے دی کسی تخت کو

خون کے پیاسے اسی باعث تھے کہ اکتھیر
گو نہیں معصوم لیکن پاک طینت ہے ضرور
بھوکے پیاسے کر لادے تو افضل ماس کو میں
شیر و شیریں اول زائبر کے میں یہ اول کا دل
لاکھ کا فرد سے کارہ ہوں ہمیں وہ نہیں
دیکھ غافل انقلاب و ہر چشم غور سے
ریت کے ذرے چمکتے ہیں تو ہوتا خیال
دیکھ تو مظلوم سید نائب حجت کی قبر
پست باطل ہوتا ہے انجام میں حق سر بلند
غم نہیں کرتا جہاں گیر شکر کا کوئی
شیخ نیرم میں کو جاہل نے بچھا یاہ آہ
کیوں فلک اس پھول سے فن پر بودہ نظر
اب میں سمجھا تھے جو نسل سید سجاد سے
تین دن تک لاش کے کفن و دفن میں ہیں
غیر مائیں یا مائیں ماننے میں اہل حق
ان کو صدیقہ نے فرمایا ہے اپنا لخت ل
اللہ اللہ کیا تجربے عیاں تصنیف سے
لکھنے کے تر دید نو اصب کرد باحقان حق
اہل باطن کو مجالس لکھ کے زندہ کر گئے
اک ہزار اویس سہ سہ ہجرت میں سال دفات
قاضی حق سے ہوا سال شہادت آنکار
ان کے صدقے میں خدانے کی عاریت چو
لکھنو کوٹے سے جاتا تو آتا ہے یہاں

بس یہی وجہ شہادت آپ کی واللہ ہے
ساتھ ہے اللہ جس کے یہ نور اللہ ہے
اور باقی سب ٹیپہ دل کا یہ شاہنشاہ ہے
قلب بوہن میں ولا ہے دل سے اول کو راہ
بچھ نہیں سکتا بچھانے سے یہ نور اللہ ہے
اب جہاں گیر ان کا قاتل ہے نہ اوس کا جاہ ہے
خاک میں سب مل گیا وہ خیمہ و خرگاہ ہے
مہبط رحمت سر پایا نور کی درگاہ ہے
حق علی کے ساتھ ہے حق کے علی ہر جاہ
ان کے مرنے کا جہاں کو صدر کجہاں گاہ
شیخ کبھی شیخ جو دراصل نور اللہ ہے
بے وفا کچھ تو بتایا کیسی رسم و راہ ہے
ارث انکی دے کھانا فی سبیل اللہ ہے
غالباً یہ ورتہ شہید عالمی جاہ ہے
خون سید خون فرزند رسول اللہ ہے
قادر و جبرت کر جو پہلو میں دل آگاہ ہے
جس سمندر کا کنارہ ہے نہ جبکہ تمام ہے
ایک عالم پر یہ روشن مثل مہر و ماہ ہے
جو میں ظاہر میں یہاں دلی نظر کو تاہ ہے
اگرہ مشہد ہے اور شہر ولادت گاہ ہے
مختصر یہ نظم ثابت حسبہ للہ ہے
کیا تو سل کیا تصرف کیا حشم کیا جاہ ہے
اس سو یہ ثابت و ثابت نبیہ درگاہ ہے

تضییع جنل حسان الہند محمود اختر تو اب محمد رضوان علی صاحب ضوان

مراد آبادی مرحوم۔ کہ کتاب لے از محسنات شعر مرتب کردہ حصن ظفر ۱۳۲۸

نامش فرمودہ ارادہ طبعش داشتہ معلوم نیست کہ کتاب کور بقالب

طبع درآمدیانیہ۔ این قصیدہ بخدمت شان فرستادہ بودم

فخمس نعتیہ

ز قید غم کس آزاد یار رسول اللہ
توئی جو اد توئی را دیا رسول اللہ

نہست ز اجلہ نے زاد سفر یار رسول اللہ
دلہ کند ز تو فریاد یار رسول اللہ

بستغیث بدہ دا دیا رسول اللہ

کنم کوئے تو فریاد یار رسول اللہ
دلہ بلطف مکن شاد یار رسول اللہ

کہ رنگ بر سرم افتاد یار رسول اللہ
عد دست بر سر سید یار رسول اللہ

بیایا پیے اما دیا رسول اللہ

مثال آئینہ حیرانمے شہ خوشخو
کہ باز زوجفا باخت چرخ عہدہ جو

نہادہ ام بر سر نشویش بر سر زانو
بسوخت آتش ہجرت چننا کہ در پہلو

کباب دل شدہ فریاد یار رسول اللہ

نبات چند نشا طست در نگاہم ز ہر
بیاد مرقدہ والات جنگل ست این شہر

خارم از ہمہ خویشاں چوب آب نہ ز نہر
بخت جوئے تو آوارہ ام لگشن دہر

برنگ گہت بریاد یار رسول اللہ

ز دست بروخاں رنگ بوستاں شکست
فتاد بر سر گشتی دُ باد باں بشکست

چہ تیراہ کند کا بچوں کساں بشکست
دلہ یہ پہلوئے من جور آسماں بشکست

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ز دست دوست نہ راحت نہ از عدد دارم
مدام بر سر سید او چرخ نیلی قام
بچار دم چه کنم باد که گویم این پیغام
نہ بچو من پسریے زاد ما در ایام

حزین و مصطفیٰ و ناسا و یارسول اللہ

ز دل لقاے من اعدانہ آشنا خواہند
جفا کنند و ز مظلوم خود وفا خواہند
اگر غلط نگنم از غرض ہوا خواہند
منم شکستہ پیرو در قفس مرا خواہند

چہ باغبان و چہ جمعیاد یارسول اللہ

دلم با تش بہرت کہ دانہ اسپند
ز دو آہ بگروں دوں رساند کند
جہاں بگشتم و دیدم ہزار پشت و بلند
بشوق گلشن کوئی تو ناکش تا چند

دل جو بلبل ناسا و یارسول اللہ

بیاد و عنہ رشک بہشت و مطلع نور
ندوق میوہ بہجت نہ شوق و صلت حجر
قریب ز دم و از نظر لطف ہر دور
مرا کہ بلبلم از گلشن حرم ہجور
ز دام غم مکن آزاد یارسول اللہ

خوشتر واق و زبے سخن و جہا تر بہت
نسۃ است بیاب السلام ہم بہرکت
ہزار جہاں من و بلکہ جملہ امت
فدکے نقش و نگار ضریح در گاہت

بہار گلشن ایجاد یارسول اللہ

بغیر ہم تو قریب قلب دل گیراں
ز دست رو سیرہ صحر است گلشن ایراں
کنوں حدیقہ نورست گلشن نیراں
منو خانہ دل ہجر تو چناں و ایراں

سنوزشت نہ آباد یارسول اللہ

سلام بر شہدا و تمام احباب
صلوٰۃ بر سہلہ جہاد و جلا عقاب
رسد روز حق بہر ما در و با بت
بذات اقدس و بر نیک ل و صحاب

مدام رحمت حق با یارسول اللہ

اگر چہ بہت بدمرح تو بہر حساں
مگر بدہر سپر سے کسے . بجز حواں

مثال ثابت مغموم درشت و بھیدار
بد بندر خانہ بدوش مست کو بکور ضنواں

بکونی خویش کبں یاد یار رسول لستہ

مخمس غزل آتش

بولا عمر سے حریر ہے کارخانہ کیا
رکھے گا بند شاہ پہ تو آب و دانہ کیا

بجھا ہے اپنی عمر حیات زمانہ کیا؟
سن تو سہی جہاں میں ہو تیرا فسانہ کیا

کہتی ہے بھگوا خلق خوار غائب کیا

اوس نے ویا جواب کہ شبیر میں نہ مال
اون کا ویا جو سنا تو پچھتاے گا کمال

حرکتے کہا کہ کبتا ہے کیا اون زبوں حصال
طبل و علم ہے پاس ہمارے ملک مال

میسے خلاف ہو کے کریگا زمانہ کیا؟

دولت و مال ہوتی آخر کو تیا تلف
تھو کر کہیں لگاتے ہیں یاد میں ذی سرف

لستے ہی دیکھا ہے تو نسیم کو طرف
زیر زیں سے آتا ہو جو گل سوز و کف

تیاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا

فوجیں ہیں سدا راہ تو کیا خوف اضطار
جنت ہے بزم بادشاہ آسماں و قار

جاتا ہوں اب میں مع فرزند گلخندار
اور تے میں شوق راحت منزل راہوار

مہرینر کسکو کہتے ہیں اور تازیا نک کیا

دل کہ رہا ہے شاہ کے قدر و چاں زکی
مرنے ہی کی تھہر گئی اب تو جو ہو سو ہو

وہ کیا ڈوسے اہل کا ہوا امید و رجو
آئی کس طرح سے مر ہی تھیں کس کو

دیکھوں تو موت ڈھونڈا ہے کی ہیا کیا

اس لشکر کثیر سے کیا جنگو بیم و باک
ہوں طالب عروج شہادت میں دناک

سورج ہر صفاقت سبط رسول پاک
زینہ صبا کا ڈھونڈا ہے سو اپنی مشت خاک

ہاں کبند شاہ کا ہوا استانہ کیا؟

بولا عمر سے شمر شتی اتے ہی قریب
میں سن چکا ہوں راستے حال اسکا عجیب

پھندے میں پیسے اپنے اے گا ہا نصیب
صیاد۔ اسیر دام رگ گل ہے عذیب
دکھلا رہا بچھپکے سے اے اے دنیا

لگا کر احر کہ بھرنہ دم سرد مدھی
واقعہ ہوں میں تو مگر میں ہر فرد مدھی
دشمن ہر میرا تو۔ نہیں بہر مدھی
ہوتا ہر زرد سنبکے جو نامر مدھی
رستم کی داستان ہر ہمارا فسانہ کیا

شیروں کے انگلیں چار تو گرا و فاشخار
ہنسنے ہوں دل زہرہ پینہ ڈہرہ ہونہ خاطر
کیا دیکھتا ہر کچھ گلو گنگھیوں سے بارہ
ترتجیحی نظر سے طار دل ہو چکا شمار
جب تیر کج پڑ گیا اور یگانہ کیا

پیا سے تڑپے ہر ہر پیر کے جہیں
تم کیسے کلمہ گو ہو کہ مطلق اثر نہیں
صد مہ ہے اونکی روح کو جنلو ہر در زیں
بتیاب ہر کمال ہمارا دل خریں
بہاں سر اے حکم کا ہو روانہ کیا

ہو کر شہید یا و نگاہر فک سے فراغ
تازہ ہر اس خیال سے اسدم دل و باغ
رضواں وہ ہر وہ خلد وہ تسنیم کا باغ
صیاد گلخندار دکھاتا ہر سیر باغ
بلبل نفس میں یاد کرے آہ دانہ کیا

ایمنہ ہو کہ آہ ہو یا مردم نظر
بیدار ہو کہ خواب کے عالم میں تو بشر
مرقد ہو یا کہ حشر کا میاں پر خطر
چار و اطرف سے صورت جیہر ہو جو ہر
دل صاف ہوتا تو جو ایمنہ خانہ کیا

عابد کا صاحب کہتا تھا لے دل نہ بولوں
پیش نظر ہے کو شر و جنت کا عرض طول
تو لوں میں خار و شہ بھی فردوس ہو گول
جو رخ راہ دوست میں ہوں کیے قبول
زنجیر کیا ہر طوق ہر کیا نازیانہ کیا

عشق بنی و آل بنی کے معانی
ہیں بجا بجا کلام میں تیرے چھپے ہوئے
ثابت او اشناس ہو کہتا ہے اس لئے
یوں مدھی حسد سے بندے و اولوندے
آتش غول۔ نے ہی عاشقانہ کیا

تاریخی نام نعت رسول ممتاز

جب کہ پیدا ہوا وہ مرجع حاجت طلبی
 بولی یوں روح خلیل اے قرشی مطہری
 دست بوسی سے مشرف ہوا ہر ایک نبی
 مرجع سید مکی مدنی العری
 دل و جان بلفائدیت پر عجب خوش بقی

روح النور کی صفائی کا عجب ہے عالم
 دم بخود آئینہ ہوسا منے اے جس دم
 جس پہ قربان دل و جان سے ہوسا عالم
 من بیدل بجمال تو عجب حیرا غم
 اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

خوش نما خلعت لولا کہ خدا نے بخشا
 باعث خلقت عالم ہے تو اے صل علی
 تونہ ہوتا تو نہ کچھ ہوتا بجز ذات خدا
 نسبت نیست بذات تو نبی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی
 خاتمہ تجھ پر فصاحت کا ہے یا خیرا نام
 پھول جھڑنے لگے جس وقت کیا منہ کلام
 کیا اثر پھیلا ہے شیریں سخنی کا یہ تمام
 نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز دام

زاں شدہ شہرہ آفاق بشریں رطبی
 حق نے آدم سے بھی پہلے کیا پیدا تر انور
 نام نامی صحیف سابقہ میں ہے مسطور
 ترے اوصاف سے سموزیں تو یرت و زبور
 ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظہور

زاں سبب آہ قرآن بزبان عربی
 جذبہ صل علی قرب رسول لولا کہ
 مرتبہ تیرا بیان کس سے ہواے سید پاک
 کھانا موسیٰ سے بھی اللہ کا اس درجہ پاک
 شب حوران عروج تو زشت از افلاک

بقا میکر سیدی نہ رسد بیچ نبی
 نور حق سے تری خلقت پر یہ ہے اوس کا اثر
 نظر مہر ہو چکنو پہ تو ہو ر شک تفر
 عرض کرتا ہے یہ ثابت بھی کہ یا خیر بشر
 چشم رحمت بکشا کے سوئے سن انداز نظر
 اے قرشی لقب و ہاشمی و مطہری

حشر میں ہے گنہگار کہیں گے ایشاہ
حدت مہر جہاں تاب سے عاصی ہیں
حشر میں ہمیں اس درجہ کئے بنے گناہ
عاصیا نغمہ زما خوبی اعمال نچوہ
سوئے ماروئے شفاعت کن زبیبی

کیا کہوں روضہ پر نور کا وجہ و اعجاز
زاروں کو نظر آتے ہیں سرا سراجاز
بہر مردن بھی در فیض سخاوت ہے باز
برور فیض تو استادہ لصابہ عجز و نیاز
زنگی و رومی و ہندی مینی و حسلبی

بار فردوس میں جب پہن گے سب پرگت
لب کو شہ کٹر ہے ہو گئے شہ عالی ذات
انبیاء باتوں کو پھیلا کے کہیں گے کہ بات
ماہر شہ لبانیم و تونی ام حیات
لطف فرما کے زحد میگز دو تہنہ لبی

سگ دنیا ہے مرانفس شتی و اظلم
سگ رڑتے میں ہوئے حرم سے نہیں کم
پھر یہ ناپاک کہاں اور کہاں ہوئے حرم
نسبت خود لبگت کروم و بس منعلم
زبانکہ نسبت لبگ کوئے تو شد بے ادبی

ساری دنیا کے زبردست میں سے مغلوب
یترا مداح ہے ثابت تو خدا کا محبوب
جو کہ قدسی کلبہ مقصد وہی اسکا مطلوب
یا طیب الفقرا انت شفاء القلوب
آمارہ پیش تو قدسی ہے درماں طلبی

نام تارنجی خمس ہذا معراج نظم

شب معراج گئے خلد کے در پر جو بنی
شب معراج گئے خلد کے در پر جو بنی
جبذا عاشق رب طالب حق مطلبی
مہر جہاں سیدہ کی مدنی العربی

دل و جان باذوقیت چہ عجیب شبقی
خیر مقدم کی صداوتی ہتھیں جو رہیں بہیم
پہنچے فردوس میں حضرت تو عجب تھا عالم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
ہر کوئی کہتی تھی اے مہر منیر عالم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدیں بوالعجبی

تیری عورت بڑی پیش خدا لے مولا
ترک اولیٰ کو اوسی وقت خدا لے بخشا

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

شاہد عدل ہے لولا کہ یا خیرا نام
بار بار آتا ہے بلبل کی زباں پر یہ کلام

ذات اقدس سے ہر اس گلشن عالم کا قیام
نخلستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

ز اں شدہ شہرہ آفاق بشیریں رطبی

بر زباں پر تجھے اللہ نے بخشا متسا عبور

عربوں کو تھا مگر اپنی نصاحت پر خودر
ذات پاک تو دریں ملک عرب کو منظور

ز اں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

نظر مہر جو کی تو نے وقت گل گشت

بھردیا سونے سے خورشید جہاں دکلاشت

عقل طے کرنے سکے طے کو ز وقت وہ دشت

شب مزاج عروج تو ز افلاک گزشت

بمقامیکہ رسیدی ز وہ بیچ نبیؐ

سب اسٹھا ہوا جب چرخ چہارم پہ گزر

عرض کی لے شہ کو زمین و حبیب داور

لے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

چشمہ فیض و کرم ہے شدہ ابراہیمی ذات

خضر و الیاس و یسحا کی صدا ہر دن رات

لطف فرما کہ ز حدیسیگزد تشنہ لبی

سگ نیامیں مردن اضملیس ہوسن کی بہم

رات دن ہے یہی تشویش یہی رنج و اہم

اور سگ نفس ہے سکار و شریر و اظلم

نسبت خود لبگت کردم و بس منفعلم

ز انکہ نسبت لبگ کوئی تو شد بے ادبی

ز اہدوں کو تو مکان غلام میں بخشگا الہ

ہم گنہگاروں کا حال ہر دشت سے تباہ

چشم رحمت سے او صر بھی رہے ہوجا نگاہ

عاصیا نیم ز ما خو بنی اعمال نخواہ

سوئے ماروئے شفاعت کن از بے بسی

اللہ اللہ ہے عجیب روضہ نشہ کا اعزاز
 در اقدس ہے فرشتوں کے لہجے نماز
 کچھ فرشتوں ہی یہ سو وقت نہیں بندہ نواز
 برو فیض تو استادہ لصد عجز و نیاز

زرنگی و ہندی و طلوسی و مینی و حلی

ایک ہی قدرتی و ثابت کا ہے شاہِ مطلوب
 مرض الموت سے بدر میں مرصداً نوب
 ان عوارض کو کہیں منع عطا ہو وہ خوب
 یا طبیب الفقرا انت شفاؤ البلوب

آمدہ پیش تو قدرتی ہے درماںِ طلبی

نام تاریخی محسن بن اسراج غم حال امام حسین

جب کہ خمیس سے برا مہوا فرزندِ نبی
 رفت ہو گئے حاضر پئے رخصتِ طلبی
 ہر کوئی کہتا تھا لے طالبِ ربِ طلبی
 مر جا سید کی مدنی العریبی

دل و جان باد فدائیت پر عجب شقی

معرض کرتے تھے صیب ابن مظاہر بروم
 جسم ہے سارا جہلم اور تور دے عالم
 پھر تے ہیں نکھوں میں اس وقت ہی اکرم
 من بیدل بجال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چه جمال مست بدیں بو العجبی

خروج آ یا سوئے شد باند یکے مرنے پر کم
 بھائی ایک ساتھ اور ایک غلام ایک پسر
 پیچی انکھیں کئے کہتا تھا یہی ستر ما کر
 چشم رحمت بکشاسوئے من انداز نظر

لے فرشتی لقب و ہاشمی و مطلبی

خبر کے بھائی نے کی عرض کہ اے شاہِ نشاہ
 ہم گنہگارِ معاصی میں ہوئے سخت تباہ
 دیکھے بہر خدا آتش و ورنہ سے پناہ
 عاصیا نیم ز ماخوئی اعمال خواہ

سوئے ماروئے شفاعت کن از بے بسی

خبر کا فرزند ہوا متمسک اے شاہِ ہوا
 آپ اس وار فنا میں ہیں در فیضِ خدا
 التجا لیکے کہاں جائیں پھر اس کے سوا
 نسبت نیست بذات تو نبی آدم را

برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی
عرض کی عمد و فادار نے سے وقت کرم
سگ در شکر رہوں پاس میں شاہ انم
پھر یہ کہنے لگا کیا سخت خطا کی اس دم
نسبت خود بلگت کروم و بس منظم

ز انکو نسبت لبگ کوئی تو شہ کے ادبی
لے رخصت کو بنی سے جو حسین عمناک
عرض کی در پے آزار میں نایق سفاک
گو کہ اس بات کو بھی جانتے ہیں نیا پاک
شب معراج عودن جو گزشت از افلاک
بقا میکہ رسسیدی نہ رسیدی معنی

میرے بارے میں بہت کہہ چکے ہیں ان سے حضور
اور زباں سے بھی کہے جاتے ہیں یازہ زور
اس پر بھی رو دھڑا اقدس مجھے کرتے ہیں دم
ذات پاک تو دویں ملک عرب کرو ظہور

زاں سبب آمدہ قرآن بزبان عربی
رنگ بیرنگت مانے کا ہے یا خیر بشر
اس لئے میں نے گوارا کیا تریب سے سفر
فی نظر حکم کا حضرت کے فقط ہے احقر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
لے قریشی لقب و ہاشمی و مطلبی

کہنے یہ قبر سے لیٹے جو امام عالم
روکے فرماتے تھے اے نور نظر اے پر غم
شہ سبکیں کو نظر آئے رسول اکرم
من بیدل بجال تو عجب حیر انم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدیع العجبی

میرے روضے کی فقط تو بہ بہار اے کفصام
کہنے یہ نانا سے رخصت ہوئے سلطان نام
روک سکتا نہیں لیکن گریخت کا ہے کام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زاں شدہ شہرہ آفاق بشیریں طیبی
حق سے کہتے تھے شرب قتل شہرتک صفات
ہم غریبوں کی مددگار ہو جس تیری ذات
یہاں ایشہ لبسایم تو فی آب حیات
اللطف فرما کہ زہر میکہ رو شہنہ بی

کیا کہوں روضہ شاہ شہدا کا اعجاز
شع سساں ہے دل ہون کو وہاں نواگاز

دیر قہ نظر آتے ہیں ہزاروں جاں باز
برورفض تو استادہ لصدعز و نیاز

زنگی و طوسی و ہندی یعنی و علی

یا حسین! آپ ہیں محبوب خدا کے محبوب
کثرت علت عصیان ہو نابت محبوب

آپ کو کہتے ہیں سب فرسخ و ابوبٹ
یا طبیب لفقرا انت شفاء لقلوب

آمدہ پیش تو قدسی ہے درماں طلہ

لضمین نگین

از جناب سیدنا ظم حسین صاحب ناظم

بر سلام جناب میر افضل حسین صاحب ثابرت رضوی لکھنوی

تم جو دنیا میں ہے شاہ شہید ال ہو گئیں
فضل حق سے آبرو پاکر درافشا ہو گئیں

دیدہ بدوردی گویا ذیشان ہو گئیں
لے سلامی جب عجم سرور میں آیا ہو گئیں

اشک مونی اور آنکھیں ابرینیاں ہو گئیں

زحمتیں بڑھ بڑھ کے بہ روح سواں ہو گئیں
باعث حنقاں ہوئیں اور وجہ مہاں ہو گئیں

مر گیا جس وقت دل رحمت کاساں ہو گئیں
حسرتیں جب پاس سے دست واریاں ہو گئیں

مشکلیں معنی پڑی تھیں سب آساں ہو گئیں

بی بریاں افسوس وہ با فرق بریاں ہو گئیں
چادر تطہیر کی جو خاص شایاں ہو گئیں

بعد قتل شاہ وہیں کیسی پریشاں ہو گئیں
بیباں زہرا کی جب مجھوس زنداں ہو گئیں

چنچن کی رو میں اگر نگہباں ہو گئیں

خالق عادل ہمیشہ عدل کو ہے چاہتا
ظالموں کا وہ ازل کے روز سے دشمن رہا

باغ عالم میں نہ گویوں پھلین پھلین عادل
عدل کا نوشیرواں کی آل کو یہ پھسل ملا

بنت کسرے سید سجاد کی ماں ہو گئیں

رات دن روتے ہیں مومن بہراہن بو تراب
آہ مختار چیز کو وقت شہادت پہنچ و تاب

آج ناک سن کا اثر وہ کہیں جہاں میں شیخ و شباب
 ماہم شیر میں بادل بنی چشمہ ہر آب
 بجلیاں قلب فلک کو آہ سوزاں ہو گئیں
 خانہ زہر کی برآمدی کو ہم بھولے نہیں
 شرط الفت کی رہی ہے آفرین صد آفرین
 کس طرح اس میں سیرت آگے ہوئی جائزیں
 ایک عالم بر رہا ویران قلب ہے میں
 بستیاں کتنی بسیں و کتنی ویراں ہو گئیں
 تھافدائی جان و دل ستے شستہ دلگیر کا
 بہ حضرت ساتھ پھوڑا لشکر بے پیر کا
 کیوں ستارہ اوج پر ہوتا نہ پھر تقدیر کا
 تیسرے فاقہ میں جب مہماں ہو شہیر کا
 نیکیاں سارے جہاں کی تھری مہماں ہو گئیں
 صاحبِ حشمت تھے جو اور حکمران شیخ و شباب
 اب وہ قبروں میں پرے سے ستموں کا حال خراب
 دیکھے تیرے دو میں گردوں عجب انقلاب
 جنگی نواک یا تھی عطر گل حرق خطر گلاب
 کیوں فلک وہ صورتیں ٹٹی میں نہماں ہیں
 گو بظاہر بار مردہ خامساں برادیں
 خانہ دل میں بارے پر ابھی آبار ہیں
 جہز ان اپنے ہم پیاروں کے لٹا شاد ہیں
 صورتیں آنکھوں میں پھر فیاض لکھتے آدیں
 کیسی کیسی صحبتیں نواب پریشاں ہو گئیں
 نامیدری اپنے حصہ میں ہی گویا آگ کی
 رحمت حق ہم سے پر لا تقظو فرما گئی
 سامنے عقبہ کے کیا ہلکویں یا ہسا گئی
 سب میدانوں دل سے نکلیں یا اس جہت چھالی
 شیشہ خالی رنگیا کا نور پریاں ہو گئیں
 پیچھن کی ہے نقطہ مدح و ثنا اس نظم میں
 وہی ہے تا سید حق شامل ہوا اس نظم میں
 بلبل دل پھر نہ کیوں پائے مزا اس نظم میں
 بارگاہہ جب مضامین کا کھلا اس نظم میں
 پھول لفظیں نکلیں مٹیں تھیایاں ہو گئیں
 سے مثل مشہور عالم ہر کما لے راز و مال
 فصل گل ہو جاتی ہے جو خزاں یا ممال
 بلبلوں رومی ہر گشتن میں بھی کر کے خیال
 ہر خوشی کا باغ عالم میں تباہی ہے مال
 کھل کھلا کر جب ہنسے گلچیاں پریشاں ہو گئیں

پائیں گے وہ ساقی کو تر سے پیہم آپ غلہ
 ہے یہی اپنا عقیدہ اور لہجہ و زبان غلہ

الفتیں جن کی گلیہ باب عرفاں ہو گئیں

زندگی کا اپنی بھی ہم کو نہیں کچھ اعتقاد
 سب بھلا دیتا ہے آخر اس جہاں استدلال

سیکڑوں تصویریں بے طاق لیاں ہو گئیں

کیوں نہ سرد و احسان جہاں مصطفیٰ ام
 آپ کے جسم اقدس کا یہ ادنیٰ وہ وصف تھا

ساری گلیاں شہر کی پھولوں کی کلیاں ہو گئیں

ہیں سراپا آپ ہر شکل حبیب کسیر یا
 نور کی پانی ہے صورت وہ سے ضل علی

آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں

حق کے یہ محبوب کے محبوب کا محبوب تھا
 ہے یہی صداق دیکھو اس ہمارے قول کا

آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں

واقعی تھا دل زہرا کی یہ حوصلہ
 پہنچے میدان شہادت میں جو وہ بہر و غنا

آئینہ تو آئینہ آنکھیں بھی حیراں ہو گئیں

کا ہیکو بونگیکو اب دنیا میں ایسے حق شناس
 پایا یہ عذو شرف ہر امتحان میں ہو کہ پاس

سب بلائیں بچتیں کے گھوس ہماں ہو گئیں

خوش جیت میں نے کیا جاتے رہے ہوش خوا
 کچھ بھلائی نظم کرتا ہوں طور اقتباس

میں انہیں کے واسطے موجود سب سب غلہ
 دو ستوں پران کے دیکو کچھ نہو کا باب غلہ

کرتی ہے مجبور پر دنیا کی رسم اتحاد
 دو ستوں کی موت تو موت اب نہیں تہی

بن گئے روز ازل ہی سے یہ محبوب خدا
 حیطوں نکلے ہی خوشبو سے کوچہ بس گیا

دہی مورت وہ ہی سیرت وہ جلاست و پنا
 حسن اگر جس نے دیکھا تو حیرت ہو گیا

خوبصورت سب سے بڑے کون ہو کچھ بھلا
 حسن اگر جس نے دیکھا تو حیرت ہو گیا

ایسے بیٹے کو کیا حضرت نے امت پر فدا
 حسن اگر جس نے دیکھا تو حیرت ہو گیا

بعد خالق کے یہی ذمی تر تہ میں سناں اس
 قتل غارت - قید غربت زہر ضرب بھول پیاں

پختہ کا حال کہنے سے ہوا دگو ہراس
 قتل - غارت - قید - غربت زہر ضرب بھول پیاں

سب بلائیں منجبت کے گھر میں بھائی ہو گئیں

واقعہ حق سا بھلا ہے کب کوئی بندہ نواز
عاشق جاننا نہ تھے کیونکہ نہ کرتے حق پر نواز
اس کی رحمت سے بشر ہوتے ہیں فوراً سرفراز
صبر ستہ کہتا تھا حق میں تجھ پر خدا کے چارہ سائے
درد دل کی لذتیں بڑھ بڑھ کے دریاں ہو گئیں

کس قدر سفاک تھی آفاق میں فوج یزید
کیوں نہ ہو یزید و زبیر اس غم سے فزقان حمید
آل احمد کی شہادت سے ہوئی تھی اوسکو عید
صحیف ناطق کے مہ پائے ہوئے جسم شہید
صورتیں سب پارہ پارہ ہو کے قزاق ہو گئیں

بل گیا اس ظلم سے اعظم کے چرخ چنبری
گو کہ صابر تھے مگر اس مہ تھی تن میں تھر تھری
زلزلہ میں آگے طبقات خشکی و تری
شہ نے آہ سرد کھینی اور نازک کی سری
دل آئندہ یا لو کہیں کپکپ یاں ہو گئیں

عوضہ شہزاد کا ساتھ نے خوشا ہے کسے
لب پہ کلمات شکایت کچھ نہ آئے آپ کے
بڑھ کے صابر ہے کوئی دیکھو شاہ برادر سے
چوم کر سلقوم فرمایا خدا کا شکر ہے
آج ساری حسرتیں پوری می جاں ہو گئیں

حالیہ بار شہادت تھے جو شاہ با تمیز
حق کی خوشنودستی بہتر نہ سمجھے کوئی چیز
خود نہ چاہی آپ نے فتح و ظفر تھی گو کینز
دل سے سولا نے رہ خالق میں دی جان عزیز
آرزو میں جرات و ہمت پر قرباں ہو گئیں

شہر اعظم سا نہیں کوئی شتی خانہ خراب
ہے اشارہ ایک سی کانی برا سپیچ و تاب
موزے پہننے صدر قزاق پر چڑھا وہ بجا بجا
ہا سے پہنچانا تک کب جسم ابن بو تراب
پا بڑب سینہ سے سب تیرو کی سران ہو گئیں

شاہ کے امت نہ تھی بہتر شاہ دل لول
غور سے دیکھو ہوا انکو عجب درتہ حصول
بہ خوشنودی حق اپنی اسیر سی کی قبول
آئیں جو احدیجہ آئیں ساڑا - بتول
صبر زینت دیکھ کر تیراں پریشاں ہو گئیں

آپ ہی کے نور سے ہر چیز دنیا میں بنی
ان سے ہی بنی نئی نئی روشید نے ہی روشنی

گرد پڑنے سے نہ تھی چہرہ کی صنوبری پکیر کی
خانہ زنداں میں جب داخل ہواں بختی

نور کی سسہیں زدمیرے میں زخاں گئیں

اگر دم آل عمیر پر ہے خم کی انتہا
جس نے دیکھا آپ کو بیاضتہ درود یا

اہل دل میں یہ سب لسان کا یاں ذکر کیا
جب سینہ پائے عابد پر بہا ثابت ہوا

رات دن روتی تھی سہ کے پیر میں وہ ہائے
مر گیا جب باپ تو تھی او سے کیونکر ہائے

دور کو پکڑے خانہ زنداں پر مٹھی سر جھکائے
ماں سے کتنی سکینہ یا باجاں ابناک آئے

سب زمانہ کی جفا میں ہم پلماں گئیں
اب فلاکت سے ہلاکت کا گماں تھا سر بہر

قلب کو ناظم کے تھا خون مصائب کس قدر
دیکھ شاپت یہ علی کے اسم عالی کا اثر

دشگیر و وہجاں ایسا ہوا اور ایسا راہبر
مشکلیں پڑنے نہ پائی ہنسیک آساں گئیں

سلام

اے سلامی نوجو سوئے کر بلا پھر جائے گا
میرا منہ تربت میں سوئے کر بلا پھر جائے گا

کس کو تھی امید چہ رخ گد او پھر جائے گا
حر یہ کہتا تھا کہ آقا نہ تھا مجھ کو یعتیں

جب نہ سجد سے گیا خروم سائل یا علی
اے مریض درد عصبیاں عزا خانہ میں آ

مومنوں کے قاتلوں کو جنتی کہتے ہیں جو
تنگ دستی۔ تندرستی میں جہاں میں ساتھ ساتھ

دست زائر کاٹ کر جیسا یہ کہتے تھے یوں
اکتی تھی فضاہ مجی زادوں کو گھیرے ہیں یس

گرد سراوج سعادت کا ہما پھر جائے گا
ہوگا قبلہ جس طرف قبلہ نما پھر جائے گا

خلق شہ پر خیر جو ر و جفا پھر جائے گا
آپ سے یوں فرقہ اہل جفا پھر جائے گا

تیرے در سے کس طرح خالی گد پھر جائے گا
یاں علم کا پنچہ دست شہ پھر جائے گا

اگ سے پوچھو قول سے اپنے خد پھر جائے گا
پرٹ بھج جائے پسرے آسا پھر جائے گا

کیوں زیارت کرنے سوئے کر بلا پھر جائے گا
آئے گا بہر مدجو باو فاطمہ پھر جائے گا

بے خبر سگان خیر بستے نہ آیا ذہن میں
بدعتیں مٹ جائیں گی جب ہوگا قائم کا ظہور
رجعت مہر میں کہتی ہے تیرے زور سے
پھر رہا ہے تو جو خاصانِ خدا سے لے نفاک
دیکھ لے گا چشمِ عبرت سے جو نیرنگِ جہاں
سردِ خاکِ شفا نظرِ ہم میں ہے زائر کے پاس
بھانکنے والوں کے ساتھ ہی ہونگے کثابت قدم
روبرے گنبد پر نور اگر آفتاب

حقِ علی کے ساتھ پھر تباہے تو پھر لازم ہوا
دیکھ کر وضو رخصنا کا ہوگی دل میں روشنی
کہتی تھی لیلیٰ مجھے بے مین یکھے گا اگر
جب چھری مشک سکینہ بولا سقاے حسین
وقت رحلتِ رو کے عزت سے پھر کہتے تھے
قفل زنداں بند جب ہونا سکینہ کہتی تھی
صورتِ باکی بنا آجائے گا رونالو ہیں
ل چکا زادہ کو طاعاتِ ریائی پر بہشت
تیرے پیار اور سے کارہ میں لے خاکِ شفا
بچتے پہ مرنے والے مستغنی میں لے خاکِ شفا
بیٹھ جاتا بت درجید رہے اس امید میں

کیا یوں ہیں بے فتح در دستِ خدا پھر جائے گا
ابر تیر برسا تو خود رو لے ہوا پھر جائے گا
پینچہ خورشید لے دستِ خدا پھر جائے گا
پائے کا تعزیر ایسی سر تر پھر جائے گا
نعمتِ دنیا سے دل اوس شخص کا پھر جائے گا
آکے اولٹے پاؤں طوفانِ بلا پھر جائے گا
پاٹ پھرنے سے نہ قطب آسیا پھر جائے گا
بہر طوفِ مرقدموسیٰ رضا پھر جائے گا
جو پھر سے حیدر سے خود اوس خدا پھر جائے گا
جب مری آنکھوں میں یواں طلا پھر جائے گا
شرم سے اگر شبیہِ معظف پھر جائے گا
کیا نثر تھی یوں نصیباً پیاسو نکا پھر جائے گا
ابنِ اہم سے لے آں عجب پھر جائے گا
آکے مسبل چاہنے والا چچا پھر جائے گا
کعبہِ اضلاع کور و کسے ریا پھر جائے گا
مالِ کھوٹا روز بازار جزا پھر جائے گا
پانی پانی ہو کے خود آبِ بقا پھر جائے گا
کیسا گر لیکے اپنی کمی پھر جائے گا
سوئے حاجت خودی نہ حاجتِ رواب پھر جائے گا

تمام شد

دربار حسین

اُردو زبان میں شعرا نے ہند کے اکثر نڈز کے لکھے گئے لیکن جس عام پسندی کا ہوا آپ حیات مولفہ حضرت آزاد دہلوی کے سر رہا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوا چونکہ آپ حیات میں صرف غزل گو حضرت کے حالات ہیں اس لئے دل میں رہ رہ کر یہ خیال آتا تھا کہ خال درخ کی تعریف کرنے والوں کے حالات جمع کرنے میں ایک قدردان اُردو کی طرف سے یہ کدو کاوش لیکن مزاحان آل محمد کی زندگی کے واقعات اس قدر گہری تاریکی میں کہ روز روشن میں تلاش کرنے والوں کو کچھ پتہ نہ ملے۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس قابل طامست کمزوری کو مولوی سید افضل حسین صاحب ثابت رضوی لکھنؤی ذکیل ریاست کوٹہ راجپوتانہ جیسے نباض زمانہ اور کامل اکل شاعر نے اپنی دماغ سوزی سے حیات تازہ کے قالب میں جلوہ گر کر دیا اور مرثیہ گو حضرت کی لائف اس خوبی سے قلب بند کی گئی ہے کہ زبان ہر مقام پر اسی روزمرہ کے چٹخارے یعنی ہے ولادت کہ آپ حیات کی جو عرضی میں ہے۔

دربار حسین کی یہ پہلی جلد ہے جو ہم نے اعلیٰ درجہ کی طباعت قابل تعریف کتابت اور بہترین کاغذ پر چھاپ کر شیعان ہند کے سامنے پیش کی ہے۔ ضخامت اس کتاب کی ۴۴۴ صفحہ اور قیمت اہل لاگت کے مطابق تین روپیہ رکھی ہے۔ دو نو صفحہ تک مزاحان البیت کی سوانح عمری ہے اور آخر میں ہر ایک اشعار کا ایک ایک مرثیہ بطور نمونہ درج ہے چنانچہ حضرت اوج مرحوم کا وہ بیخبر مرثیہ جس میں شائبے جید کا عقلی موجود ہے جو قلبی ہونے کی صورت میں منطوقہ روپیہ کو بھی صحیح لکھا ہوا دستیاب نہ ہوتا تھا آپسچ جو وہ ہے اسی طرح حضرت متغیر لکرائی کا حدیث بساط والا وہ لائق صدمہ دشنام مرثیہ جو پوشیدہ خزانوں میں مخفی تھا حضرت ضلیل بگا اسی کی بدولت منظر عام میں آ گیا۔ دیکھنا یہ ہے کہ قدردان والا شان ہمارا کہاں تک دل بڑھاتے ہیں اگر یہ پہلی جلد ہاتھوں ہاتھ تکلی گئی تو ہم انشاء اللہ محرم الحرام سے پہلے پہلے ”دربار حسین“ کی دوسری جلد بھی شائع کر دینگے +

(میںبر مطبع اشاعتی عشری دہلی)

جلال العین فی سیر علی ابن الحسن

(سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام کی سوانح عمری)

جتنی قومیں اس وقت زندہ رہ رہتی تھیں عزت سے زندگی بسر کر رہی ہیں اگر خور سے دیکھو گے تو انکی حیات کار از سر تہ اس میں مخفی نظر آئے گا کہ انہوں نے اپنے بزرگوں کی یاد کو ہر وقت دلوں میں تازہ رکھا اور صرف زبانی دعویٰ کی بنا پر نہیں بلکہ سلف صالحین کے کارنامے اور سوانح عمریوں انہوں نے شائع کر کے دنیا کو شہرہ آفاق جمعی کی پکڑ نڈی پر لگا دیا۔

کہ قدرافروز اور شرم کا مقام ہے کہ وہ فرقہ جو تصانیت کا مدعی اور معصومین کی تاسی کو اپنا شعار قرار دینے والا ظاہر کرتا ہو اس کے جمود و غفلت پر غیر اقوام مصحفہ اڑاتی ہیں۔ کتدر حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ جس مظلوم کی پادہ پائی اور وادی محبت میں کانٹوں پر چلی کر توؤں کے نگار ہو جائے ولے واقعات کو سن سکر آنکھوں سے اشک خونی بہا سے جائیں اس بزرگوار کی تاریخ ولادت و وفات تک نہ معلوم ہو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان واقعات حاضرہ پر نظر کرتے ہوئے ہم نے ہزاروں روپیہ صرف کر کے آئمہ علیہم السلام کی سوانح عمریاں زیور طبع سے آراستہ کر کے ملک اور قوم کی خدمت میں پیش کیں لیکن ان کی جلدیں کثیر تعداد میں طاق نسیاں کی نذر ہو رہی ہیں اور قوم کی تاقدیری کی یہ حالت ہے کہ طر حدار لونڈی کی خریداری کو باعث نجات اور جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی سوانح عمری پڑھنے کو ترضع اوقات سمجھتے ہیں۔ بہر صورت ہم جناب مولانا مولوی سید مظہر صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی یہ جدید زرین تصنیف جو ہر حیثیت سے حضرت امام زین العابدین سید الساجدین کی کمال سوانح عمری ہے مجاہد حسین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں وریہ دیکھنے کے لئے چشم براه ہیں کہ بازار مصطفیٰ میں کون خریدار مرضات الہی کا گراہنا خلعت ریب جسم کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ قیمت عصما

میلنجی مطبع اشاعت عشرہ نئی دہلی

